

## عنوانات

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۳	آغاز	۱
۱۴	توفیق کیا ہے؟	۲
۱۴	لقاء ویدار	
۱۹	مراتب کتنے ہیں؟	۳
۱۹	مراتب اول	۴
۱۹	مراتب دوم	۵
۱۹	مراتب سوم	۶

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۹	تفتویٰ	۲۲
۴۱	سہ وقت اولیاد اللہ کا قیام	۲۵
۴۳	کلید اسم اللہ کے اثرات	۲۶
۴۴	ابتداء اور انتہاء معرفت	۲۷
۴۵	کامل قادری کون؟	۲۸
۴۶	اقسام نماز	۲۹
۴۶	نماز کی پہلی قسم	۳۰
۴۶	نماز کی دوسری قسم	۳۱
۴۷	تصور اسم اللہ ذات کی تاثیرات	۳۲
۴۸	طالب کو کیا کرنا چاہیئے؟	۳۳
۵۰	خبر کیا ہے؟	۳۴
۵۰	توجہ کل کتنی ہیں؟	۳۵
۵۱	نافران طالب کون؟	۳۶
۵۱	مرفد کامل کے کمالات	۳۷
۵۲	مراتب فقیر	۳۸
۵۴	پہلا مرتبہ	۳۹
۵۲	دوسرا مرتبہ	۴۰
۵۲	تیسرا مرتبہ	۴۱

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۹	کامل قادری کا کمال	۷
۲۳	قادری ناظر کون؟	۸
۲۳	اقسام دم	۹
۲۵	مقام صاحب عیان	۱۰
۲۷	توجہ کی تشریح	۱۱
۲۷	توجہ کی تخصیص	۱۲
۲۲	بے خبر لوگ	۱۳
۳۳	عالم اور فقیر میں فرق	۱۴
۳۳	علوم عالم کی اقسام	۱۵
۳۳	حروف علم کی تخصیص	۱۶
۳۴	حروف فقر کی تخصیص	۱۷
۳۵	شفاعت کا حصول	۱۸
۳۶	کامل مرشد کا کمال	۱۹
۳۶	قادری کا کمال اور اُس کی پہچان	۲۰
۳۷	تیغ برہنہ کون سا طریقہ ہے؟	۲۱
۳۷	اہل جنت و اہل معرفت کا کمال	۲۲
۳۹	اولیاد اللہ کے مراتب	۲۳

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۶۱	مرنے سے پہلے مرنا کیسا ہے؟	۶۰
۶۲	قادری طالب دمرید کیا ہے؟	۶۱
۶۴	عامل دکامل مرید کون؟	۶۲
۶۴	مردار سیر کون؟	۶۳
۶۵	نامراد طالب کون؟	۶۴
۶۶	مقید نفس کون؟	۶۵
۶۶	امانت کا اٹھانا	۶۶
۶۷	فقیر کے فقر کی تکمیل کا سبب	۶۷
۶۷	اقسام شوق	۶۸
۶۸	شوق دو اقسام میں منقسم ہونا	۶۹
۶۸	شوق کی پہلی قسم	۷۰
۶۸	شوق کی دوسری قسم	۷۱
۶۸	حروف شوق	۷۲
۷۰	تشریح قلب	۷۳
۷۰	قلب کیا ہے؟	۷۴
۷۱	فانی نفس کس طرح ہوتا ہے؟	۷۵
۷۲	کامل طریقہ کونسا ہے؟	۷۶

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵۴	نظر سے ذکر الہی کے اثرات	۴۲
۵۴	غابری و باطنی علم کا عطا ہونا	۴۳
۵۴	دو جہانوں پر قبضہ ہونا	۴۴
۵۵	روح معجز کا مطالعہ کرنا	۴۵
۵۵	علم کیا ہے؟	۴۶
۵۶	دنیا کیا ہے؟	۴۷
۵۶	طالب کا منصب کیا ہے؟	۴۸
۵۶	احق طالب کیا ہے؟	۴۹
۵۷	مرشد کیا ہے؟	۵۰
۵۷	قادری کامل مرشد کون؟	۵۱
۵۷	دیدار کا بوجھ کیا ہے؟	۵۲
۵۸	دیدار کے کتنے طریقے ہیں؟	۵۳
۵۸	تصور اسم اللہ کی بات سے دیدار الہی کا حصول	۵۴
۵۹	دل اور قلب کیا ہے؟	۵۵
۶۰	کمالیت دل	۵۶
۶۰	عاشق و مشوق کے مراتب	۵۷
۶۱	عاشق مصطفیٰ کی تشریح	۵۸
۶۱	قلعہ	۵۹

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۹۱	کامل عارف کون؟	۹۲
۹۱	فقیر کامل کا عمل	۹۵
۹۱	ہر مال کا اللہ اللہ کہنا	۹۶
۹۳	اقسام موت	۹۷
۹۴	عارف کی موت کیسی؟	۹۸
۹۸	خزائن کا عمل میں لانا	۹۹
۱۰۳	دل کیا ہے؟	۱۰۰
۱۰۴	مناجیب شریعت کا عارف ہونا	۱۰۱
۱۰۵	دل کی آفسرگی کا راز	۱۰۲
۱۰۷	طالب علم اور طالب جہل میں فرق	۱۰۳
۱۰۷	بے سود طالب	۱۰۴
۱۰۸	کامل فقیر کون؟	۱۰۵
۱۰۸	پہلی چابی	۱۰۶
۱۰۸	دوسری چابی	۱۰۷
۱۰۸	تیسری چابی	۱۰۸
۱۰۸	چوتھی چابی	۱۰۹
۱۰۹	پانچویں چابی	۱۱۰
۱۰۹-۱۱۰	کامل قادری کون؟ مقام تقلید کیا ہے؟ خاتمہ یا غیر ہونا۔	۱۱۱

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۷۲	فرمان غوث اوردی	۷۷
۷۴	کامل فقیر کون؟	۷۸
۷۶	خاص الخاص ذکر اللہ کی تشریح	۷۹
۷۶	روح ضمیر کا مطالعہ ہونا	۸۰
۷۷	عقل کا بیدار ہونا	۸۱
۸۰	لدت سے بیزاری	۸۲
۸۲	اولیاء اللہ کی ادراج کی پرواز	۸۳
۸۳	طالب حق کیسا ہونا چاہیے؟	۸۴
۸۳	مقامات کے شناساٹی ہونا	۸۵
۸۴	چودہ منازل کا حصول	۸۶
۸۵	معرفت ذات الہی	۸۷
۸۶	اللہ تعالیٰ کا جان قبض کرنا	۸۸
۸۸	اسم اللہ ذات کی برکات	۸۹
۸۹	مراتب کا شمار کرنا	۹۰
۹۰	فقیر کا تصرف	۹۱
۹۰	فقیر کون؟	۹۲
۹۱	علم کے پانچ خزائن کا حصول	۹۳

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۱۲	متفرقات	۱۱۲
۱۱۳	تفکر کی حقیقت کا انکشاف	۱۱۲
۱۱۴	عالم و ذاکر کا بیان	۱۱۲
۱۱۵	سلوک کی اقسام	۱۱۳
۱۱۶	مقامِ ناسوت و لامہوت	۱۱۴
۱۱۷	تقویٰ کی حقیقت کا انکشاف	۱۱۵
۱۱۸	تلقینِ باطن	۱۱۶
۱۱۹	مرشدِ حقیقی اور غیر حقیقی کا انکشاف	۱۱۶
۱۲۰	وجودِ انسانی کا انکشاف	۱۱۸
۱۲۱	علمِ الیقین، عینِ الیقین اور حقِ الیقین کا انکشاف	۱۲۰
۱۲۲	مکاشفہٴ محاسبہ کا انکشاف	۱۲۱
۱۲۳	عاشق و عارف کی کیفیات	۱۲۲
۱۲۴	تصوف کیا ہے؟	۱۲۳
۱۲۵	حروفِ تصوف کا انکشاف	۱۲۳
۱۲۶	فقیر کی حقیقی کیفیت	۱۲۶
۱۲۷	علمِ نافع اور علمِ غیر نافع	۱۲۹
۱۲۸	ثنوی	۱۳۰
۱۲۹	وجودِ آدمیت کے راز کا انکشاف	۱۳۱
۱۳۰	ثنوی	۱۳۲

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۳۱	علماء اور فقراء میں امتیاز	۱۳۱
۱۳۲	دنیا اور اہل دنیا کا انکشاف	۱۳۲
۱۳۳	دوستی کی قسمیں	۱۳۳
۱۳۴	علماء کی قسمیں	۱۳۳
۱۳۵	تخلیق کی اہمیت	۱۳۵
۱۳۶	فقیر کی شناخت	۱۳۶
۱۳۷	مقامِ فقر	۱۳۷
۱۳۸	مراقبہ کی حقیقت کا انکشاف	۱۳۸
۱۳۹	مراقبہٴ حضوری	۱۳۹
۱۴۰	کافر کون؟	۱۴۰
۱۴۱	ترکِ دنیا کا راز	۱۴۱
۱۴۲	طلبِ مولیٰ اور طلبِ دنیا کا انکشاف	۱۴۲
۱۴۳	ریشحات	۱۴۳
۱۴۴	حقِ باہر	۱۴۴

# آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَيْسَ فِي الدِّانِ إِلَهٌ إِلَّا هُوَ . حسب نبوت، پیشوائے امت، شیخ اشرف، اشرف الانبیاء احمد مقبلی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ ز اہل بیتہ واتبائہ، جن میں کی نسبت کے بعد منہ باہو فتائی ہو سردی قادری ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شور عرض کرتا ہے کہ یہ چند کلمات قرآن و سنت کے مطابق جمع کئے گئے ہیں۔ قادری مرید پر فرض ہے کہ پہلے اس رسالے کو ابتدا سے لے کر انتہا تک مطالعہ کر کے طریق کو تحقیق کر لے اور باطن میں با توفیق ہو جائے۔

سلسلہ قادریہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی و قیوم سے جو کچھ عطا ہو ہے گنہ کن نیکون، مسلم ظاہری و باطنی اور کتب کے دفاتر کے دفاتر اور معرفت تمامی کو ایک نقطے میں لاکر اس رسالے نام فضل اللقاہ رکھا۔ یہ رسالہ بادشاہ اسلام اورنگ زیب کے دور میں تحریر کیا گیا۔ اور اس رسالے کو عیان الفقر کے خطاب سے نوازا گیا کیونکہ اس رسالے کا ایک دن کا مطالعہ سو سال کی ریاضت و مشقت سے افضل ہے اس لیے کہ ریاضت سے مقام مسر اور اس کے مطالعہ

سے کما حقہ معرفت اور کامل وحدت معلوم ہوتی ہے۔ اگر تو ہو اپراٹھے تو کتنی جیسا مرتبے  
اگر پانی پر چلے تو تنگے کا ساتھ، اگر دل ہاتھ میں لائے تو ہوس کا ساتھ، عین بعین عشق  
فنائی اللہ، فائقی نفس، باقی الروح اور شرف بقادر الہی ہونا کافی ہے۔  
لانے باشد لقا از خود فنا  
کور چشنے کے یہ سیند سر ہوا

ترجمہ: لافنی انکار کے لیے ہے اور فنا سے بقا حاصل ہوتی ہے اس کے داد کو انہماک دیکھتا ہے۔  
یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو صاحب تصدیق قلبی ہو اور صدق یقین رکھتا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ  
"اللہ کے سوا کسی بات کی توفیق نہیں"

### توفیق کیا ہے؟

توفیق اس بات کا نام ہے کہ حیاقی میں ہی موت کا درجہ حاصل ہو جائے اور روحانی  
یا بہشت میں جانے یا دیدار سے مشرف ہو اور یہ جائز ہے کیونکہ ادرج اولیا کرام توجید  
باری تعالیٰ میں مستغرق رہتی ہیں اور لقائے الہی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
إِلَّا إِنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ  
"خبردار! بیشک اللہ کے دوستوں کو نہ ڈر ہے نہ خوف اور نہ ہی وہ غم گین ہوں گے"

### لقا دیدار

لقا دیدار کیا ہے؟ نور وحدت میں غرق ہونا اور رحمت الہی کی جمالیات کا منظور نظر

بننا۔ یہ مراتب حضور کے ہیں۔

صد شکر بر دم رسیدم غرق نور  
مثل بستہ کے تواند با حضور

ترجمہ: سو مرتبہ شکر ہے کہ میں نور میں غرق ہو کر انسانوں تک پہنچا ہوا حضور میں کب پہنچ سکتا ہے۔  
ظاہری علم پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ معرفت الہی پر دلالت کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے لے گیا"

اور قرآن مجید میں جو کلمات الہیہ ہیں وہ توحید حضور پر دلالت ہیں۔ یہ کلمات ثواب اور  
بے حجاب کلمات ربانی تحریر و تقریر میں نہیں سما سکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَشَرُ مَدَادًا لَکَلَّمَاتِ رَبِّ لِنَفذِ الْبَحْرَ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ کَلِمَاتُ

رَبِّی وَنَوْجُنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔

"اے محمد! فرما دیجئے کہ اگر سمندر سیاہی بنیں اس لیے کہ ان سے کلمات ربانی  
تحریر کیے جائیں تو اس سے قبل کہ کلمات ختم ہوں اور سمندر خشک ہو جائیں خواہ

ان کی استحانت کے لیے ایسے اور سمندر ہی کیوں نہ آجائیں"

دل ز دیدارش شدہ روشن آگاہ

اہل دل راستہ بدیدارش الہ

ترجمہ: دل کو اس کے دیدار سے روشنی اور آگاہی حاصل ہوتی۔ اہل دل کو اس سے اللہ کا دیدار ہوا۔

گفتم اے دل دیدار دیدار خدا

گفت دل دیدم بحکم مصطفیٰ

ترجمہ: میں نے کہا اے دل اس کا دیدار خدا کا دیدار ہے۔ دل نے کہا میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

یہ کلمات

قلب بائین است قالب غرق نور  
شد بیدار شش مراتب حق حضور  
ترجمہ: دل مطمئن اور قالب نور میں غرق ہے اس کے دیدار سے حضور کی مراتب کا حق ادا ہوتا ہے۔  
آئینہ می بینم بر بینم روح و دل  
بے خبر این جملہ از مشتبہ گل  
ترجمہ: میں آئینہ دیکھتا ہوں تو روح دل کو دیکھتا ہوں۔ ایک سٹھی خاک اس سے بے خبر ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ومن یر جو العناء سربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرك  
بعبادة سربہ احدہا۔

جو شخص اپنے رب کا دیدار چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ صالح عمل کرے اور  
اپنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو بھی شریک نہ بنائے۔  
پس نیک عمل ہے کہ غیر خدا کو بھلا کر فنا فی اللہ ہو جائے۔ یہی دیدار ہے۔

دیدہ بہر از دیدن دیدار حق  
ہر کہ بیند غیر حق باطل بیشک است  
ترجمہ: آنکھ اللہ کے دیدار کو دیکھنے کے لیے ہے جو کوئی اللہ کے سوا دیکھے باطل ہے۔

گر پوشم حق ز حق کافر شوم  
از احاطہ معرفت بیرون دوم  
ترجمہ: اگر میں حق کو حق کہنے سے گریز کروں تو کافر ہو جاؤں اور معرفت کی حدود سے باہر چلا جاؤں۔

از دیدہ دل دیدار بینم بے مثل  
کے تواند بستہ صورت بے مثل  
ترجمہ: میں دل کی آنکھ سے بے مثل اللہ کا دیدار کرتا ہوں۔ بے مثل کی صورت کا کیسے تصور کیا جاسکتا ہے۔

ہر کہ گوید بستہ ام کافر شود  
از حقیقت معرفت منکر شود  
ترجمہ: جو کوئی کہے میں نے اس کا احاطہ کر لیا کافر ہوا۔ حقیقت معرفت سے منکر ہوا۔  
ہر کرا باشد حضوری با حضور  
عزق فی التوحید وحدت ذات نور  
ترجمہ: جس کسی کو حضور کے ساتھ حضوری حاصل ہے وہ توحید میں غرق ہو گا اور ذات وحدت حاصل ہے۔

رفت نفس و قلب در روح و سر میں  
علم الیقین عین الیقین حق الیقین  
ترجمہ: نفس قلب روح فنا اور سر کا دیکھنے والا ہے۔ علم الیقین عین الیقین حق الیقین حاصل ہے۔

طاعتش بردار محمد از تاملد  
این مراتب عارفان لاحد وعد  
ترجمہ: اپنے اُد پر اس کی فرمانبرداری بچپن سے قریب تک لازم کر۔ عارفوں کو یہ مرتبہ بے حد و عدد ہے۔  
اول حیلہ بردم آخر رادہ نشان  
اول آخر با یکے ذال یک بدل  
ترجمہ: میں پہلے کیا تھا آخر کی نشاندہی کر اول آخر اس ایک کی طرف سے ایک ہی جان لے۔

دیدہ ام دریا فستم بینم دوام  
معرفت توحید فقر شش تمام  
ترجمہ: میں نے دیکھا ہے سلام کیا ہے اور ہمیشہ دیکھتا ہوں توحید کی معرفت اس کے فقر میں کل ہوتی ہے۔  
یہ مراتب اُس شخص کے لیے ہیں جو عین الیقین ہو اور جس کا قلب ذرانی اور  
نفس فانی ہو اور جسم اکم اللہ ذات کے سبب توحید ربانی میں محو ہو گیا ہو۔

می بزیادہ جان جانس تو امید  
لائق دیدار شد با حق رسید

ترجمہ: جو جان دے دیتا ہے اُس کی جان دنیا میں پیدا ہوتی ہے۔

شد مشرف روز و شب عارف خدا  
دائمی معراج وحدت حق لقا

ترجمہ: عارف خدایات دن ہمہ وقت شرفیاب ہوتا ہے۔ ہمیشہ معراج اور لقا سے حق وحدت حاصل ہوتی ہے۔

مردہ دل را جان ز دل بیند حیات  
این مراتب عاضرات از اسم اللہ ذات

ترجمہ: مردہ دل کی جان دل کی حیاتی دیکھتی ہے۔ یہ حضرات کے مرتبہ اللہ کے نام کی ذات سے وابستہ ہیں۔

معرفت موت است موت از معرفت  
مردہ دل زنده کند عیسیٰ صفت

ترجمہ: معرفت موت ہے موت معرفت سے ہے مردہ دل کو زندہ کرتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی صفت والا۔

آں چنساں دو سے دگر جانے دگر  
جاودانی عسارفاں در یک نظر

ترجمہ: ایسے آدمی کی روح دوسری ہے جان دوسری ہے عارفوں کی حیات جاودانی ایک نظر میں حاصل ہوتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ علمائے عامل باللہ اور فقیر کامل فی اللہ کے لیے زندگی اور موت  
مبارک ہے۔ نیز ان کے لیے قبر اور گھر، خواب اور بیداری، مستی اور ہوشیاری، بھوک

اور پیٹ بھر کھانے، جامہ اور شاہدہ اور بولنا اور خاموش رہنا برابر ہے کیونکہ وہ  
بیان سے گزر کر عیال پر پہنچ جاتے ہیں، جان سے گزر کر لامکان پر چلے جاتے

ہیں۔ یہ مراتب قادری کے ابتدائی مراتب ہیں۔  
اے ناسوتی پریشان! ہر ایک طریقے کی انتہا قادری طریقے کی ابتدا کا بھی

مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جو شخص دعویٰ کرے کہ مقابلہ کر سکتی ہے، جان لو کہ وہ کذاب  
ہے، اہل جناب اور مادر زاد نابینا ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ سچ کچھ کہتا ہوں، یہ  
کوئی حد کی بنا پر نہیں۔

مراتب کتنے ہیں؟

جاننا چاہیے کہ مراتب تین قسم کے ہیں۔

مراتب اول: تقلید۔

مراتب دوم: توحید۔

مراتب سوم: فنا فی اللہ غرق فی التوحید۔ اپنے آپ سے فنا ہو کر دیدار

سے مشرف ہونا جو اہل تقلید کو نصیب نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى

”جو اس دنیا میں نابینا ہے وہ عقیقی میں بھی نابینا ہے گا“

کامل قادری کا کمال

کامل قادری پہلے ہی دن طالب یا مرید کو توحید سے معرفت الہی اللہ میں غرق اور

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کر دیتا ہے۔ جو قادری ان صفات سے متصف

نہیں اُسے کامل قادری نہیں کہا جاسکتا۔

علم بالتصدیق از توفیق جو  
علم بالتحقیق از تصدیق گو

ترجمہ: علم کو تصدیق کے ساتھ توفیق سے تلاش کر۔ علم کو تحقیق اور تصدیق سے بیان کر۔

علم را عزت شدہ با حق سخن  
کن مطاع علم را در لوح کن

ترجمہ: علم کو عزت حاصل ہوتی ہے حق بات کہنے سے۔ علم کا مطالعہ کن کی لوحِ شمتی سے کر۔

علم بہر از معرفت وحدت خدا  
باز وارد از گنہاں و ہوا

ترجمہ: علم خدا کی وحدت کی معرفت کیلئے ہے۔ علم گناہوں اور نفسانی خواہشات سے دو کتابے۔

علم بہرے از ادب صدق و صفا  
زر بگرو شد بے حیا

ترجمہ: علم ادب صدق و صفا کیلئے ہے اگر عالم زرد سونا دہیے لے تو بے حیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تشترُوا بآیاتی ثمنًا قلیلًا  
”میری آیات کو کم قیمت پر نہ بیجو۔“

باہو طالب را بموئی بود علم از طلب  
طاباں را علم وہ اول ادب

ترجمہ: باہو طالب کو موئی کی طرف سے علم کی طلب ہوتی ہے تو طالب علموں کو پہلے ادب کا علم دینا چاہئے۔

عالم طاباں با ادب معرب الہی ہے اور جاہل بے ادب مصاحب شیطان۔  
خدا انہ کو کہ حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کا کوئی مرید جاہل اور بے ادب ہو  
خدا کرے کہ اسے باطنی علم و ادب حاصل ہو۔

محی الدین حیات دین را زندہ بہرین  
مردہ پیران خاک شد زیرے زمین

ترجمہ: محی الدین دین کے زندہ کرنے والے کو زندہ جاں مردہ پیر زمین کے اندر خاک ٹھی ہو جاتے ہیں۔

باہو شاہ عبد القادر است جان زندہ تن  
با مریداں ہم کلامش ہم سخن

ترجمہ: باہو شاہ عبد القادر جسم و جان کے ساتھ زندہ ہے اپنے مریدوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔

طریقہ قادری میں ترک و توکل تو امان ہوتی ہیں۔ مال و تن اور فرزند ان و جان راہ  
خدا میں صرف کیا جاتا ہے۔

قادری عارف باللہ اور فقیر فنا فی اللہ کے یہی مراتب ہیں۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و جاهدوا فی اللہ حتی جہادہ ہو اجتنبیکم و ما جعل علیکم  
فی الدین من حرج

”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے کی کوشش کرو اُس نے تم سے پیار  
کیا ہے، تمہارے دین میں کوئی حرج نہیں ڈالا۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وینذکروا اسم اللہ فی ایامہ معلومات علی ما رزقہم  
من بہیمۃ الانعام فکلوا امنہا و اطعموا لبائس الفقیر۔

”زندگی کے دنوں میں تم اللہ تعالیٰ کی یاد کرو۔ مقررہ ایام میں اللہ تعالیٰ کی  
یاد کرو اور ان حیوانات کو جو تمہارے نصیب اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں  
کھاؤ اور فقراء کو کھلاؤ۔“

گر بخوانی علم را صد و سی سال  
معرفت حاصل نشد سر درد قال  
ترجمہ: اگر تو علم ایک سو تیس سال تک پڑھے اور معرفت حاصل نہ ہو تو وہ پڑھنا دوسرے  
عساقاں بگذرند از علم چوں  
آنچه می خواند ز علم کن نیکون  
ترجمہ: عارف علم سے ایسے گزر جاتے ہیں کہ وہ جو علم کو پڑھتے ہیں کہتے ہیں پس ہو جاتا ہے۔  
ارشاد نبوی ہے:

العلم نقطة

"علم فقط ایک نقطہ ہے"

جس شخص کا راہ باطن کسی مرشد سے دکھائے تو سمجھ لو کہ اس کے دل پر نفاق  
اور جھوٹ کی کدورت اور زنگار ہے اور دنیاوی محبت گناہوں کی رو سیما ہی اور  
شیطانہ و بہمت اور شیطانی خطرات اور وساوس کی بنیاد پر اس کا دل مردہ ہو گیا ہے  
ایسا شخص جہاں کہیں جاتا ہے تمام صاحب ارشاد اور متقین اسے معرفت باطنی سے  
محروم اور بے نصیب بتاتے ہیں۔ پھر ایسے شخص کا کیا علاج؟ یہ کہ اسم اللہ ذات  
کی مشق مرقوم وجود پر انگشت تفکر سے اس کے قلب اور سینے پر رکھے جس  
کی برکت سے یجبارگی اس پر توحید اور فقر کی معرفت منکشف ہو جائے گی اور  
انبیاء اولیاء اللہ کی مجلس نصیب ہوگی۔ اسم اللہ ذات کی برکت سے عین بعین  
حق دکھائی دے گا اور باطل اس کے وجود سے محل جائے گا۔ یہ توفیق طریقہ قادریہ  
میں ہی ہے کہ بے نصیب کو اللہ تعالیٰ سے نصیب دلاتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی  
اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے گو اصل میں نصیب دینے والا اور دکنے والا اللہ  
تعالیٰ ہی ہے۔ قادری مرشد کا وسیلہ حضوری میں لا کر اس پر منکشف کر دیتا ہے۔

یہ باطنی راہ باتوں سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی بیان ہو سکتی ہے۔ یہ دیکھنے اور  
پہننے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ عرق فی النور ہونے سے ہاتھ آتی ہے اور تکلیف و  
تقلید سے فارغ ہے۔

مرد باشد بانظر ببرد حضور

بانظر ناظر کند در عرق نود

ترجمہ: مرد کامل ہونا چاہیے جو نظر سے حضوری میں لے جائے ایک نظر سے ناظر کر دے اور عرق میں غرق کرے۔

اہل نظر منظور باقرش حضور

نظر ناظر آفتابش شد ظہور

ترجمہ: اہل نظر قرب حضوری کو منظور کرتے ہیں ناظر کی نظر اس کا آفتاب ظاہر کرتا ہے۔

### قادری ناظر کون؟

قادری ناظر اس شخص کو کہتے ہیں جو طالب کے وجود کو اس طرح پاک  
کر دے جیسے پانی ناک کی پڑے کو صاف کر دیتا ہے اور ساتھ ہی طالب کا حوصلہ  
دسیخ اور پختہ کر دے نیز طالب پر اس قدر نوازش فرمائے کہ اس کا مرتبہ اپنے  
مرتبے سے ہزار ہا منزل و مقامات آگے بڑھادے۔

### اقسام دم

جاننا چاہیے کہ دم مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے:

حیوانی	انسانی	روحی	نفسی
قلبی	کافر	مناقی	کاذب
فاسق	مومن		

مسلمان اور اویاد اللہ کادم۔ یہ ہیں۔ تو دم لیکن ان میں فرق ہے۔ عام لوگ تو سانس کے نام نہ باہر آنے کو دم کہتے ہیں لیکن ایلیارہ او لیارہ اور مومن انزل کادم اور آواز اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے جسے ایک دم کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت خاقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

پس از سی این معنی محقق شد بخاقانی  
کہ یکدم باشد ابودن بہ از ملک سلیمانی

ترجمہ: خاقانی کے نزدیک یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ ایک گھڑی خدا کے ساتھ ہونا ملک سلیمانی کو بہتر ہے۔

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نہ آنجا نفس و قلب دوم نہ آنجا روح جسمانی  
دے نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانی

ترجمہ: نہ اس جگہ نفس دل سانس ہے نہ اس جگہ جسمانی روح ہے ایک دم کیلئے بھی اس جگہ کوئی نامحرم نہیں ہو خاقانی

بسی صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی  
دے نامحرم است آنجا جسم در اسم شد فانی

ترجمہ: تیس سو سال چاہیں فنا فی اللہ تو فانی ہو گیا اس جگہ دم بھی نامحرم ہے جسم اسم اللہ میں فنا ہو گیا ہے۔

کافر، جھوٹے اور منافق لوگوں کادم اور آواز شیطان ہوتا ہے۔ ایسے لوگ قرب الہی سے محض بے خبر ہوتے ہیں۔

طالب کے نہ پیدا گشت بہر از راہ  
باقصود می برم قرب اللہ

ترجمہ: طالب راستہ کے نہ جاننے کیلئے پیدا نہیں ہوا قصود کے ساتھ لیجا آپ اللہ کے قرب میں۔

دو معرفت خود بخود گردن مجبور کباب است خاک  
از خاک بیما ز شود و از معرفت شد خاک پاک

ترجمہ: اپنے آپ کو معرفت میں مجبور کرنا مثل پارے کا کشتہ کرنے کے ہے پارے کے کشتہ سے ہوتا ہے۔

### مقام صاحب عیان

جب عارف باللہ معرفت الہی کو پہنچ جاتا ہے تو اس پر عین و عیان منکشف ہو جاتا ہے جو کچھ دیکھتا ہے عین عین دیکھتا ہے، پھر اسے مشاہدہ، خواب، ذکر، فکر، مراقبہ اور مکاشفہ نہیں بھاتا کیونکہ صاحب عیان ہر وقت دجمن کے حضور میں رہتا ہے تصدیق توفیق سے محبت، اخلاص، یگانگت اور معرفت کے پانچ ہزار مراتب دل میں آتے ہیں اور قرب و معرفت الہی سے ہزاروں ایسی نورانی تمہیلات دل پر ہوتی ہیں کہ اگر ان کے ذرہ کا ایک ذرہ دونوں جہاں پر پڑ جائے تو نابود

کر دے لیکن عارف عیال ہمیشہ دل من مزید ہی پکا رہتا ہے۔

فقر نورش فیض فضلش عرق راز

دل بے غمی و بانہی و بے نیاز

ترجمہ: فقر اس کا نور ہے فیض اس کا فضل ہے رازوں میں عرق ہوتا ہے دل بے غم ہے نبی کے ساتھ اور

فقر یک ملک است اعظم از خدا

کور چشم کے شناسد سر ہوا

ترجمہ: فقر خدا کا ایک ملک اعظم ہے۔ انہما اسرار کو کب پہنچتا ہے۔

طریقہ قادری میں فقیر محمدی الدین رضی اللہ عنہ کے ویسے سے فقر حاصل ہوتا ہے۔

فردا شد امروز از شش راز را

فقر شد معرفت وحدت نقا

ترجمہ: جیسے کل آج ہو اور انزل کا راز فقر معرفت ہے اس کی توحید کے ساتھ لقا ہے۔

دست بیعت کرد تملیقش نبی

ایں مراتب اہل از شش متقی

ترجمہ: نبی نے ہاتھ پر بیعت کیا تملیق اس کو کی۔ یہ درجہ انزل سے ہی اہل تقویٰ کے لیے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

”البتہ ہم نے انسان کو عمدہ صحت پر پیدا کیا“

اللہ تعالیٰ موت و حیات دونوں میں انسان کو اپنا دیدار نصیب کرتا ہے۔ اہل نفس حیوان کو حرص، طمع، شہوت اور خواہشات دیتا ہے جو خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے سے پریشان ہے وہ خدا و رسول سے منکر، طالب دنیا اور مصاحب شیطان ہے۔

## توجہ کی تشریح

### توجہ کی تخصیص

سکھ سلوک کی وہ کونسی توجہ ہے جس سے دونوں عالم پر قبضہ ہو سکتا ہے۔ وہ کونسی توجہ ہے کہ جس سے دائمی طور پر دیدار سے مشرف ہو سکتے ہیں؟ وہ کونسی توجہ ہے جس سے دائمی طور پر مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں؟

وہ کونسی توجہ ہے جس سے مردہ دل بھی زندہ ہو کر ہمیشہ تک کے لیے حیاتی اور موت دونوں حالتوں میں ذکر الہی کے غلبات میں جنبش کرتا رہتا ہے اور اللہ کے ذکر کا لغوہ بند کرتا رہتا ہے؟ وہ کونسی توجہ ہے کہ اگر کافر کی طرف نگاہ کی جائے تو بے واسطہ دے لے اختیار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کار اُٹھے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ نظر کے ذریعے ہی جاہل کو علوم ظاہری و باطنی، علم قرآن، علم حدیث، علم تفسیر اور علم معرفت سے بہرہ ور کر کے روش مشیر بنا



دے دیدار را دیدار بردہ

ولے مردہ ولے خطرات خوردہ

ترجمہ: دیدار کے وقت دیدار میں مشغول رہ اگرچہ مر جائے یا حطرات میں پڑ جائے۔

کلید علم از دیدار دارم

شریعت مصطفیٰ را جاں سپارم

ترجمہ: علم کو دیدار کے لیے چابی دیدار سمجھ کر حاصل کرتا ہوں۔ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر جان قربان کرتا ہوں۔

سکتے ہیں؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ اگر غضب کی نگاہ سے عالم کی طرف دیکھیں تو تمام علوم ظاہری اُسے بھول جائیں یہاں تک کہ الف بے بھی یاد نہ رہے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ جس مطلب کے لیے جس وقت چاہے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر التماس کر کے جواب باثواب حاصل کر سکے، خواہ وہ مطلب دینی ہو یا دنیاوی اور مراتب نعم البدل یا ازل یا فیض فضل کے موافق مراتب یا اور مراتب حاصل کر سکے، ان کے سوا جتنے مراتب ہیں سب دنیاوی محبت اور خطرات ہیں جن سے دل کی تاریکی بڑھتی ہے اور انسان معرفت اور قرب الہی سے محروم رہتا ہے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ جب چاہے انبیاء و اولیاء کی ارواح سے ملاقات کر کے جواب باصواب اور ہر ایک کام کی حقیقت معلوم کر لے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ جب قرب اور نور الہی کے سبب گفتگو کرنے لگے تو نفسانی آدمی خیال کریں کہ ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ انبیاء، اولیاء، مومن، مسلمان، فقیر اور درویش کی ارواح خیال کرتی ہیں کہ ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خیال کرتے ہیں کہ ہم سے ہم کلام ہو رہا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال فرماتے ہیں کہ ہم سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت لم یزلی اپنے کرم و لطف اور فیض فضلی سے ادخا لعہد اوف بعہد کم۔ تم میرا اقرار پورا کرو میں تمہارا اقرار بنا ہوں گا۔ کے مطابق اقرار ازلی سے جانتا ہے کہ مجھ سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات جن اور انسان خیال کرتے ہیں کہ ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ میرا تب سخن کہہ کر نکلیں گے ہیں؟

وہ کون سی توجہ ہے کہ روئے زمین کے تمام اولیاء اللہ، غوث، قطب، درویش وغیرہ جو حیات ہیں اور حالت موت میں ہیں جو کہ دراصل حیات ابدی میں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار  
"بیشک اللہ کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر  
میں منتقل ہو جاتے ہیں"

اور حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام برقت ترقہ و تفکر اس کے گرداگرد ہو جاتے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

تفکری ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین  
"ایک ساعت کی سوچ، پچار دونوں عالم کی عبادت سے بڑھ کر ہوتی ہے"

اور وہ ان سب سے با توجہ عیان مشرف ہوتا ہے اور ہر ایک کے نام سے واقف ہو جاتا ہے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے عرش سے تحت الثریٰ کی تمام چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں اور زمین کے ظاہری اور باطنی خزانے دکھانی دینے لگتے ہیں اور کہہ سار میں پادس پتھر کی طرح معلوم ہو جاتا ہے جو کہ لوہے سے چھو کر اسے سونا بنا دیتا ہے یا روئے زمین پر کسی وہ بوٹی جو تانبے کو گھلا کر اس میں ڈالنے سے سونا بنا دے معلوم ہو جاتی ہے اور جس کے ذریعے نفس کو جو حیثیت حاصل ہوتی ہے اور دنیا سے دل سرد ہو کر فقیر لایحتاج ہو جاتا ہے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے صبح و شام دیدار میں عرق بہتا ہے  
حاصل شد مانع دیدار میں  
ہر کہ مانع حق شود کافر لعین  
ترجمہ: حاصل شد کو اس کا دیدار نظر منع ہے جو کونئی حق کا منکر ہوا وہ کافر ملعون ہوا۔

گر جاں رود واصل شود بیند لقا  
ایں قسرب شد معرفت از مصطفیٰ

ترجمہ: اگر جاں واصل ہوگئی تو لقا دیکھتا ہے۔ یہ قریب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔

حاضر من با حضوری ہم حدیث  
کے سنا سنا واصل اہل غیبیت

ترجمہ: میں حضوری میں حاضر ہوں حدیث ہونے کے باوجود۔ واصلوں کو غیبیت لوگ کب پہچان سکتے ہیں۔

باتو پیش احق سرا طلب ارش مکن  
گرمی کئی سخن مکن از کند کن

ترجمہ: باہر احمقوں کے سامنے اسرار بیان مت کر اگر تو بات کرے تب بھی کن کی حقیقت ظاہر نہ کرے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے ذات و صفات کے تمام درجات  
ایک درجے میں آجاتے ہیں کہ ایک جسم میں اور ہزار جسم سے ایک جسم میں آ  
سکتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی بدلتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

الذمائیة هي الرجوع الى البدایتہ  
”ابتداء کی طرف پلٹ آنا ہی اہم ہے“

تمام مراتب کا مجموعہ جو ختم خاتم الفقر ہے، اس کا کیا نام ہے؟ کہ جس کے  
طے کرنے سے تمام کبیر و صغیرہ مقامات طے ہو جاتے ہیں اس کا نام جامع کلید

توحید و جمعیت ہے، قریب الہی کے کہتے ہیں؟ اسے جو وجود کو لپیٹ کر عرق فی اللہ  
ہو کہ مطلق معرفت الہی راز ہے اور وہ وجود زندگی اور مات و دونوں حالتوں میں دیدار  
کا شیخ اور نجات کا وسیلہ ہو۔ یہ تمام مراتب تحقیق با توفیق کی قید و قبضے میں ہیں۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما توفیقی الا باللہ

”مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی توفیق نہیں“

صاحب توفیق کی توجہ، نظر، دلیل اور بات با توفیق اور تحقیق رفیق ہوتی ہے  
اور اسے جواب با صواب حاصل ہوتا ہے جن توجہات کا اوپر ذکر ہو چکا ہے معہ  
اس توفیق کے اس شخص کو حاصل ہوتی ہیں جو مشق و جدیہ میں مشغول رہے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے انسان بنیہ بیان کرنے کے محض صفائی  
قلب سے حال کی حقیقت معلوم کر سکتا ہے

دل صفی آئینہ بنماید لقا  
می بینند عارفان واصل خدا

ترجمہ: صاف دل آئینہ کی طرف دکھا آپے ملاقات۔ واصل خدا عارف دیکھتے ہیں۔

ایں نہ دل مضغہ پر خون و خراب  
دل توحیدش حق بے حساب

ترجمہ: یہ وہ دل نہیں جو گشت کا لہو نظر خون اور خرابیوں سے بھر اہوا۔ اس کے دل میں توحید اور حق  
جسبہ خون

دل یکے نور است بود دل لامکان  
دیدہ دیدارش خدا بادل عیان

ترجمہ: دل ایک نور ہے دل لامکان میں ہوتا ہے، لہذا اس کا دیدار کرتی ہے خدا دل پر تعین ظاہر کرتا ہے۔

دل یکے نور است با قسرتش حضور  
ہر کہ با دل محرم است عارف غفور

ترجمہ: دل ایک نور ہے اس کے قریب حضور ہے جو کوئی دل کا راز دار ہے وہ عارف اور حضرت ہے

## بے خبر لوگ

یہ لوگ اعمق ہیں جو مضغہ گوشت کو دل خیال کرتے ہیں اور جس دم کر کے نفی اثبات کے تفکر سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ قلب اور دل کی انتہا و گنہ سے بے خبر اور محروم ہیں۔ وہ اعمق ہیں جو گوشت کے ٹکڑے کو ہلاتے ہیں اور وجود میں سر سے لے کر ناف تک کو کہتے ہیں کہ یہ قلب کا مقام ہے اور یہ روح اور یہ سر کا ہے اور یہ خفی کا اور یہ مقام محمود اور یہ مقام سلطان نصیر اور یہ مقام سلطان ہے اور یہ مقام قربانی ہے۔ یہ تمام مراتب مقام نہیں بلکہ ناقصوں کے محض خیالات اور توہمات ہیں۔ ان اعمقوں کو نہ ذکر کی خبر ہے نہ الہام مذکور کی نہ معرفت کی نہ حضور کی۔ وہ نفسانی خواہشات اور دنیاوی عزت و مرتبہ پر مغرور ہیں۔ بعض لوگ قادری اصحاب سے بغض کرتے ہیں۔ سو یاد رکھو کہ ان سے وہی لوگ بغض کرتے ہیں جو رافضی، خارجی، کافر، کاذب یا حاسد ہیں۔ ان میں سے اکثر کہتے ہیں کہ ہم اہل صدیق ہیں حالانکہ باطن میں وہ رافضی اور مطلق بے دین اور بد بخت ہوتے ہیں وہ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بغض رکھتے ہیں جو اپنے مرشد کے مرتبہ کو حضور نلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ سے زیادہ جانتے ہیں گودہ علم تفسیر پڑھتے ہیں لیکن اپنے مذہب بد کو چھپاتے ہیں۔ ہاں یقینی امر ہے:

خذ ما صفا ودع ما کدر

”صاف صاف لے لے اور میلا میلا چھوڑ دے“

اچھی بات اختیار کر اور بُری بات ترک کر دے۔

## عالم اور فقیر میں فرق

عالم علم میں ہو شیوا اور فقیر کامل گھسوٹی ہوتا ہے۔ عالم شخص نیک و بد کی علم سے تحقیق ظاہری کرتا ہے لیکن فقیر کا وجود پاک باطن صاف اور صاحب توفیق ہوتا ہے عالم کا علم کئی اقسام میں منقسم ہوتا ہے اور فقیر کا فقر بھی کئی اقسام میں منقسم ہوتا ہے۔

## علوم عالم کی اقسام

عالم کے علوم کی مندرجہ ذیل اقسام یہ ہیں:

۱۔ علم عاقبت بلخیر۔

۲۔ علم عفو۔

۳۔ علم عین۔

۴۔ علم عنایت۔

۵۔ علم عبودیت۔

۶۔ علم اعلیٰ۔

## حروف علم کی تخصیص

علم کے مندرجہ ذیل تین حرف ہیں:

ع ل م

ع معرفت بخشا ہے۔

ل لایمت ج کر دیتا ہے۔

م متکلم مع اللہ بنا دیتا ہے۔

پس جو عالم قرآن و حدیث کے خلاف ہو وہ نفس دنیا اور شیطان کا شکار اور دوست ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ شیطان بھی عالم ہے جاہل نہیں۔ لیکن اسے علم سے نافرمانی لادینی حاصل ہوتی ہے۔

علم ہی شیطان اور نفس کو مغلوب بنا سکتا ہے

### حروف فقر کی تخصیص

فقر کے بھی مندرجہ ذیل تین حروف ہیں:

ف ق

ف سے فیض کا حصول ہوتا ہے۔

ق سے قہر نفس ہوتا ہے۔

س سے سستی مراد ہے۔

نیز

ف سے فنائے نفس ہوتا ہے۔

ق سے قرب حق کا حصول ہوتا ہے۔

س سے لازرو بیت کا مرتبہ مراد ہے۔

لیکن جو شخص استقامت فقر اور ملامت خلق کی وجہ سے فقر سے دوگردالی کرتا ہے

اسے رجعت لاحق ہوتی ہے اسے:

فقر کی ف سے فضیحت

فقر کی ق سے قہر خداوندی

فقر کی س سے رد نصیب ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ منہما

فقر را یک دم بود با یک قدم

فقر خود را خود بکشتن باستم

ترجمہ: فقر کا ایک سانس ایک قدم کے ساتھ ہوتا ہے اپنے نفس کو خود مارتا ہے علم کے ساتھ۔

روح کو راحت اور قلب کو حیاتی حاصل ہو جائے تو جان لو کہ فقر علم اور

معرفت کی انتہا کو پہنچ گیا۔

در میاں دو سجدہ می گردد لقا

پیشوائے علم شد دہبر خدا

ترجمہ: دو سجدوں کے درمیان لقا حاصل ہوتی ہے پیشوا علم ہو اور دہبر خدا ہو۔

در نمازے و از می بینم حضور

اہل رازش در نمازش عرق نور

ترجمہ: میں نماز راز میں حضور دیکھتا ہوں اس کے راز دار اس کی نماز میں نور میں عرق ہوتے ہیں۔

### شفاعت کا حصول

جو شخص پہلے حضور خواجہ کو نین صلی اللہ علیہ وسلم کو خود ماضی کر لیتا ہے وہ شفاعت

اور لطف و کرم نبوی حاصل کر لیتا ہے۔ معرفت فقر، توحید، نور ذات، حضور بقا

اور نعمت الہی طالب دنیا کو نصیب نہیں ہوتی۔

### رباعی

طلب کن تو از فقر وعدت لقا

از ذکر حاصل شود کبر و ہوا

ترجمہ: تو فقر سے توحید و لقا طلب کر کہ ذکر سے کبر پائی و ہوا حاصل ہوتی ہے۔

علم را بگذار ذکرش را گذار  
تا شوی لائق لقا پروردگار  
ترجمہ: علم کو چھوڑ اس کے ذکر سے گزر جا تا کہ تو اللہ تعالیٰ کی لقا کے لائق ہو۔

### کابل مرشد کا کمال

کابل مرشد پہلے ہی روز طالب کو اسم اللہ ذات کے تصرف و تصور سے  
زندہ و موجود کر کے توجہ ہی سے شرف ذات کی ملے اور غرق نور اور لقاے الہی سے  
مشرق کر دیتا ہے۔ مرشد کمال کے یہی مراتب ہو کر رہتے ہیں۔  
ارشاد نبوی ہے:-

من له المولى فله الكل  
”جس کا خدا اس کا سب کچھ“

### قادری کا کمال اور اس کی پہچان

قادری اصحاب سب کو پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ تارک الدنیا اور تارک مخلوق  
نفس و شیطان سے فارغ ہوتے ہیں۔ گو بہت سے اہل تقلید لوگ خود کو قادری  
بتلاتے ہیں لیکن قادری کی پہچان ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ

دم ازل و دم ابد دم دنیا تمام  
نیم دم عقبی نباشد غسرق فی اللہ بردام

ترجمہ: جس کا ایک دم ازلی ایک دم ابدی ایک دم دنیاوی ایک دم عقبوی ہو تو وہ  
کبھی بھی فنا نہیں ہو سکتا۔

جاں زجاں جانم بر آید جساں بزاید حق وصال  
ذکر فکر علم نسیان غسرق فی اللہ با جمال

ترجمہ: میری جان جان سے باہر لے اور جان حق کے ساتھ حاصل ہو جائے۔ ذکر فکر علم بھول اللہ کے  
جاننا چاہیئے کہ حضور غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا  
طریقہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی مانند ہے جو شخص اس سے بعض رکھتا ہے اس کا سر  
تن سے جدا کر دیتا ہے یہاں کہ حضور غوث الثقلین امر الہی میں اسی لیے ہر امر پر  
غالب ہیں۔  
طالب مزید توبے شمار ہیں لیکن اہل اخلاص و محبت ہزار میں سے ایک ہی  
ہوتا ہے۔

### تیغ برہنہ کونسا طریقہ ہے؟

جاننا چاہیئے کہ حضور غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا  
طریقہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی مانند ہے جو شخص اس سے بعض رکھتا ہے اس کا سر  
تن سے جدا کر دیتا ہے یہاں کہ حضور غوث الثقلین امر الہی میں اسی لیے ہر امر پر  
غالب ہیں۔

طالب مزید توبے شمار ہیں لیکن اہل اخلاص و محبت ہزار میں سے ایک ہی  
ہوتا ہے۔

### اہل محبت و معرفت کا کمال

اہل محبت و معرفت صاحب مشاہدہ اور محرم اسرار ربانی ہوتا ہے چنانچہ اہل محبت  
محبت کو مد نظر رکھتے ہیں، اہل ذکر ذکر کو اور اہل فکر فکر کو، اہل وصال کو مقرب  
حق کہتے ہیں۔ فکر فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ اہل مذکورہ کی چشم دید امام مذکورہ  
سے ہوتی ہے۔ اہل معرفت کی معرفت سے، اہل قرب و حضور کو قرب و حضور سے،  
اور غرق فنا فی اللہ، بقا باللہ اور مشرف نور لقا کو عین قدرتی سبحانی سے۔ یہی وجہ  
ہے۔ اس کا نشان بے نشان اور اس کا مکان لامکان ہے۔ یہ مراتب اس کمال  
قادری کے ہیں جو کل کلید، غسرق فی التوحید اور باطن مہمور ہو۔ ایسا شخص مرید کو

کو اسم اللہ کے حضرات کے ویسے سے ہر ایک کا معائنہ اور مشاہدہ کرنا ہے اور  
 با توفیق تحقیق کرنا ہے۔ پھر کامل قادری کو لازم ہے کہ تلقین و تعلیم کا ارشاد بخشنے۔ اسم  
 اللہ ذات کے حضرات ہر ایک مرتبہ کے لیے منزل لگھوٹی ہے۔ جو بچے مرید کی  
 تو نوازش کرتے ہیں لیکن کذاب کو دور پھینک دیتے ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ  
 ہو جس۔ یہ قرب و معرفت الہی ان علماء ربانی و عارف باللہ فنا فی اللہ کے نصیب ہوتے  
 ہیں جو محبت و معرفت اور توحید باری تعالیٰ میں اللہ سے بیگانہ ہوں۔ جو شخص انہماک کے  
 ساتھ اتحاد رکھتا ہے وہ خطرات، دہم اور خیال سے فارغ ہے اور اسے یقینی طور  
 پر جمعیت کل اور مجال اخلاق الہی حاصل ہوتے ہیں وہ ذات نہ ارشاد سے ہے نہ  
 تلقین سے بلکہ یقینی طور پر فنا فی اللہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ فقر کا یہ مقام  
 جسے بقا محب کہتے ہیں۔ نظر الہی اور توجہ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منکشف ہوتا  
 ہے۔ ان مراتب میں جمعیت کلیہ اور تمام مطالب و مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔

سخن نابرا از جانی کن

فثم وجه اللہ بجا عیانی کن

ترجمہ: سخن کو اپنی جان سے جدا کر دے۔ پس جان پر ہر طرف اللہ کو ظاہر کر دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاینما تولوا فثم وجه اللہ

”پس جس طرف تم رخ کرو اور وہی چہرہ الہی ہے“

ہر طرف بیسنم بیام ذات نور

پانچ پنہاں نیت اللہ با حضور

ترجمہ: میں جس طرف دیکھتا ہوں اللہ کا نور پاتا ہوں اللہ کے حضور کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

## اولیاء اللہ کے مراتب

### مثنوی

حبیب را پنہاں کنند در زبیر خاک

با تصور اسم اللہ خاک پاک

ترجمہ: روانہ کو خاک کے اندر چھپاتے ہیں۔ تصور میں اللہ کا نام پاک خاک دل کے اندر۔

ہر کہ یابہ در فنا وحدت لقا

این مراتب یافتن از مصطفیٰ

ترجمہ: جو کوئی فنا میں توحید و لقا پالیتا ہے یہ مرتبہ پاتا ہے یا گاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہر حقیقت یافت نال تحقیق تر

مردہ نفس زندہ دل صاحب نظر

ترجمہ: اس تحقیق سے حقیقت بہت جلد پائی ہے کہ مردہ نفس زندہ دل اہل نظر ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ فقیر عارف مرشد قادری پہلے ہی دن طالب صادق کو اسم اللہ

ذات کے حضرات کی برکت سے پانچ مقام، پانچ خزانے، پانچ تصور، پانچ تصرف

پانچ تفکر، پانچ ذکر، پانچ فیض، پانچ عطا، پانچ الہام، پانچ مذکور، پانچ نور!

پانچ قرب، پانچ حضور، پانچ فنا، پانچ ادب اور پانچ جیسا کا مجموعہ بخش دیتا ہے  
برخلاف اس کے اہل ظاہر دن رات عبادت میں مشغول رہ کر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی  
نفس اور شیطان سے لڑائی کرتے ہیں مگر صاحب باطن فقیر مرد غازی کی طرح تصور  
کی تواری سے بیکارگی دشمنوں کے سر قلم کر دیتا ہے اور جنگ و جدال سے بے کشکے  
ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

الاستقامة فوق الكرامة  
”طریقے پر قائم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے“  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واستقم كما امرت ولا تتبع احوالهم  
”جیسا تجھے حکم ہوا ہے تو اسی پر کار بند رہ کر ان کی خواہشات کی پیروی  
نہ کر“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تكلم النفس الا باذن ذمته شقى وسعيد  
”اُس کی اجازت بغیر نفس سے کلام نہ کر کیونکہ بعض ان میں سے بد بخت  
ہوتے ہیں اور بعض سعید“

اللہ تعالیٰ کی رویت عکس نہیں کیونکہ وہ معکوس نہیں اور نہ اُسے زلف اور خلو  
خال سے مزین کر سکتے ہیں کیونکہ وہ غیر مخلوق ہے اس لیے اسے مخلوق سے تشبیہ  
دینا سراسر کفر و شرک ہے

يا فتن ويدا رتوحيدش جمال  
اسم الله با تصد عزق گرداند وصال

انسان کے لیے معرفت اور قرب الہی عزت و حرمت کا باعث ہیں اور اسی  
سبب سے وہ فرشتے سے افضل مانا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

”اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔“

آدمی را قرب از نفس و ہوا

عارفان را نفس در حکم خدا

ترجمہ: آدمی نفس و خواہشات کا مقرب غلام ہوتا ہے مگر کائنات کا فرمانبردار غلام ہوتا ہے۔  
ارشاد نبوی ہے:

طلب العلم فرضیضہ علی کل مسلم و مسلمة

”ہر ایک مسلمان مرد و عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے“

اس علم سے مراد معرفت و توحید الہی ہے

شرف عمر خواندن با رقم

معرفت حاصل نشد افسوس و غم

ترجمہ: عمر تمام ہوئی لکھا پڑھا معرفت حاصل نہ ہوئی افسوس اور غم ہے۔

بہر وقت اولیاء اللہ کا قیام

جاننا چاہیے کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی فقیر ولی اللہ ارشاد و  
تلقین کے لائق نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا یہ کہنا نفسانی فریب اور شیطانی حیلہ ہے نفس  
کو حرص و ہوا کی دہ سے معرفت الہی سے باز رکھتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

لا تقوم الساعة حتى يقال في الارض الله الله

”جب تک روئے زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا عشر برپا نہ ہوگا۔“  
اس حدیث سے معلوم ہو کہ عشر تک اللہ والے ہوتے رہیں گے اور کوئی  
زمانہ ان سے غالی نہ ہوگا۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو دنیاوی درہم و دینار  
پر فخر کرتے ہیں اور ذکر، فکر، معرفت اور فقرِ محمدی سے شرم کرتے ہیں۔  
ارشاد نبوی ہے :-

الفقر فخری والفقر منی  
”فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے“  
نیز ارشاد نبوی ہے :-

ترك الدنيا سراسر اس كل عبادة وجب الدنيا اس  
كل خطيئة

”دنیا کا ترک کر دینا تمام عبادتوں کا سر اور دنیاوی محبت تمام  
برائیوں کی جڑ ہے“

آئینہ خوانی از اسم اللہ بخوان  
اسم اللہ با تو ماند جاوداں

ترجمہ: اللہ کے ناموں میں سے جو نام پڑھنا چاہتا ہے پڑھ لے گا نام تیرے ساتھ بیشد رہنا چاہیے۔  
کیا تجھے معلوم ہے کہ جب روح اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجودِ معظم  
میں داخل ہوئی تو یا اللہ کہا اور علمِ آدم الاسما کلہا ر آدم کو ان سب کے  
نام سکھائے، کے علم سے و علم الانسان ما لم يعلم انسان کو وہ کچھ سکھایا  
جو اسے معلوم نہ تھا (منکشف ہو گیا۔ خواہ قیامت تک انسان علم سیکھتا رہے تو بھی  
اسے اسم اللہ ذات کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اے احمق! اتفاقِ قلبی کی بیماری نے تیرے تمام وجود کو کھالیا ہے، کسی بلیبِ القلوب  
کی تلاش کر تاکہ اس باطل مرض سے تیرے وجود کو صحت بخشنے۔

طالبِ حق کس ندیم مرشدے باشد گجا  
مگس ز قدرت نباشد کے سپرو باہما  
ترجمہ: میں نے کسی طالب کو نہیں دیکھا تو رشک ہوگا۔ کسی میں ہما کے ساتھ اڑنے کی طاقت نہیں ہوتی۔

گر بیابد طالبِ حق حاضر  
باتسا میت رسام یک سخن

ترجمہ: اگر طالبِ حق میرے پاس آئے تو میں حاضر ہوں۔ ایک بات سے آخری منزل تک پہنچاؤں گا۔

کلید اسم اللہ کے اثرات

یہ نفسانی وجود الہی خزانوں اور حکمتوں سے بھر پور ہے اور نفس اس پر بمنزلہ ظلم  
ہے سو اس ظلم کو جلا دینا کر غیبی خزانوں کو ہاتھ میں لانا اسم اللہ ذات کی کلید  
سے ہو سکتا ہے اور یہ بات کامل مرشد کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ اسم اعظم سے واقف  
ہوتا ہے۔ اس ظلم کو عارف باللہ ہی کھول سکتا ہے۔

ظلم را باسم سوزم باز دم  
آندم آتش ز دعت جاں تنم

ترجمہ: ظلم کو ہم اعظم کے دم سے میں جلا دوں گا اس وقت دعت کی آگ میرے جسم و جان میں ہے۔

آن دم نوز است با قربش حضور  
شد حضوری قرب زان دم ذات نور

ترجمہ: قرب کے حضور سے اس وقت میرے اندر نور ہے اس کے قرب سے حضورِ حاضر اور دم ذات کے  
اسم اللہ ذات کے تصور والے کو مشق و وجودیہ کی زیادتی سے جسٹہ نفسانی

سے روحانی جسد حاصل ہوتا ہے اور وہ جسد روحانی ہمیشہ معرفت الہی اللہ اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں غرق رہتا ہے، وہ حضوری کا اس طرح ضامن ہوتا ہے کہ اگر جسد نفسانی سے کوئی صغیرہ یا کیسو گناہ سرزد ہو تو وہ نفسانی جسے کوفہ عذاب دے کر اس سے توبہ کراتا ہے۔ جب نفسانی جسد دنیا سے انتقال کرتا ہے تو روحانی جسد میں اس قدر قدرت آجاتی ہے کہ وہ نفسانی جسم کو لباس کی طرح پھینک کر ہمیشہ کے لیے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے :-

الموت جبر یوصل الحبیب الی الحبیب  
 "موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتا ہے"  
 میراتب اویاء اللہ فقراء کے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ  
 "خبردار! تحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ ڈر نہیں اور نہ ہی خوف اور نہ وہ غم لگین ہوں گے"

### ابتداء و انتہاء معرفت

جاننا چاہیے کہ معرفت کی بنیاد فنا نے موت، معرفت کی متوسط حیات بقا اور معرفت کی انتہاء لقاء ذات ہے جو عارف ان تینوں مرتبوں کو حاصل نہیں کرتا اسے عارف فقیر باللہ نہیں کہہ سکتے۔

موت مرہم صحت است با جان تن  
 ہر کہ مژدہ موت بدہد جان من

ترجمہ :- جسم کی جان کو موت صحت کا مرہم ہے جو کوئی میری جان کو موت کی خوش خبری دے۔

عاشقاں را موت کے باشد روا  
 اسم اللہ برد حاضر بالمقادیر  
 ترجمہ :- عاشقوں کو موت کب دوا ہے اللہ کا نام لینا اور ملاقات کے لیے حاضر ہونا۔  
 غیر این کس در تکبیر ہم راز  
 این فیض فضلش بخش رحمت حق نواز  
 ترجمہ :- اس جیسے آدمی کے سوا یہ راز کسی کو حاصل نہیں ہوتا یہ اس کے فضل کا فیض ہے اور رحمت حق نواز کی ہے۔  
 باہو را چون شد لقا موش شفا  
 نفس با موت است باہو با خدا  
 ترجمہ :- باہو کو جب لقا میر ہوگی تو موت اس کے لیے شفا ہے نفس کی موت سے باہو اللہ کا وصال ہے۔

### کامل قادری کون؟

جاننا چاہیے کہ کامل فقیر قادری وہ ہے جو طالب اللہ کو ذات و صفات کے ظاہری اور باطنی تمام مقامات، ذکر، فکر، معرفت، مشاہدہ، توحید، قرب و حضور الہی، نور ذات جو کچھ تکشف کرے اسم اللہ ذات کے حاضریت سے بافوق کرے اور دکھلا دے کیونکہ یہ منجانب اللہ حق ہے۔ جو کچھ اسم اللہ ذات کے بغیر دکھاتا ہے وہ باطل ہے اس نے رجعت کھائی ہے، استدراج میں پڑا ہوا ہے اور بے جمعیت ہے۔ اہل تصور پرابتداء و انتہا عیال ہوتی ہے اور صاحب عیال کو ذکر، فکر، درد و مخالفت اور رجوع خلق سراسر باعث نقصان ہے کیونکہ اسم اللہ ذات کا تصور مطلق توحید ہے اور تکلیف اور قہید سے بیحد ہے۔

قادری کامل مرشد اسم اللہ ذات سے یکبارگی مرتبہ بہت منکشف کرتا ہے جس کے ذریعہ مراقبہ یا خواب میں یا دربرو سلطان الفقر سے ملاقات کرتا ہے جو اسے باطن

میں فنا فی اللہ میں غرق کرتا ہے اور دنیائے توحید ذات اور نور ذات میں ڈبو دیتا ہے یا مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے، پھر سلطان الفقر کی ملاقات سے مشرف ہونے کے باعث وجود میں نفس، قلب، رُوح اور سر کی صورتیں سرسری نورانی ہو جاتی ہیں۔ جب یہ چاندوں صورتیں نورانی ہو کر ایک ہو جاتی ہیں تو پھر ایک صورت آفتاب کی طرح چمکتی ہوئی ظاہر ہوتی ہے جو ان چاندوں کو تعلیم و تلقین کرتی ہے اور یہ محض توفیق الہی سے ہوتی ہے، جب وجود میں پیدا ہوتی ہے تو توفیق الہی سے دونوں جہان کو ترازو کی طرح تول کر تحقیق کر لیتی ہے۔ یہ مراتب صراط مستقیم اور بحق تسلیم کے میں جو اسم اللہ ذات کے تصور سے وجود کی طے کرتا ہے اسے ولایت باہریت کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور دونوں جہان کو مچھڑ کے پُر کی طرح بے حقیقت جانتا ہے جو ان مراتب پر پہنچتا ہے اس کا وجود نور ہو جاتا ہے اور جو کچھ وہ کھاتا ہے وہ بھی نور ہی ہوتا ہے۔ جو شخص اذا تم الفقر فهو اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے تو واصل بن جاتا ہے اس حالت میں جو چاہے کھائے اس کے لیے حلال ہے اور تمام خلق اللہ پر اس کا حق ہوتا ہے وہ جو کچھ کھاتا ہے اس کا حق خلق اللہ کی گردن سے ساقط ہو جاتا ہے اور تمام دنیا اس کے قدم کی برکت سے سلامت رہتی ہے۔

### اقسام نماز

جاننا چاہیے کہ نماز دو اقسام میں مقسم ہے،

### نماز کی پہلی قسم

مرہ دونوں کی جو خطرات اور دوسروں سے ادا کی جاتی ہے۔

### نماز کی دوسری قسم

اہل دل کی جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ادا کی جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے،

لا صلوة الا بحضور القلب

”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر نماز نہیں ہوتی“

یہ لوگ سجدہ سے سر اُٹھاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے لبیک عبدی صلوة تقبل اللہ اے میرے بندے میں حاضر ہوں اور تیری نماز اللہ نے قبول کر لی ہے) سن لیتے ہیں۔

اہل دل کی اس نماز کا ایک سجدہ ازل میں انبیاء و اولیاء کی ارواح کے ساتھ اور دوسرا سجدہ بہشت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے۔

رو بسوئے قبلہ کنم دل کنم با حضور

نفس را فنا کن و رُوح غرق نور

ترجمہ: چہرہ قبلہ کی طرف کرتا ہوں دل اس کے حضور حاضر کرتا ہوں نفس کو فنا کر دو رُوح تو میں غرق ہو جائیگی۔

یہ مراتب نماز کے اُن محققوں کے ہیں جو سر الہی سنتے ہیں۔

دل پریشان و مصلی در نماز

خاک بادا این چہیں دل بے نیاز

ترجمہ: نمازی کامل نماز میں پریشان ہے تو ایسی بے دلی کی نماز برباد ہے۔

### تصورِ اسم اللہ ذات کی تاثیرات

اسم اللہ ذات کے تصور سے مشق و جود یہ دل سے تمام خطرات کو دور کر دیتی

ہے۔ اسم اللہ ذات کا تصور حضور کی راہ، فیض فضل اللہ اور بخش و عطائے الہی

ہے۔ اس قسم کے فقیر کو مالک الملک اور قلب وحدت کہتے ہیں۔

در حلق عارف رود لقمہ حلال  
آنچه داند میخورد اہل وصال  
ترجمہ: عارف کے حلق سے حلال کا لقمہ اترتا ہے واصل لوگ حلال ہی کو کھاتے ہیں۔  
ہر کرا با نظر گرود لقمہ نور  
آنچه داند میخورد اہل حضور  
ترجمہ: جس کسی کی نظر میں نور کا لقمہ گرا جو جانتا ہے کھاتا ہے حضوری والا۔

عارفِ رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے

ہر کرا شد لقمہ از نور جمال  
آنچه داند میخورد بروئے حلال

ترجمہ: جس کسی کا لقمہ نور و جمال سے ہے جو اس پر حلال ہے اس کو جان بوجھ کر ہی کھاتا ہے۔

### طالب کو کیا کرنا چاہیے

طالب کو چاہیے کہ دینی یا دنیاوی کام جو کرے مرشد کی اجازت کے بغیر نہ کرے اور شب و روز کے خواب، مراقبہ، دلیل، الہام، حقیقت، واردات، علم غیبی، فتوحاتِ رحمانی، خطراتِ نفسانی، وسوسہ و وہماتِ شیطانی۔ سب کچھ مرشد کے آگے بیان کرے تاکہ مرشد ان میں سے ہر ایک کا علاج کرے۔

اے احمق طالب! تو مرشدِ کامل سے اسم اللہ ذات کا تصور باعمیان حضورِ طلب کر نہ کہ ذکر و فکر مذکور سے

دیدہ دل دیدار بردہ دیدہ سر بردہ ہوا

از ہوائے بازدارد مرشد رہبر خدا

ترجمہ: دل کی آنکھ کو دیدار کے لیے لے گیا اور سر کی آنکھ سے خواہشات پر نظر رکھی۔ خواہشات سے خدا تک لیے جانے والا مرشد روک کر رکھتا ہے۔

دیدار دیدہ بود با دیدہ دل دیدار در  
دیدہ نا دیدار بردہ غاہر و باطن مگر  
ترجمہ: دیدار آنکھ سے ہوتا ہے تو دل کی آنکھ دیدار کیلئے کھول تو ظاہر باطن دیکھ۔

مرشد بخشد محبت معرفت حق نور ذات  
از تصور اسم اللہ طالبے گرود حیات

ترجمہ: مرشد حق کے نور ذات سے محبت و معرفت بخشتا ہے۔ اللہ کے نام کے تصور سے طالب کو حیات جاوہلی ملتی ہے۔

مرشد نامرد ناقص ذکر و فکر با ہوا  
ایں ہوا را می بر آرد کے خدا دارد روا

ترجمہ: مرشد نامرد ناقص ہے ذکر و فکر میں باہر خواہشات کے خواہشات باہر کر دیتی ہے اللہ اس کو بردا نہیں دیتا۔

باہو با وجود قلب ذکر ناقص نامتصم  
قلب مثلش آفتاب گشت روشن ہر مقام

ترجمہ: باہو قلب ہونے کے باوجود ذکر ناقص اور نامکمل ہے حالانکہ دل آفتاب کی مثل ہے ہر مقام پر روشن۔

طالبی اور مرشدی کوئی آسان کام نہیں۔ نہایت مشکل کام ہے۔  
طالب زن سیرتس ما سہ طلاق

طالب دنیا بشیطان اتفاق

ترجمہ: زن صفت طالب تین طلاقیں۔ دنیا کے طالب کا شیطان سے اتفاق ہے۔

کے تو اند معرفت حق راز بر

روز و شب در طلب دنیا سیم و نذر

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کب حاصل کر سکتا ہے جو کہ دن و رات دنیا کے سونے چاندی کی فکر میں ہے۔

طالب مولا بود مرد خدا

جان و مال و با تصرف بر خدا

ترجمہ: مولا کا طالب مرد خدا ہوتا ہے۔ جان و مال اس کا اللہ کے قبضہ میں اور خدا کا راز دار ہوتا ہے۔

جہان میں دین کے طلب گار بے شمار ہیں اور عقبنی کے طلب گار بہت ہیں  
لیکن ہزاروں میں کوئی ایک آدھ طالب مولیٰ ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:-

طالب الدنیا مخنث و طالب العقبیٰ مونث و  
طالب المولیٰ مذکر

”دنیا کا طالب مخنث، عاقبت کا طالب مونث اور طالب مولیٰ  
مذکر ہوتا ہے“

مذکر کیا ہے؟

مذکر ہمیشہ غرق فناء فی اللہ اور وحدت سے حاصل ہوتا ہے۔ ہزار ہا ذکر،  
فکر، دعوت، ریاضت اور مجاہدہ سے کامل فقیر کی ایک توجہ ہی بڑھ کر ہے کیونکہ  
اُس کی توجہ قرب حضور سے ہوتی ہے۔ جو شخص اس طریق سے با توفیق توجہ تحقیق  
کرتا ہے اُس کی توجہ دریا کے پانی کی طرح رواں ہوتی ہے اور قیامت دن دن بہ  
دن ترقی کرتی جاتی ہے۔

توجہ کل کتنی ہیں؟

توجہ کل بیس ہیں۔ دس ظاہری اور دس باطنی۔

ظاہری توجہ تو تلاوت قرآن سے رواں ہوتی ہیں۔

باطنی توجہ ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، معرفت اور توحید سے سب کا حصول توجہ

ہے اور طالب کی اجابت سبھی اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔

وہ طالب نہایت ہی احمق ہے جو مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی کام کرتا ہے

نافرمان طالب کون؟

جس طالب سے مرشد کانپے وہ سخت بے بہرہ اور بے نصیب رہتا ہے خواہ  
وہ شب و روز مرشد کی خدمت میں ہی کیوں نہ رہے۔ طالب کو مرشد سے اس طرح  
ڈرنا چاہیے جیسا کہ شاگرد اُستاد سے ڈرتا ہے۔

طالب محروم بر مرشد قوی

کم طالع کم بخت آن اہل از شقی

ترجمہ: جو مرید پیر پر حاوی ہو وہ فیض سے محروم رہتا ہے وہ کم نصیب کم بخت اور جہنی ہوتا ہے۔

مرشد کامل کے کمالات

جاننا چاہیے کہ مرشد ماں باپ سے بھی بڑھ کر مہربان ہوتا ہے کیونکہ وہ خود  
محنت برداشت کرتا ہے اور طالب کو بے محنت و مشقت خزانہ بخشتا ہے۔  
کامل مرشد خود محتاج ہوتا ہے لیکن صادق طالب کو لایحتاج کر دیتا ہے مرشد  
خود تو نماز ثواب میں ہوتا ہے اور طالب اللہ کو نماز آزاد اور بے حجاب کا مرتبہ  
بخشتا ہے۔

باہو مرشد بسیار طالب کے طلب

مرشد طالب سے دنیا کلب

ترجمہ: باہو بہت زیادہ مانگنے والے پیر کو کیوں طلب کرتا ہے بہت زیادہ سوال کرنے والا پیر دنیا کا تاجر۔

از ہزاراں کس بود مرشد طیب

برو طالب را محمد یا حبیب

ترجمہ: ہزار ہا آدمیوں کا پیر کامل طیب ہوتا ہے طالب کو حبیب بنا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بجاتا ہے۔

### مراتب فقیر

فقیر کے تین علی الترتیب مراتب ہوتے ہیں،

پہلا مرتبہ: کشف۔

دوسرا مرتبہ: کرامات۔

تیسرا مرتبہ: کرم۔

کامل مرشد طالب اللہ پر نوازش فرما کر کشف و کرامات منکشف کرتا ہے اور فی اللذات میں غرق کر دیتا ہے۔

### علم حاصل کا تعین

جاننا چاہیے کہ انسان کے لیے زیادہ علم حاصل کرنا فرض عین نہیں، اس کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ معصیت سے اجتناب کرے، اللہ کا خوف دانگیر رہے، نیک اعمال بجالائے۔

انسان کے لیے نہایت ضروری ہے کہ علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے تاکہ معرفت الہی اور قرب حضوری حاصل ہو۔

علم کے معنی اور حق و باطل میں تمیز کرنا

علم کے معنی جاننا ہے یعنی حق و باطل میں تمیز کرنا۔

حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔ معرفت و توحید اور طلب الہی حق ہے جو حق تک پہنچاتی ہے۔ دنیا کی طلب اور نفسانی خواہش باطل ہے جو حق کو چھوڑتی اور پوشیدہ کرتی ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو دنیا کی طلب میں مشغول رہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لهم قلوب لا يفقهون بها۔ ولهم اعيون لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها۔ اولئك كالانعام بل هم اضلاد لثك هم الغفلون۔

”ان کے دل تو ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں۔ آنکھیں ہیں۔ لیکن ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں۔ لیکن ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گمراہ اور وہ سب غافل ہیں۔“

اسے نادان عالم و تو علم پر غرور کر، تو مرشد سے معرفت الہی اور قرب حضور کا وسیلہ تلاش کر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يا ايها الذين امنوا وابتغوا اليه الوسيلة اتقوا الله

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔“  
کامل مرشد کے پاس آثار کا وسیلہ ہوتا ہے جس کے سبب وہ بغیر ذکر، فک اور ریاضت فنا فی اللہ میں غرق کرتا ہے اور اس طرف عارف بنا دیتا ہے کہ طالب اللہ مستی اور ہوشیاری دونوں حالتوں میں بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے اور شب و روز شریعت ہی میں سعی کرتا ہے اور باطن میں ہر دم معرفت الہی کے دریا بہک پنی جاتا ہے۔ اس کا حوصلہ وسیع ہو جاتا ہے اور دائمی طور پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے اور باادب خاموش بیٹھا رہتا ہے، جوش و خروش نہیں

گرتا۔ اس کا سونا مشاہدہ حضوری کی وجہ سے بمنزلہ بیداری ہوتا ہے۔ اور یہ بات اہل علم کے نصیب اسی آثار کی وجہ سے ہوتی ہے، نہیں تو ہزاروں جاہلوں کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ بنا دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔

### نظر سے ذکر الہی کے اثرات

اگر نظر سے کسی کے وجود میں ذکر الہی جاری ہو تو اس کے گوشت، پوست، مغز، ہڈیاں اور ہر ایک بال زبان بن کر اللہ اللہ کہہ کر جوش و خروش میں آتے ہیں اور ذکر کی گرمی اور متی سے بارہ سال بے خود ہو کر ایک ہی پہلو پر پڑا رہتا ہے۔ نہ اسے گرمی کی خبر ہوتی ہے نہ سردی کی اطلاع۔ نہ کھانے پینے کی سگدھ بگدھ رہتی ہے۔ یہ مراتب بھی بے معرفت اور بے قرب کے ہیں۔

جب تک باطن میں معرفت الہی حاصل نہ کرے تو اسے ہستی کی نفی کا دم نہیں مارنا چاہیے کیونکہ تب تک جھوٹا اور اہل حجاب ہوتا ہے اس لیے کہ جذب اور مقام جلال میں ہوتا ہے۔ معرفت، قرب اور سز سے محروم ہوتا ہے۔

### ظاہر و باطنی علم کا عطا ہونا

کامل مرشد یقیناً توجہ سے ظاہری اور باطنی علم بخش دیتا ہے اور نظر ہی سے وجود کو پختہ کر دیتا ہے کیونکہ اسم اللہ ذات کی تلوار سے نفس کو قتل کرتا ہے۔

### دو جہانوں پر قبضہ ہونا

جو شخص اسم اللہ ذات کے تصرف سے نفس کو مار ڈالتا ہے اور اللہ اکبر کی بحیرہ تحریمہ سے فوج کرتا ہے اور دونوں جہان کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے اور

جس کے قبضے میں دونوں جہان ہوں اُسے کیا ضرورت ہے کہ لکھنے کے لیے تین انگلیوں میں قلم پکڑے اور پڑھے

علم یک حرف است یا نقطہ ہر اں  
میکشا از اسم اللہ خوش بخواں

ترجمہ: علم ایک حرف ہے یا اس پر نقطہ ہے زبان کو اللہ تعالیٰ کا نام کہتے ہوئے خوش آسانی کے ساتھ کہوں۔

### لوح محفوظ کا مطالعہ کرنا

جو شخص لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے اُسے اس مطالعہ سے تمام رسم و رواج حی و قیوم اور لوح ضمیر کے علوم منکشف ہوتے ہیں اور عین بعین دیکھنے لگتا ہے اس علم سے نہ ہی تعجب کر اور نہ ہی اس پر نکتہ چینی کر، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس پر اسم اللہ ذات کی طے منکشف ہوتی ہے اور فنا فی ہو کر بقا باللہ ہو جاتا ہے تو اس کی نظر میں دونوں جہان کالے دانے یا خشکاش کے دانے یا مچھر کے پر کے برابر دکھائی دیتے ہیں۔

ہر یکے علم است از علم خدا  
خود پرستی علم شیطان سر ہوا

ترجمہ: تمام علوم اللہ تعالیٰ کے علوم سے ہیں۔ خود پرستی شیطان کا علم اور خواہش ہے۔

### علم کیا ہے؟

ارشاد نبوی ہے:

العلم سجاب الاکبر  
علم بہت بڑا حجاب ہے

جو شخص انا خیر منہ او اے علم پر نگاہ رکھتا ہے تو اسے بھی شیطان کی طرح قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی لعنت نصیب ہوتی ہے۔

دنیا کیا ہے؟

دنیا ایک رات ہے اور قیامت یوم الحشر ایک دن حساب کا ہے۔ مفلس فقیر اللہ تعالیٰ کی امان ہے وہ بے حساب جنت میں داخل ہوگا کیونکہ اس کی نگاہ اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

لكل شیء مفتاح الجنة حب الفقراء

”ہر چیز کی کلید ہوتی سو جنت کی کلید فقر اور محبت ہے“

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

طالب کا منصب کیا ہے؟

جاننا چاہیے کہ طالب کا منصب یقین ہے اور طالب کو مرشد پر یقین واجباً ہوتا ہے۔

احمق طالب کیا ہے؟

احمق طالب بے نصیب، شرمندہ اور معرفت اور دیدار الہی سے محروم ہوتا ہے۔

اے بے شعور احمق اور بے حیا طالب! تو مرشد کے افعال و احوال، اقوال و اعمال کی نسبت بدگمان نہ ہو بلکہ مرشد کی معرفت اور قرب و وصال پر نظر رکھ۔

مرشد کیا ہے؟

مرشد ایسے آئینے کی طرح ہوتا ہے جو بے کدورت ہو۔ آئینے میں خواہ کوئی رنگ ہو، وہی دکھائی دیتا ہے، خواہ سُرخ، خواہ زرد، خواہ سیاہ۔ اسی طرح مرشد سے اپنا حال صحیح و درست معلوم ہو جاتا ہے۔

قادری کامل مرشد کون؟

قادری کامل مرشد وہ ہے جو خواہ اطلس کا لباس مذیب تن فرماتے، خواہ چرب اور نفیس لقمہ کھائے۔ لوگوں کے نزدیک خواہ وہ کیسا ہی حرص و ہوا اور کبر میں معلوم ہو لیکن اصل میں دیدار الہی سے ایک دم بھی جدا نہیں ہوتا۔

جو طالب مرشد سے دیدار الہی کی طلب کرتا ہے وہ دو حکمتوں سے محروم نہ ہوگا۔ اگر طالب احوال کا واقف اور جوصلے کا وسیع ہے تو عارف وصال باجمیعت اور عاقبت نمود ہوگا۔ جو ان صفات سے موصوف ہیں اس کی قیامت مردود ہوگی کیونکہ قرب دیدار الہی کی گرمی سے رحمت کھا کر جل جائے گا اور دیوانہ و مجنون ہو جائے گا۔

دیدار کا بوجھ کیا ہے؟

دیدار کا بوجھ بہت بھاری ہے اس کو اٹھانے کے لیے بھی کوئی کامل انسان چاہیے اگر طالب طلب دیدار کرے اور خواب میں یا مراقبہ میں عکس معکوسہ حسن زلف اور خط و خال مخلوق دیکھ سکے تو سمجھ لے کہ یہ دیدار کی تجلیات نہیں۔ اگر مرشد نور الہی کی تجلیات طالب کو دکھائے اور طالب کو وہ یاد نہ رہیں تو اس کا کیا علاج۔ طالب کو جمعیت اسی

بات سے حاصل ہوتی ہے کہ مرشد کے کہنے کا اعتبار کرے۔

### دیدار کے کتنے طریقے ہیں؟

دیدار کے چار طریقے ہیں جو روز ازل سے نصیب ہوتے ہیں۔ بعض تو دیدار سے مجذوب ہو جاتے ہیں، بعض محبوب، بعض محبوب، جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور کی طے میں مشاہدہ دیدار میں ہے اسے عارف فقیر عیانی اور مقرب الحق کہتے ہیں۔ اللہ کے وعدے بالکل سچے ہیں وہ وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرتا۔

بادر بود بر مرشد دیدار بر

بادر بود بر مرشد صاحب نظر

ترجمہ: جو مرشد کا دیدار بادر کرتا ہے تو صاحب نظر مرشد اس کو بادر کر لیتا ہے۔

از ادب پر نور گشت این با ادب

بے ادب محروم گشت از لطف رب

ترجمہ: یہ با ادب سے پُر نور ہو جاتا ہے بے ادب اللہ کے لطف سے محروم ہو جاتا ہے۔

### تصور اسم اللہ ذات سے دیدار الہی کا حصول

سلوک کی وہ کونسی راہ ہے جس میں اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم سے جو کہ سر سے پاؤں تک تصور و تفکر کے ساتھ کی جائے۔ انہما، ابتدا، معرفت، فقر، جنت، توحید، جمعیت اور دونوں جہان کے حقائق منکشف ہو جائیں اور انسان دم در و ارج کی تقلید سے گزر کر عاقبت کے مراتب محمودہ حاصل کر سکے اور طالب مطلوب کو حاصل کر کے محبوب القلوب اور مرغوب بن جائے۔ سلوک کی وہ کونسی راہ ہے جس سے نفس مردار اور وجود کے ساتوں اعضاء بالکل

پاک ہو جاتے ہیں۔ یہ بات وجود میں اسم اللہ ذات کی مشق سے حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ تصور اور تفکر سے کی جائے۔ اس مشق سے وجود کے ساتوں اعضاء سات بجز عین کی طرح ہو جاتے ہیں اور توفیق بحق رفیق نصیب ہوتی ہے۔ جس طرح دریا میں ہر قسم کا لقمہ پاک ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے وجود میں خواہ کسی قسم کا لقمہ پڑے پاک ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جو اسم اللہ ذات کے تصور کے ذریعے اہل دیدار ہے۔

ہر کہ گوید دیدہ زان دیدہ طلب

دیدہ لائق دیدار دل دیدہ قلب

ترجمہ: جو کوئی اس کو دیکھ کر دید کی طلب کو کہے اس کی آنکھ دیدار کے لائق ہے اور دل دیدہ کفایت۔

ارشاد نبوی ہے:

داایت فی قلبی دبی

”میں نے اپنے دل میں اپنے رب کو دیکھا“

ہر ایک مکان اور طبقہ اور دونوں جہان دل میں سما سکتے ہیں لیکن دل دونوں جہان میں بھی نہیں سما سکتا کیونکہ یہ دونوں جہان سے وسیع اور ملکِ عظیم ہے جو صاحبِ دل ولایت میں آتا ہے اسے دونوں جہاں سیاہ دانے کی مانند نظر آتے ہیں۔

### دل اور قلب کیا ہے؟

دل اور قلب ایک پارہ گوشت ہے جو گل و جُزء کا مقام ہے۔

قلب اور دل کے مراتب اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں دل میں غیر مخلوق نور آفتاب کی طرح طلوع کرتا ہے اور اہل دل کو انوار کی روشنی دیتا ہے اس روشنی سے اہل دل ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے اور اس سے کوئی شے

بھی تعلق نہیں رہتی ہے  
دل کے نظر گاہِ ربانی  
خاستہ دیدار ماچہ دلِ خوانی  
ترجمہ: ایک دل اللہ کی تجلی گاہ ہے تو دیدار کے گھر کو دل کیا کہے گا۔

### کمالات دل

دل نور ذات کا دکھانے والا، حضور دیدار سے مشرف کرنے والا اور نفس کی خواہشات کو جڑ سے اکھیرٹنے والا ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔  
وعد اللہ حق انہ لا تخلف الميعاد  
”اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔“

### عاشق و معشوق کے مراتب

جاننا چاہیے کہ فقیر عارف کامل فی اللہ ہمیشہ **الذی اللہ** کو مد نظر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت کا منظور ہوتا ہے۔ یہ بات مع اللہ حضور ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب اس دلِ اللہ کے ہیں جو معشوق الہی اور معشوق نبوت ہو اور اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف سے فنا فی اللہ ہو۔



## عاشقِ مصطفیٰ کی تشریح

مرنے سے پہلے مرنا کیسا ہے؟  
یہ شخص فقیر عارف باللہ ہوتا ہے اور ”مرنے سے پہلے مر جاؤ“ اس کے مصداق حاصل ہوتا ہے۔

### قطبہ

اور قبیلہ ہرگز نباشد اویاء  
جسد را با خود برد عارف خدا

ترجمہ: اویاء ہرگز قبر میں مقید نہیں رہتے۔ اللہ کا عارف بندہ جسم کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

در حرم باشد مدینہ بر دوام  
دوئے جموی را بہ بیند بر مدام

ترجمہ: حرم پاک، ہمیشہ مدینہ میں رہتے ہیں ہمیشہ چہرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہتے ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

من احب قومنا فہو منہ

”جو شخص جس قوم کے لوگوں سے محبت رکھتا ہے وہ بھی انہیں سے ہی ہوتا ہے“

جب فقیر خواب یا مراقبہ میں ظاہر و باطن میں اللہ کا قرب معرفت اور حضور  
خواجه کو نبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور کی لذت حاصل کر لیتا ہے تو پھر ہمیشہ اور ہر دم  
بارگاہ خداوندی میں یہی التجا کرتا ہے کہ کسی طرح دارالفناء سے انتقال کرے لیکن بارگاہ  
خداوندی سے حکم ہوتا ہے کہ مخلوق کو فیض خداوندی پہنچانے کے لیے کچھ مدت اور رہو۔  
اگر فقیر اپنے تمام مراتب باطنی میں دیکھ لے تو اپنے ہاتھ سے اپنا ہیٹ ٹکڑے ٹکڑے  
کر دے اور سانس بھی دنیا کے قید خانے میں نہ رہے :  
ارشاد نبوی ہے :

الدنيا سجن المومنين وجنة الكافرين  
”دنیا مومنوں کے لیے قید خانہ ہے اور کفار کے لیے بہشت“  
مزید ارشاد نبوی ہے :

لا يعذب العبيد الى العبيد  
”عبيد کو عذاب جائز نہیں رکھتا“

موت عارف دابود جنت مقام  
در حیات مردہ اند باہر دوام  
ترجمہ ہر عارف کے مرنے کے اُس کا مقام جنت ہوتا ہے حیات ظاہری میں مردہ اس کے زندہ جاوید ہیں۔

### قادری طالب و مرید کیا ہے؟

جاننا چاہیے کہ قادری طالب و مرید شہباز کا بچہ ہے جو ہرگز ہرگز جیل کے ساتھ  
رہنا پسند نہیں کرتا، یا وہ شیر ہے جو لومڑی کو دیکھنا نہیں چاہتا، یا مست اونٹ  
ہے کہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے۔

درمیاں در چشم یعنی شد قبر  
از قبر دائم بدانی تو خبر  
ترجمہ: تو آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ قبر میں دفن ہوا کیا تو قبر کی ہمیشہ خبر رکھتا ہے۔

مرد شو بگذار ہر ایک لاسوا  
تا شوی بیچتا بوحدت آشنا  
ترجمہ: مرد بن اللہ کے سوا ہر ایک کو چھوڑ دے تاکہ تو توحید کی شناسائی میں بے مثل ہو۔

زیر جہان و آنجاں شد یک نفس  
زندہ ماتی تا بکے اے بولہوس  
ترجمہ: اس جہان اور اس جہان میں ایک لہو کا بند ہے اے بولہوس تو کب تک زندہ رہ سکتا ہے۔

باہر رخت بستہ عمل را تیار کن  
از خدا پیغام اللہ این سخن  
ترجمہ: باہر سامان بندھ گیا عمل کی تیاری کیے بات اللہ کے پیغامات میں سے ایک پیغام ہے۔

چہ خوش مقام گور می بودن دوام  
غسوق فی التوحید می باشم مدام  
ترجمہ: قبر کتنا اچھا مقام ہے کہ اس میں ہمیشہ رہنا ہے میں توحید میں ہمیشہ غرق رہتا ہوں۔

باہو کس مرا بلیند نہ بینم من بکس  
از خلق خلوت شود اللہ بس  
ترجمہ: باہو مجھے کوئی دیکھے زمین کسی کو دیکھوں مخلوق سے علیحدگی بس اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خلق می رسد مرا موتش حیات  
از مردہ دل مردم ز دنیا شد شجبات  
ترجمہ: مخلوق مجھ تک پہنچتی ہے اس کی موت زندگی ہے میں مردہ دل رہ گیا دنیا سے نجات مل گئی۔

باہو صد ہزاراں آفریں رحمت خدا  
از زندگی مُردہ شود یا بد لقا  
ترجمہ: ہر ایک لاکھ آفریں ہے اللہ کی رحمت پر زندگی سے گر گیا اور بقا پائی۔

### عالم و کامل مرید کون؟

جو عالم باللہ اسم محمد رسول اللہ علیہ التیمہ والثناء میں فنا ہوتا ہے وہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اور اولیاء اللہ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ ایسا شخص عالم بھی ہوتا ہے اور عامل بھی اور فقیر کامل بھی اور حضور غوث الثقلین کا منظور نظر لایرید مرید ہوتا ہے۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ناقص مرید بھی غوث سے بڑھ کر ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے پیر کے مد نظر ہوتا ہے۔

باہوشد مریدش از غلاماں خاک پا  
آں خاک شد سرمہ چشم روشن نما

ترجمہ: ہر باہوش کے مریدوں کی خاک پا کا غلام ہے وہ خاک پا سرمہ ہوتی ہے روشن ضمیر والوں کی۔

### مردار پیر کون؟

مدعی، بے اخلاص، بے ادب، بے وفا اور بے حیا طالب سے کتا  
بتر۔ جو مرید دنیا مردار سے محبت کرتا ہے وہ طلب معرفت میں مردار رہتا ہے۔  
ارشاد نبوی ہے:۔

الدنیا دوسرا لا یحصلها الا بالذوسرا  
”دنیا مکر ہے اور اسے مکر ہی سے حاصل کر سکتے ہیں“  
ایسا شخص معرفت اور قرب الہی سے محروم اور بے حضور ہوتا ہے۔

گر طالب ہر مرشد میشود صورت طلب  
از صورتش مرشد شد نور لب  
ترجمہ: اگر مرید پیر کی شکل کے تصور کا طالب ہے تو پیر کی شکل سے لب کا نور حاصل ہوتا ہے۔  
یہ مراتب فنا فی الشیخ درویش کے اونی مراتب ہیں۔

حمایت را کہن دامن ز درویش  
ہ از سد کنند در مدد پیش

ترجمہ: درویش کی جانب سے کی جانیدالی حمایت کند کی تعمیر کردہ دیوار سے زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔

### نامراد طالب کون؟

طالب کی کیا طاقت کہ مرشد کے مرتبے کی تحقیق کرے تا وقتیکہ مرشد  
طالب سے بیکتا ہو جائے۔

طالب کی کیا ہستی ہے کہ مرشد کے مرتبے تک پہنچ سکے تا وقتیکہ خود مرشد  
اسے عطا نہ فرمائے اور اسے وصال و عطائے الہی کے احوال سے واقف نہ  
کرائے۔

جو طالب مرشد کو اپنے قبضے میں لا کر اس کے نیک و بد کی ٹوہ میں رہتا ہے  
وہ دونوں جہان میں نامراد ہوتا ہے۔

ذکر را بگذار ہم مذکور را  
تا شوی عرفان حق و اصل خدا  
ترجمہ: ذکر و مذکور دونوں کو چھوڑ دے تاکہ عرفان الہی اور اصل خدا ہو۔

مقید نفس کون؟

اس میں کیا حکمت ہے کہ اکثر لوگ ذکر و فکر اور ورد و وظائف میں بہت کچھ شور و غوغا دکھاتے ہیں لیکن اسم اللہ ذات کے تصور کی پہچان سے بیزار اور نرد ذات کی تجلیات کے منکر اور قید نفس میں مقید ہوتے ہیں۔

حرص شہوت بریر پائے در آ

تا شوی آدمی بایک بار

ترجمہ و حرص و شہوت کو پاؤں کے نیچے مل دے تاکہ ایک بار تو آدمی ہو جا۔

ایسے لوگوں نے فسر دا الی اللہ "اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو، کہ فسر دا

من اللہ "اللہ تعالیٰ سے بھاگو، سمجھا ہے۔

اسم اللہ بس گراں است بے ہسا

اسم اللہ را بداند مصطفیٰ

ترجمہ: اللہ کا نام بے اندازہ گراں ہے اللہ کے نام کی عظمت کو صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔

کنہ اللہ را محمد یافت

جان فدا بر اسم اللہ ساختہ

ترجمہ: اللہ کی حقیقت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا ہے اور جان کو اللہ کے نام پر فدا کیا ہے۔

امانت کا اٹھانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابدين ان

يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوماً جهولاً

"ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے پیش کی، تو انہوں نے اُس کے اٹھانے سے انکار کیا اور عاجز آگئے لیکن انسان نے جو ظالم اور جاہل تھا اٹھا لیا۔"

فقیر کے فقر کی تکمیل کا سبب

فقیر ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ اور ورد و وظائف سے کامل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی عارف باللہ بنتا ہے۔ تا وقتیکہ اسم اللہ ذات کے تصور سے غرق فی اللہ نہ ہو۔

اہل دعوت اُس وقت کامل نہیں ہوتا اور دعوت رواں نہیں ہوتی۔ جب

تک قبروں پر عمل نہ پڑھا جائے اور روحانی کام مجلس نہ ہو۔

شوق رہبر پیشوا شد می رساند بان خدا

شوق رہبر پیشوا شد در حضوری مصطفیٰ

ترجمہ: رہبر کا شوق رہبر سے جو خدا تک پہنچاتا ہے اور رہبر کا شوق ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک

شوق رہبر پیشوا شد می کشد نفس از ہوا

باہو شوق حاصل می شود از مرشد باطن صفا

ترجمہ: رہبر کا شوق ہی نفس کی خواہشات کو قتل کرتا ہے جو صاف باطن کی صحبت سے شوق رہبر حاصل ہوتا ہے۔

اقسام شوق

شوق آئینہ کنند یا جام حشید کی طرح جہاں نما ہوتا ہے۔

شوق کئی قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ شوق ازلی۔

۱. شوق فیضِ فضلی۔

۲. شوق نعمِ اللہ۔

۳. شوق توحید۔

بے شوق محض تقلیدی ہوتا ہے جو خلل و خطرات میں پڑا رہتا ہے۔

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست

سئل بے رہبر بدیاری رساند غولیش را

ترجمہ: جس دل میں شوق ہو اس کو رہبر کی ضرورت نہیں ہوتا پانی بغیر رہبر کے بھی غم کو دریا میں پہنچا دیتا ہے۔

کعبہ مقصود گر باشد ہزاراں سالہ راہ

نیم گامے ہم نباشد شوق چون رہبر شود

ترجمہ: کعبہ اگر ہزار سال کی راہ پر مقصود ہو تو آدھا قدم بھی نہ ہوگا اگر شوق رہبر ہو۔

شوق دو اقسام میں منقسم ہوتا

نیز شوق دو اقسام میں منقسم ہے۔

شوق کی پہلی قسم

شوقِ حق جس سے روح مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء اور بندگی تک پہنچ جاتا

ہے۔

شوق کی دوسری قسم

شوقِ قلب جس سے جاودانی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

حروفِ شوق

شوق کے تین حرف ہیں۔

ش و ق

ش سے شہادت مراد ہے۔

و سے معرفتِ الہی کے اعمال سے شناسائی مراد ہے۔

ق سے قبل نفس مراد ہے۔

اس قسم کا شوق رحمانی اور قابلِ قربانی ہے جو شوق ان صفات سے موصوف

نہیں وہ شیطانی ہے۔

شوق شریعت کا لباس شہادت اور اللہ و رسول کی منع کی ہوئی چیزوں سے

شرم کرنا ہے اور اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت میں فقیر یا توفیق ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے :-

اسم اللہ شئی طاهر ولا یستقر الا مکان طاهر

"اسم اللہ ایک پاک چیز ہے جو پاک مقامات کے سوا کہیں قرار

نہیں پکڑتی۔"

ان صفات سے موصوف دعوت میں مراجعت اور لازوال ہوتا ہے۔



نماز و روزہ و بیار طاعت

ازال بہتر پدیدار ساعت

ترجمہ: نماز روزہ اور کثرت سے فرمانبرداری ان سے بہتر ایک ساعت کا

دیدار ہے۔

## تشریح قلب

قلب کیا ہے؟

قلب ایک نہایت وسیع ولایت اور ملک عظیم ہے۔ دونوں عالم ساتھ تمام مخلوق اس میں سما سکتے ہیں لیکن قلب دونوں جہان میں نہیں سما سکتا۔ قلب اللہ تعالیٰ کی نظر گاہ ہے۔

ارشاد نبوی ہے :-

ان الله لا ينظر الى صوركم ولا ينظر الى اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم و نياتكم.

”بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔“

قلب البتہ اسم اللہ ذات کی طی میں سما سکتا ہے۔ مرشد وہی ہے جو قلب سے اسم اللہ ذات کی طی منکشف کرے اور ولایت قلب سے ذات و صفات کے تمام مقامات دکھائے کیونکہ قلب سے کوئی چیز باہر ہے نہ ہوگی۔

قلب کا عارف ہونا کوئی آسان کام نہیں۔

قلب میں بہت سے اسرار الہی ہیں۔

معرفت نفس قلب کے مراتب ہیں۔

ارشاد نبوی ہے :-

من عرف نفسه فقد عرف ربه

”جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا“

نیر: ارشاد نبوی ہے :-

من عرف نفسه بالقاء

”جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اُس نے اپنے رب کو باقی سمجھا“

فانی نفس کس طرح ہوتا ہے؟

ولایت قلب میں پہنچنے سے نفس فانی ہو جاتا ہے اور روح کو بقا اور راحت حاصل ہوتی ہے اور انسان فنا فی اللہ اور عرق فی التوحید ہو کر حضور و لقا حاصل کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

فمن كان يرا جوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا

”پس جو شخص اپنے رب کا دیدار چاہتا ہے اُسے چاہیے صالح عمل بجلائے۔“

عمل صالح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اور توحید میں عرق ہو۔ یہ مراتب مقرر ہیں کہ میں جو شخص جانتا نہیں وہ کہتا ہے کہ طریقہ دردی میں رنج دریا منت ہے لیکن اُس نے کذب کہا۔

### کامل طریقہ کون سا ہے ؟

کامل طریقہ قادری فرزانہ بخشنے والا ہے۔ چنانچہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی مبارک میں پندرہ ہزار طالب دمرید کیے جن میں سے پانچ ہزار کو مجلس محمدی کے حضور پہنچایا اور پانچ ہزار کو ذکر کا حامل کامل بنایا۔ اُس وقت سے لے کر ایک دوسرے قادری طالب کو قیامت تک یہ فیض پہنچتا رہے گا اور فقیر، درویش اور ولی اللہ اس طریق باتوفیق سے احوال معرفت وصال میں کم نہ ہوں گے۔

قادری قدرت خدا طالب رسید

روز اول ہجرت مشلتش بایزید

ترجمہ: قادری خدا کی قدرت طالب تک پہنچتی ہے پہلے ہی دن بایزید کی مثل ہو جاتا ہے۔

یسیج کس را نیست قدرت دم زند

ہر کہ از ہوا دم زند خارج شود

ترجمہ: کسی آدمی میں دم مارنے کی طاقت نہیں ہے جو کوئی نفسانی خواہش کے مطابق دم لے وہ خارج ہو جائے گا۔

### فرمان غوث الوری

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قد می ہذہ علی ساقبۃ کل اولیاء اللہ

”میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔“

قدم بر ہر گردن شد اولیاء

من قدم بر چشم بہنام جال فدا

ترجمہ: ہر ولی کی گردن پر اُن کا قدم ہے۔ میں نے اُن کے قدم پر آنکھیں رکھ دیں اور جان فدا کر دی

نیر ارشاد دعویٰ ہے:

لا یعموت ہریدی الا علی الایمان

”میرا وقت عالم نزع میں باایمان ضرور ہوگا۔“

ارشاد نبوی ہے:

حسنات الابرار سیئات المقربین

”ابرار کی نیکیاں مقربین کے لیے بمنزلہ برائیاں ہیں۔“

یہ آیت مبارکہ بھی مقربین کے متعلق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وا صبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ

والعشی یریدون وجہۃ ولا تعد عینک عنہم

ترید نہ ینۃ الحیوۃ الدنیاء ولا تطع من اغفلنا قلبہ

عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ فراطا۔

”اور اسے نبی! جو لوگ صبح اور شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں اور

اور اس کی رضا چاہتے ہیں، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے پر اپنے

نفس کو مجبور کرو اور تمہاری نظر التفات اُن پر سے اٹھنے نہ پائے

تو گو دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے پر اور ایسے شخص کا

ہرگز حکم نہ مانو جس کے دل کو تم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے

اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اُس کی دینا داری حد سے

بڑھ گئی ہے۔“

جس شخص کو نور معرفت اور دیدار حاصل ہو گیا وہ ہمیشہ کے لیے غسرق

فی اللہ یا قرب اللہ اور منظور رحمت الہی ہو گیا۔ جو معرفت سے محروم ہے وہ نا منظور

ہے جس نے قلب اور نفل کو اپنے قابض کر لیا اس کا قلب، قالب، روح اور سب کچھ نور ہو گیا اس نے گویا حق کو پایا، حق دیکھ لیا اور وہ حق ایسٹین کو پہنچ گیا۔ یہ آیت مبارکہ قلب القرب اور قرب الحق فقیر کے متعلق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاما ان كان من المقربين الذين امنوا وطمئنت قلوبهم بذكر الله يوم لا ينفع مال وبنون الا من اتى الله بقلب سليمه لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد من خشى الرحمن بالغيب وجاء بقلب منيب ادخلوها بسلام ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه

”پس اگر وہ مقربین میں سے ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل ہے وہ دن جب کہ نہ مال نفع دے گا نہ اولاد لیکن وہ نفع میں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لائے گا جس کا قلب ہو یا سن سکے۔ پس وہ گواہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے غائبانہ طوراً اور قلب منیب لے کر آیا وہ سلامتی سے بہشت میں داخل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے جوف میں دو دل نہیں بنائے“

کامل فقیر کون؟

بعض فقیر مجوس ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ من فقر الملک و من مذ کے بل مگر نے والے فقر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ استاد حاجی اور اضطراری فقیر بہت

سے ہیں لیکن معرفت الہی کو وہی پہنچتا ہے جو فقیر کامل اور محبوب القلوب ہے کامل فقیر ہمیشہ ہر دلعزیز ہوا کرتا ہے۔ فقیر کو مراتب کا خیال نہیں ہوتا وہ عرق فی اللہ اور با قرب اللہ رہتا ہے۔

فقر درجات سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ ذات الہی میں لازوال طور پر عرق ہونے سے نصیب ہوتا ہے۔



در حقیقت معرفت راحت مجو  
ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ: حقیقت و معرفت کی تلاش میں آرام نصیب نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو ترک کر دے اور اس کو بدنامی مت دے۔ (امیر اکونین)

ہر مقامے ناتمامے را ہزن  
واصلال را بس بود ایں یک سخن

ترجمہ: ہر مقام و مرتبہ ناقص ہے اور راستہ کی رکاوٹ ہے۔ واصلوں کو بس یہی ایک بات کافی ہے۔ (امیر اکونین)

ہیں تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ذکر کے وجود میں داخل نہیں ہونے پاتا اور ذکر کو شیطان سے نجات ہو جاتی ہے۔  
اے مجہول! یہ ذاکروں کے مراتب ہیں۔ جب ذکر اس مرتبے پر پہنچتا ہے تو اسے نجات اور جمعیت کل و جز حاصل ہو جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

العقل في الانسان نيام الانسان مرآت الانسان  
الانسان مرآة الرب.

”عقل انسان میں ہوتی ہے درز انسان، انسان کا آئینہ ہے اور انسان کا آئینہ ہے۔“

عقل کا بیدار ہونا

ذکر الہی سے ذکر کے وجود میں عقل بیدار ہو جاتی ہے اور ذکر انسانی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے لیکن ابھی تک ذکر ہی رہتا ہے، نہ عارف بنتا ہے نہ واصل، نہ محقق ذوق اور نہ درویش بلکہ روٹی کا ٹکڑا مانگنے والا گداگر بن جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور والا اسم اللہ ذات کی قوت سے قلب کی وہی شخص تحقیق کر سکتا ہے جس کے وجود میں نور الہی کا حقہ سرایت کر گیا ہو اور جب سرایت کر جائے تو پھر اس کی زبان سے بڑے الفاظ سرگز نہیں نکلتے جو قلب کو تحقیق کر لیتا ہے وہ تحقیق کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے اور صدیقی عارف باللہ اور صاحب حضور صوری محمدی ہو جاتا ہے۔

قلب یک نور است فارغ چوں ز چوں

قلب غالب نفس مردہ شد ز بول

تو دمہ، دل ایک نور ہے جو بلا حیل و حجت خدا سے ملتا ہے اور اگر نفس اس پر غالب آجائے تو وہ زبوں حالی کا شکار ہو جاتا ہے۔

## خاص انخاص ذکر اللہ کی تشریح

لوح ضمیر کا مطالعہ ہونا

خاص انخاص ذکر الہی تصور نور بنیر اثبات نہیں ہوتا۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے لوح ضمیر کا مطالعہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف بنیر وجود سے خطرات کی نفعی نہیں ہوتی خواہ تمام عمر نفعی اثبات میں جس دم سے کیوں نہ گزر جائے۔ خطرات، خناس، خرطوم و سوسہ و وہمات جنونیت اور نفسانیت کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں جن کا نتیجہ شیطنیت، دیدارگی ہستی اور خواری ہے۔ قابل اعتبار ذکر الہی یعنی ذکر اسم اللہ ذات ہے جس سے ذکر کا تمام جسم اور رگ و پوست اور ہڈیاں وغیرہ روشن ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر رہتا ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصور والے کو خواب یا مراقبہ میں ہمدرد اور دیدار ہوتا ہے اور اسے معرفت، قرب اور شاہدہ حضور الہی لاندال طود پر حاصل ہوتا ہے۔

ذکر کی اصل وصل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذکر الہی کی بنیاد اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ جب اسم اللہ ذات کا اصل اور وجود ایک ہو جائے

قلب ہر قالب چو می گردد قوی  
احتیاجش کس نماند دل غنی

ترجمہ: ہر جرم کا دل جب قوی ہو جاتا ہے تو اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہوتی دل غنی ہوتا ہے۔

قلب فارغ گوشت و چربی و زہا ہوا  
در میاں انگشت و قدرت خدا

ترجمہ: جو دل گوشت چربی اور خواہش سے فارغ ہے وہ قدرت خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

ہر کہ دم بستہ بگوید قلب جس  
با حضوری جس اہل از عبت

ترجمہ: جو کوئی سانس روک کر دل کو جس کے لیے کہے حضوری دالے دلی کو جس دم فضول ہے۔

دم شماری نیست در ذکر قلب  
قلب قلم راز این اہل از کلب

ترجمہ: ذکر قلبی میں سانس کا شمار نہیں ہے اہل اللہ کا دل سمندر کی طرح راز دار ہے۔

قلب قہرش نفس یا روح اتفاق  
کے شناسد قلب را اہل از نفاق

ترجمہ: قلب کا قہر نفس پر اور روح سے اتفاق ہے قلب کی حقیقت کو منافق کب کبھہ سکتا ہے۔

اہل تعلیم دست طالب دنیائے دول  
باہوا و غوغا و در نفس چوں

ترجمہ: جو طالب کینی دنیا کا مقلد ہے تو اس کے نفس میں خواہشات کا شور ہے۔

تارک و فارغ از دنیا قادری  
ہم دم و ہم نفس صحبت یا نبی

ترجمہ: قادری دنیا کو چھوڑنے والا فارغ ہے ہر گھڑی اور ہر سانس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہے۔

ہرا باور نباشد سیاہ  
قادری را قرب دائم با اللہ

ترجمہ: ہرے کو سیاہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ قادری کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے۔

جاننا چاہیے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے دین اور دنیا دونوں عطا ہوئی  
میں وہ مغلطی پر ہے اور اس کا یہ کہنا جیلہ شیطانی اور سر اسر خطاب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل متاع الدنیا قلیل

”اے محمد! فرما دیجئے کہ دنیاوی اسباب بہت کم ہے“

قلیل حیض آلودہ کپڑے کو کہتے ہیں۔

دنیا کی طلب وہی شخص کرتا ہے جو حیض اور ولد الزنا ہو۔

ارشاد نبوی ہے:

حب الدنیا والدین لا یسمع فی قلوب المؤمن کالماء

والناسا فی اناہ واحد۔

”دنیا اور دین دونوں کی محبت مومن کے دل میں ایک برتن میں پانی

اور آگ کی طرح نہیں سما سکتی“

جو کچھ میں کہتا ہوں اصل حقیقت کہتا ہوں۔ حسد کے سبب نہیں کہتا۔ بہت

سے اہل تعلیم معرفت اور توجہ میں برائے نام فقیر ہیں۔ ہزاروں میں کوئی ایک

آدھ ہوتا ہے جو فقر کے انتہائی مقام اذا تم الفقر فهو اللہ پر پہنچا ہے

اور عین یہ عین مشاہدہ کرتا ہے اور لطف حاصل کرتا ہے اور نور ذات کی

حضور نبی میں غرق ہوتا ہے۔ جب دونوں آنکھیں ایک ہو جاتی ہیں تو آنکھ

اور سر عینک ہو جاتی ہے۔ جس سے دیدار کی لذت حاصل ہوتی ہے اور پھر

لذت قرب، شوق مشرب، اذائق معرفت، حرمت حضوری، فرحت روح، جمعیت، جمال اور دیدار سب کچھ نصیب ہوتا ہے۔ جب نرفذات لازوال کے دیدار اور رسال کی لذت عارفِ باہر کے وجود میں آتا ہے تو پھر اسے دنیا، عاقبت، حورو و قصود اور جنت کی تمام نعمتیں تلخ معلوم ہوتی ہیں۔

فقر آں باشد رسد با این مکان

فقر آں باشد دم با این نشان

ترجمہ: فقر وہ ہے جو اس مقام تک پہنچے فقر وہ ہے جو یہ نشانی دے۔

### لذت سے بیزاری

ذات کی لذت صفات کی لذت سے بیزار کر دیتی ہے۔

مخلوق کی لذت زبان اور غیر مخلوق رحمان کی لذت جان سے ہوتی ہے۔

جمعیت جو کہ لطفِ رحمن ہے انسان کامل کے نصیب ہوتی ہے۔

کامل انسان صرف انبیاء اور اولیاء اللہ ہیں۔ ان کے سوا باقی مردہ دل اور

حیوان کی طرح ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:

خلقت الحمار بصورت البشر

”گدھے انسان کی صورت کے خلیق کیے گئے ہیں۔“

جان مردن ہر کہ بد در حیات

آن ولی اللہ عارف شد نجات

ترجمہ: جان کر مرنا یہ ہے کہ حیاتی سے ختم ہو جائے اس اللہ کے ولی عارف کو نجات مل گئی۔

ہر زہر لذت برد لذت بقا

لذت فانی چہ باشد بے بقا

ترجمہ: ہر وہ لذت جس کو بقا کی لذت ہو۔ لذت فانی کیا ہے جس کو بقا نہیں ہے۔

ہر زہر لذت برد دو مصطفیٰ

لذت دنیا چہ باشد بے وفا

ترجمہ: کوئی دنیاوی لذت وفا کرنے والی نہیں، دیدارِ مصطفیٰ ہر لذتِ دنیا سے افضل کر دے فانی نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَلَا إِنَّ آدِلِيَاءَ اللَّهِ لَخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

”خبردار! تحقیق اللہ کے دوستوں کو کوئی ڈر اور خوف نہیں اور نہ ہی وہ

غم گین ہوں گے۔“

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الْعَدَّةَ إِلَيْكَ الْكِتَابَ لِذُنُوبِ الَّذِينَ هَدَىٰ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

”الم، اس کتاب میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں، یہ پرہیزگاروں کے لیے

ایہ ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔“

غیب کے مراتب کی انتہا پر وہی شخص پہنچتا ہے جو ”مرنے سے قبل مر جاؤ“ کے

انتہائی مراتب پر پہنچتا ہے، اور اسے یقین ہو جاتا ہے۔

روح جنت رفت قاب زیر خفاک

جاوداں در یک نظر آن ماچہ پاک

ترجمہ: روح جنت میں گئی جسم زمین کے اندر گیا جو ایک نظر میں ہمیشہ رہنے والا ہو گیا اس کو کیا خوف ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يُعْوِظُونَ بِلِيٍّ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارِ إِلَى دَارٍ  
”بیشک اللہ کے دوست نہیں مرتے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں  
چلے جاتے ہیں“

### اولیاء اللہ کی ادراج کی پر داز

اولیاء اللہ کی پاک روجوں کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے  
کہ جہاں چاہیں چلی جائیں، خواہ مجلس اولیاء اور اولیاء اللہ میں، خواہ جنت میں، ان کے  
نزدیک دونوں جہان مہجر کے پیر کے برابر بھی نہیں ہوتے، اسی لیے اگر مرشد بیگانہ  
ہے تو اس کا طالب بے غم اور دیوانہ ہے، ویسے تو نام کے طالب بے شمار اور مرشد  
خام غیر محدود ہیں۔ طالب مراتب کی طلب میں اور مرشد معرفت کے مراتب میں، جو  
طالب ابھی طلب کے مرتبے کو نہیں پہنچا وہ اندھا مرشد کی معرفت کے مرتبے کو کب  
پہنچ سکتا ہے اور جو مرشد معرفت الہی کے سبب طالب کا مرتبہ نہیں پہچان سکتا وہ طالب  
کو معرفت الہی تک کب پہنچا سکتا ہے؟

گر طالب گم است پرد بر ہوا

معرفت آل کے بہ بیند از خدا

ترجمہ: اگر طالب ہوا ہوا ہے تو کبھی کے مثل ہے معرفت یہ ہے کہ دیدار خدا کرے۔

گر مرشد بے معرفت شد داسہزن

ذن سیرتش دامجی شناسم از سخن

ترجمہ: اگر پیر غیر عارف ہے تو وہ ڈاکو ہے عورت کی خدمت والے کو میں ایک بات پہچان لیتا ہوں۔

مرد مرشد می رساند با حضور

از قصود اسم اللہ ذات نور

ترجمہ: کامل مرشد حضوری میں پہنچا دیتا ہے اللہ کے نام کے تصور سے ذات کا نور ہے۔

باہو مرشدی طالب کہ یک دم وجود  
از جدائے نیست طالب یسج شود

ترجمہ: باہو مرشد طلب کر کہ ایک دم میں وجود تک پہنچا دے۔ جدائی سے طالب کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

### طالب حق کیسا ہونا چاہیے

جو طالب منافق اور جھوٹا ہے، وہ بنیال ہے، اس کے ساتھ مرشد کبھی پیار  
نہیں کرتا اور نہ ہی کبھی معرفت الہی سے محرم کرتا ہے۔ طالب حق صفا اور سادہ دل  
ہونا چاہیے

سادہ دل جان جنوں از بیم محشر فارغ اند

بیم رسوائی نباشد نادرہ نوزشت را

ترجمہ: سادہ دل جان کے جنوں اور محشر کے خوف سے فارغ ہیں جس نے کوئی خط تحریر نہیں لکھی اس کو  
بدنامی کا خوف نہیں ہوتا۔

### مقامات سے شناسائی ہوتا۔

جاننا چاہیے کہ ہر ایک مومن مسلمان، فقیر درویش، ولی اللہ، صاحب مراتب ایمان  
جمعرات کو یا مہینے یا سال میں خواب کے اندر یا مراقبے میں یا آسنے سامنے بشرطیکہ  
وہ روشن ضمیر ہو یا بندہ دلیل شفیق اور سعید کی منزل و مقام سے واقفیت ہو  
جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

من سعد سعد فی بطن امہ ومن شقی شقی فی بطن امہ

”جو نیک ہو وہ ماں کے پیٹ میں ہی نیک ہو گیا اور جو شقی ہو وہ

شکم ماور میں ہی شقی ہو گیا“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہ شقی وسعید  
 "ہر ایک نفس سے اس کے اذن کے بغیر گفتگو نہ کرے کیونکہ ان میں بعض  
 تو نیک بخت ہوتے ہیں اور بعض بد بخت۔"

جب مقام سعید و شقی اور وعدہ وعید کے حالات پر آتا ہے تو رونے لگتا  
 ہے اور فضل و رحمت اور قہر الہی کی امید اور خوف لاحق ہوتے ہیں۔ پھر وہ نفس  
 کو شرک، کفر، حرص اور طمع دنیاوی سے باز رکھتا ہے۔

### چودہ منازل کا حصول

بعض فقیر زندگی میں محنت کے چودہ منزل اور مقامات خواب یا مراقبہ میں عین  
 برعین دیکھ لیتے ہیں چنانچہ خواب یا مراقبہ میں یا عین برعین دیکھتے ہیں، کہ ہم سر  
 گئے ہیں اور روح سے جو دماغ کی سفید پٹی میں جو کہ زمین و زمان سے ویسٹ  
 ہے قدرت کے سر سے فرشتے ستر ہزار سوال پوچھتے ہیں۔ جب ان سے  
 فارغ ہوتا ہے تو پھر غسل دے کر جنازہ پڑھتے ہیں اگر بزرگ ہو تو ہر مقام پر  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا کر شیعہ بنتے ہیں پھر  
 اسے قبر میں دفن کرتے ہیں، جب ساٹھ سال قبر میں گزر جاتے ہیں تو حضرت  
 اسرافیل علیہ السلام کو ناپھونکتے ہیں اور قیامت برپا ہوتی ہے اور تراز و عدل  
 میں نیکی و بدی کا وزن ہوتا ہے، پھر بل صراط سے گزر کر بہشت میں داخل ہوتا  
 ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شراباطوہ کا ساغر نوش کر لے۔  
 پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجود میں اللہ تعالیٰ کے روبرو پڑا رہتا  
 ہے اور پھر دیدار الہی سے مشرف ہوتا ہے اور مراقبہ یا خواب میں یا عین برعین

ہمیشہ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ یہ مشاہدہ آنکھوں کا امتحان ہے  
 اور یہ مراتب اس کے ہیں جسے معرفت فقر اور قرب و وصال حق نصیب ہوتا ہے  
 اور جس نے "مرنے سے پہلے مر جاؤ" والی موت کا مزہ اچکھا ہو۔ جب باطل سے  
 ہاشور اور ہاکمال نکل آئے تو تمام حالات ایک لمحہ میں اس پر منکشف ہو جاتے  
 ہیں۔ پھر اسی وقت ہر گھڑی بعد ہر روز استغراق دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور  
 ذکر، فکر اور درد و وظائف سے فارغ ہو جاتا ہے اور باطن میں مست اور شریعت  
 میں ہوشیار ہو جاتا ہے، انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس و ملاقات ہوا سے حاصل  
 ہو جاتی ہے۔ وہ مرشد جو غارف اور فقیر ہے اور "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کے  
 مراتب طے کر چکا ہے وہ طالب کو پہلے ہی روزانہ مراتب پر پہنچا سکتا ہے، پس  
 اگر یہ مراتب یہ عظمتیں اور مشرف لقاے الہی کی یہ سعادتیں نہ ہوتیں تو تمام سالک  
 گمراہ ہو جاتے۔

### معرفت ذات الہی

اسے طالب اللہ اللہ تعالیٰ در مشرق میں ہے نہ مغرب میں، نہ شمال میں ہے نہ  
 جنوب میں، نہ اوپر ہے نہ نیچے، وہ چھ اطراف سے ہی بری ہے۔ غرق فی اللہ ہونا  
 اور داخل الہی حاصل ہونا کوئی نقدی یا جنس نہیں کہ تجھے پرکھ کر یا تحقیق کر کے  
 دی جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو قرآن مجید یا علم رحمن سے پہچان سکتے ہیں اور اسم  
 اللہ ذات کا تصور لامکان میں پہنچا دیتا ہے جس کی مثال نہیں ہو سکتی۔ اللہ اکبر  
 بعد مردن جنتہ روح اولیاء  
 فیض روشن آفتابش رہنما

ہر جا کہ خواہ می رساند خویش را  
ہم جلیس دائم با مصطفیٰ

ترجمہ: جو آدمی اپنے آپ کو کسی مقام پر پہنچانا چاہتا ہے تو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب ہونا

اولیاء ہرگز نباشد در قبر  
در قبر قالب بروح جائے دگر

ترجمہ: اولیاء ہرگز قبر میں مقید نہیں ہوتے جسم قبر میں ہوتا روح دوسری جگہ۔

دنیآ آں را بد نماید مرود زشت  
اولیاء دائم بود ساکن بہشت

ترجمہ: ان کو دنیا مردہ جہورت بُری نظر آتی ہے اولیاء ہمیشہ جنت میں قیام کرتے ہیں۔

ہر کہ از زندان دنیا شد خلاص  
صورت اطلاق یا بد راز خاص

ترجمہ: جس نے دنیا کے قید خانہ سے خلاصی پائی۔ اس نے خاص صورت خاص راز کے ساتھ پائی۔

مردن من بہتر است از زندگی  
از زندان دنیا شر شر زندگی

ترجمہ: میرا نام زندگی سے بہتر ہے۔ دنیا کے قید خانہ میں شر اور شرمندگی ہے۔

چند روزش از جدائی مانده ام  
موت مونس معرفت حق خوانده ام

ترجمہ: میں چند روز اس سے جدا ہوں۔ موت سے مجھے انس ہے میں نے حق کی معرفت چاہی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

الدنیا سجن المؤمنین و جنة الکافرین

”دنیا مؤمنین کے لیے قید خانہ ہے اور کفار کے لیے جنت ہے“

پیش از مردن کے بیند بقا  
لا یوقرا اولیاء اللہ بقا

ترجمہ: مرنے سے پہلے کون دیدار کر سکتا ہے اللہ کے ولی مرتے نہیں ان کو زندگی جاوید ملتی ہے۔

ہر کہ منکر از حدیث و از نبی  
عسابت کافر شود اہل از شقی

ترجمہ: جو کوئی حدیث اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ آخر کار کافر ہوگا اور جہنمی ہے۔

### اللہ تعالیٰ کا جان قبض کرنا

جاننا چاہیے کہ اسم اللہ ذات کے تصور والے اسم اللہ ذات کے تصور کی وجہ سے پوری توفیق حاصل ہوتی ہے، جو کچھ وہ دیکھتا ہے اسی کی برکت سے تحقیق کر لیتا ہے اور جب اُس پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو عورتیں کی مجال نہیں ہوتی کہ ہاتھ سخت لگائے، اللہ تبارک و تعالیٰ خود دست قدرت سے اُس کی جان قبض کر کے تجلیات مشاہدہ میں پیٹ کر قبض کرتا ہے۔ ملائکہ اسم اللہ ذات کی وجہ سے با ادب با عبرت حیران ہو کر حیا سے لب بستہ ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و لقد کم منا بنی آدم

”اور ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی“

اس کی نماز جنازہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور تمام صحابہ کرام شامل ہوتے ہیں اور قبر کا وقت اسم اللہ ذات کے تصور کی وجہ سے اے ایک لمحہ معلوم ہوتا ہے اور جب بروز عشر قبر سے اٹھتا ہے تو سر عرض اکبر پڑھتا

ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن مبارک پکڑتا ہے اور جب زمین تلخ کی ہوگی اور سورج ایک نیزے کی بندری پر آ رہے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ نور ذات میں سر سے پاؤں تک لپیٹ کر محفوظ رکھتا ہے۔ جب اس کی مٹی بدی تر از دل پر وزن ہوتی ہے تو ایک پلڑے میں اسم اللہ ذات پڑھ کر اسے اس قدر بوجھل کر دیتا ہے کہ دوسرے پلڑے میں اگر تمام اُمت محمدیہ کے تمام چھوٹے بڑے گناہ ڈال دیئے جائیں تو بھی وہ بھاری ہی رہتا ہے۔

## اسم اللہ ذات کی برکات

اگر وہ دوزخ کی آگ میں آئے تو اسم اللہ ذات کی برکت سے دوزخ کی آگ ملیا میٹ ہو جائے اور دوزخی خواب ناحت میں آئیں۔ اگر وہ پل صراط سے گزرے تو اسم اللہ ذات کی برکت سے اسے نصف قدم میں طے کرے جب وہ جنت میں آئے تو اُس کی صورت اسم اللہ ذات کی برکت سے روشن ہو جائے کہ حوریں بھی شرمندہ ہوں اور کبھی عورتوں کی طرف مائل نہ ہو بلکہ ہمیشہ دیدار الہی سے مشرف رہے۔ پس اسم اللہ ذات کی برکتیں تجھے اسی روز واضح معلوم ہوں گی۔ تمام کلام الہی، احادیث نبوی، حدیث قدسی اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سب کچھ اسم اللہ ذات کی شرح ہے۔

دادہ خود سپہر بستاند

اسم اللہ جادواں ماند

ترجمہ: اپنا دیا ہوا ہر کولے لیتا ہے اللہ کا نام ہمیشہ رہتا ہے۔

باہو در ہو گم شدہ باہو ماند

قلب باہو دوزد شب یا ہو بخواند

ترجمہ: باہو۔ ہون میں فنا ہو جا باہو نہ رہے۔ باہو کا دن رات یا ہو کتا ہے۔

ہر کہ از خود گم شود یابد چه چیز  
غسوق فی التوحید دیدارش لذیذ

ترجمہ: جو کوئی از خود گم ہو گیا تو وہ کیا چیز پائے گا توحید میں غرق ہو اُس کا دیدار لذت دینے والا ہے۔  
جاننا چاہیے کہ ذلت و مسافت کے مقامات کے تمام علوم، تمام صغیر و کبیرہ اسرار ربانی اور لاہوت و لا مکان قرآن مجید میں ہے چنانچہ نہ کوئی شے قرآن مجید سے باہر ہے نہ ہی ہوگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

و عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہما الا هو۔ و یعلم ما فی البور

و البحر و ما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حیتۃ فی

ظلمات الامراض ولا در طب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔

”اُس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں

جانتا۔ اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اسے معلوم ہے۔ ہر ایک گرا

ہوا پتہ اور زمین کے گوشوں میں کے دانے سب اُسے معلوم ہیں

کوئی چھوٹی بڑی بات ایسی نہیں جو اس کتاب میں درج نہ ہو۔“

ارشاد نبوی ہے:-

ان قرآن حجتہ اللہ

”بی شک قرآن اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔“

## مراتب کا شمار کرنا

جاننا چاہیے کہ مراتب پانچ ہیں جن میں سے ہر ایک میں پانچ خزانے ہیں۔

یا پانچ تصرف ہیں۔

اول مراتب علم نفس، حدیث اور تفسیر ہے۔

دوم مراتب علم دعوت۔

سوم مراتب علم ذکر و فکر با تاثیر

چہارم مراتب علم معرفت و ششضمیر کیمیا اکسیر

پنجم مراتب فقر جو اسرار ہیں حتی یقین ہے۔

### فقیر کا تصرف

فقیر کے قبضے میں دونوں جہان ہوتے ہیں۔ دنیا قیدی اور عقبی علام۔

ارشاد نبوی ہے :-

اذا تم الفقر فهو الله

”جب فقر انتہا کو پہنچ جائے تو وہی اللہ ہے۔“

جو فقر کے انتہائی مقام پر پہنچتا ہے وہ نفس پر حکمران ہوتا ہے۔

جو فقیر ان صفات سے موصوف ہے وہ سر سے پاؤں تک شریعت کا لباس

پہنتا ہے اور ہرگز ہرگز خلاف شرع نہیں کرتا بلکہ ہر طرح سے شریعت میں سنی

کرتا ہے اور اپنے آپ کو دنیاوی درم و دینار کے بدلے فروخت کرتا ہے۔

### فقیر کون؟

فقیر وہ ہے جو زندہ دل، قانی النفس، باقی الروح اور ہمیشہ فنا فی اللہ ہو۔

اور رویت بدبیت سے مشرف ہو۔ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو۔ باؤب، باحیا

اور راہ خدا میں فدا کرنے والا ہو۔ قاطع ثنوت اور علماء کے علم کے موافق ہو۔ مردہ

دل لوگوں کو حرص و ہوا سے باز رکھتا ہو۔

### علم کے پانچ خزانوں کا حصول

جاننا چاہیے کہ پہلے پانچ علم حاصل کرے تو پھر مرشد کی تلقین و ارشاد کے لائق ہوتا ہے۔ لوگوں کو دست بیعت کرنا اور مرید بنانا اللہ تعالیٰ کی راہ کی ہدایت کرنا جائز اور متابعت نبوی ہے۔

یہ علم کے پانچ خزانے اپنے قبضہ میں کر لینا اور مرشدی کے مراتب پر پہنچ کر مرشد بن جانا آسان ہے لیکن یہ پانچ علم کے خزانے جو پانچ قفل ہیں اور ہر ایک کی کلید الگ الگ ہے، حاصل کرنا سخت مشکل ہے اور یہ سب کچھ اسم اللہ ذات کی ملی میں ہے۔

### کامل عارف کون؟

کامل عارف وہی اللہ ہے جو اسم ذات کی چابی سے ہر ایک قفل ایک عت میں کھولے اور تمام خزانے الہی سامنے دیکھے اور دکھادے۔

### فقیر کامل کا عمل

فقیر کامل کامل کل کلید کا یہ عمل قرب و حید کی درجہ سے تمام علموں کا مجموعہ اور حاضرات کی درجہ سے جمعیت بخش ہے۔

اسم اللہ ذات کی توجہ اور تصرف سے روشنی ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

### ہر مال کا اللہ اللہ کہنا

جاننا چاہیے کہ ظاہری علوم کے مطالعہ سے درجہ فضیلت حاصل کرنے کے

یہ اور کتاب سے معافی وغیرہ نکالنے کے لیے اور جید عالم بننے کے لیے بارہ سال مسلسل مطالعہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں "اتوا العلم درجات" کا مصداق بنتا ہے لیکن ذکر الہی کے فیض کا علم اور ذکر الہی کے تمام درجات کا حاصل کرنا صرف آٹھ پر کا کام ہے۔

کامل مرشد کی نگاہ سے ذاکر کے وجود میں ذکر الہی اس طرح اثر کرتا ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک ذکر جاری ہو جاتا ہے اور اس کا گوشت، پوست، ہڈیاں یہاں تک کہ بال بال سے اللہ اللہ کی صدا جاری ہو جاتی ہے اور جوش کرتا ہے اور ذکر اس کے وجود میں اس طرح سرایت کرتا ہے کہ عشر تک اس سے جدا نہیں ہوتا اور علم ذکر ہمیشہ وحشیوں اور دیوانوں کی طرح رجعت کھا کر حیران ہو کر جذب و جلاست میں شب و روز ذکر میں اس طرح جلتا ہے جیسے کٹری آگ میں جلتی ہے۔

ذکر خفیہ بہتر ہوتا ہے جس میں انسان بالکل خاموش رہتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادعوا ربکم تضرعاً وخفیہ

"اللہ تعالیٰ سے خفیہ اور گڑ گڑا کر دعا مانگو"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذکر ربک اذا نسیت

"اپنے رب کو اس وقت یاد کر جب تو اور ب کچھ بھول جائے"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولذکما اللہ اکبر

"اللہ اکبر کے ذکر کے لیے"

ارشاد نبوی ہے:

ذکر اللہ فرض من قبل کل فرض

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تمام فرائض سے قبل ذکر الہی فرض ہے"

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اگر مرشد کامل ہے تو ایک دن رات میں طالب اللہ کو ذکر کر کے انتہائی مرتبے پر پہنچا دیتا ہے اور پھر ذکر کے مقام سے نکال کر مذکور تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر مرشد ناقص ہے تو طالب کو تمام عمر ذکر، فکر میں مشغول رکھ کر اسے خراب و خستہ کرتا ہے۔ اگر جذبہ ہو جائے تو مجنون اور دیوانہ بن جاتا ہے اور معرفت، قرب، مشاہدہ اور اسرار سے محروم رہ جاتا ہے، ایسا شخص خواہ دن رات ذکر کے غلبات کی وجہ سے تجلیات دیکھتا رہے تو سبھی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ تیسرے علم معرفت کی تحصیل جو تفکر و عیال سے ہوتی ہے اور وعدہ ازلی پر ثابست قدم رہنے سے "بید اللہ فوق ایدہم" اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واوفوا بعہدکم

"تم میرے اقرار کو پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا"

ارشاد نبوی ہے:

تفکر ساعة خیر من عبادۃ الثقلین

"ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے"

## اقسام موت

معرفت کے مراتب موت ہے۔ موت دو اقسام میں منقسم ہے:

ایک موت خاص جس میں موت کا تماشا زندگی میں کر لیتا ہے اور ازل سے

ابد تک کی تمام ادواح سے مصافحہ کرتا ہے اور ہر ایک کے نام سے آشنا ہوتا ہے۔ ”مرنے سے پہلے مر جاؤ۔“

### عارف کی موت کیسی؟

عارف باللہ کے لیے موت بمنزلہ زندگی ہے لیکن عوام مردہ دلوں کے لیے کتے اور گدھے کی طرح۔  
 معرفت کے مراتب عین بعین اور عیاں ہیں جن کی ابتداء میں لاہوت اور انتہا میں لامکاں پر نگاہ ہوتی ہے۔  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذالک الكتاب لا مایب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب۔

اس کتاب میں کسی قسم کا شک نہیں یہ ان لوگوں کے لیے باعث ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔  
 عارف باللہ کو معرفت کی آنکھ نصیب ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ ہر چیز کا مشاہدہ کر سکتا ہے اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہتی، بہتر یہ ہے کہ دیکھ لیں اور نہ کہیں۔  
 ارشاد نبوی ہے:

من عرف سربہ فقد عرف لسانہ

”جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔“

علم قبیلت کی تحصیل سے فقر اور قرب، جمعیت، مشاہدہ، نور ذات، سراسر ربا یقین اور با اعتبار حاصل ہوتا ہے اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا درجہ

حاصل ہوتا ہے۔ فقیر ہر وقت غرق حضور حاضر و ناظر اور سر قدرت سبحان ہوتا ہے۔  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما ذاع البصر وما طغی  
 ”نہ آنکھ جھپکی اور نہ نافرمانی کی“

اہل غنا کی نظر دنیا پر ہوتی ہے نہ عاقبت پر، وہ ہمیشہ نور میں غرق اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور فنا ہو کر خدا کے ساتھ یکتا ہوتا ہے۔  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لما انزلت الی من خیر فقیر۔ حسبی اللہ و کفی باللہ

”جو آتاری تو نے میری طرف اچھی چیز میں اُس کا محتاج ہوں، کافی ہے اللہ“

ارشاد نبوی ہے:

الفقر فخری و الفقر منی

”فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھی سے ہے“

فقر را دریا فن فضل فقر  
 فقر حاصل گشتہ از نبوی نظر

ترجمہ: فقر کو حاصل کرنا مگر فقر اس کے فضل سے ملتا ہے فقر حاصل ہوتا نظر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔  
 جاننا چاہیے کہ جب عالم تمام علم پڑھ لیتا ہے تو اُس کے وجود سے جہالت بالکل نکل جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین

”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہل ہوں“

ارشاد نبوی ہے:

كل شئى والجهل ليس بشئى  
”ہر ایک چیز کچھ نہ کچھ ہوتی ہے۔“

لیکن جہالت بالکل بیک ہے، جب عالم کے وجود میں ذکر الہی آتا ہے تو اس کے وجود سے علم بالکل خارج ہو جاتا ہے یہاں تک کہ الف، بے بھی نہیں پہچان سکتا۔ اور جب ذکر معرفت میں آتا ہے تو ذکر بالکل چھوڑ دیتا ہے اور جب مقام قرب میں آتا ہے یعنی اذا تم الفقہ فہو اللہ کے مرتبہ پر پہنچتا ہے تو معرفت بھی چھوڑ دیتا ہے۔ بے معرفت فقیر کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ذکر الہی میں علم اور معرفت میں ذکر محو ہو جاتا ہے اسی طرح معرفت قرب حق میں محو ہو جاتی ہے۔ اسی کو توحید مطلق کہتے ہیں۔ اس کے حاصل ہونے سے تمام قسم کی تقلید سے بری ہو جاتا ہے۔ اہل تقلید اہل توحید، فقر سے دور رہتا ہے۔

مرشد باشد چنین را بہر خدا

طالبان را غرق سازد در لغت

ترجمہ: مرشد ایسا ہو جو خدا بہری کرے مریدوں کو بحر لغت میں غرق کر دے۔

ہنچ روزے شش جہات جاوداں

ابتداء لاہوت آخر لامکان

ترجمہ: یہ ہمیشہ رہنے والی چھ سمت پانچ دن کے لیے ہیں۔ ابتداء لاہوت انتہا لامکان ہے۔

غرق فی التوحید شد فقرش نشان

و ز حوادث ہر بلائش در اماں

ترجمہ: اس کے فقر کی علامت یہ ہے کہ وہ توحید میں غرق ہو گیا حوادث زمانہ اور ہر بلا سے امان حاصل کر لی۔

یا ہو ہر کہ از خود گشتہ فانی جان من

ہر کہ خود با خود ماند لاف زدن

ترجمہ: مری جان یا ہو جو کوئی خود خود فانی ہوا وہ خود لاف زدن ڈینگیں مارنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و عبادى الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا

و اذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاماً۔

”اور رحمن کے وہ بندے جو زمین پر عاجزانہ طور پر چلتے ہیں اور

جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے

ہیں۔“

مجموعہ حسنات تلوار کی مانند ہے جو بیک وقت صغیرہ اور کبیرہ گناہ کو

قتل کر دیتی ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الحسنات یذہبن السیئات

”بیشک نیکیاں بدیوں کو کھو دیتی ہیں۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذالک ذکرى للذاکرین

”یہ ذکر ذکر اکریمن کے لیے ہے۔“

وہ سلاک سلوک کونسی ہے جس سے اسم اللہ ذات کے تصور کی پیاروں

مشقیں وجود میں تاثیر کرتی ہیں۔

اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے وجود میں اس قدر ذکر الہی پیدا ہوتا

ہے جو شمار سے باہر ہے اور ذکر الہی سے اہمام مذکور، معرفت، وصال، غرق

نور ہوتا اور قرب و حضور الہی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

### خز انوں کا عمل میں لاتا

علم دعوت کے پانچوں خزانے ایک ہفتے میں عمل میں لے آنا اور عمل دعوت میں عامل و کامل ہونا عمل قبور سے ہر ایک روحانی سے ملاقات کرنا۔ تمام مؤکل ملائکہ کو قبضے میں لاتا، اولیاد اللہ کی قبور کا ہم نشین ہونا اور روحانی سے قرآن مجید و درود پڑھنا کہ اس طرح پڑھنے سے عمل دعوت قیامت تک باز نہیں رہتا اور معرفت ذکر، توحید اور حکمت الہی کے یہ پانچوں خزانے اپنے تصرف میں لے آنا مشکل نہیں لیکن استقامت کو تمام عمر ملحوظ رکھنا بہت ہی مشکل ہے۔

روح با قوت بود ہر جا ظہور  
ہر کہ گیرد نام می باشد حضور  
ترجمہ: قوی روح ہر جگہ ظاہر ہو سکتی ہے اس کا نام جہاں کہیں لیا جائے وہیں حاضر ہو جاتی ہیں۔  
آشنائے گفت طلبیدی مرا  
فاتحہ بر من بخواں بہر از خدا  
ترجمہ: اپنے ملاقاتی سے کہتی ہے تو نے مجھے بلایا ہے میرے اوپر اللہ کے لیے فاتحہ پڑھو۔  
اولیاء اللہ بنام حاضر است  
با ترحبہ باطنی او ناظر است  
ترجمہ: اللہ کے ولی نام لینے سے تشریف لے آتے ہیں باطنی توجہ سے وہ نظر کرنے والے ہیں۔  
مرشدے باید چنین بہر رفیق  
اہل ترفیق است باشد ہر طریق  
ترجمہ: ایسا مرشد را بہر ساتھی چاہیے ہر راستہ میں اس کا ساتھ دینے والا ہو۔

باہر مرشد من مصطفیٰ خاتم ختم

پیر عبد القادر است اہل از کرم

ترجمہ: باہر میرے مرشد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میرے پیر غوث اعظم شیخ عبد القادر اہل کرم ہیں

نخن اقرب با من از نزدیک تر

از شہرگ نزدیک بیند باخبر

ترجمہ: وہ مجھ سے زیادہ نزدیک ہے نخن اقرب میں فرمایا باخبر شہرگ سے زیادہ نزدیک دیکھتا ہے۔

و نغخت فیہ من روحی شرم من از خدا

با دم شد عزق فی اللہ بالقادر

ترجمہ: میں نے اس میں اپنی روح بھونگی میں خدا سے ہوا میں اپنے دم کے ساتھ اللہ میں ملاقات کیلئے

حال مارا کس نداند جز خدا

کے شناسد اولیاں را سر ہوا

ترجمہ: میرے حال کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خواہشات سے بھرے ہوئے سر اولیاء کو کب

حدیث قدسی میں ہے:

ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری۔

”میرے دوست میری قبائلی ہیں۔ انھیں میرے سوا اور کوئی نہیں

پہچانتا“

غیب را در غیب می بیند کسے

غیب را در غیب باید آں بے

ترجمہ: غیب کو غیب میں آدمی دیکھتا ہے وہ بہت ہی مرتبہ غیب کو غیب میں پاتا ہے۔

چوں بہ بینم حق قیوم آل خدا

حی بہ بینم من از رفاقت مصطفیٰ

ترجمہ: جب میں اس خدا کو حق قیوم دیکھتا ہوں تو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی وجہ سے دیکھتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ان الذین یخشون ربہم بالغیب لهم مغفرة و  
اجر کبیر لا تدرکہ الابصار وهو یدرک الابصار  
”جو لوگ غائبانہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ بخشش اور اجر عظیم  
انھیں کے لیے ہے۔“

من کہ می بینم نہ بیند چشم سر  
چشم سر عینک شدہ بہراز نظر  
ترجمہ: وہ جو میں دیکھتا ہوں وہ سر کی آنکھ نہیں دیکھتی۔ سر کی آنکھ عینک ہے دیکھنے کے لیے۔  
ناظران را نظر باشد بر اللہ  
یعنی بر مال دنیا و عزو جاہ  
ترجمہ: وہ دیکھنے والوں کی نظر اللہ پر ہوتی ہے۔ وہ فزوی مال اور عزت وہ جاہ پر نعت بھیجتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔  
”تم اس وقت تک نیکی نہیں حاصل کر سکو گے جب تک کہ اپنی پیاری  
اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے۔“

از خدا بہتر نباشد بیچ چیز  
کن صرف مال و تن اے جاں عزیز

ترجمہ: خدا سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اے پیاری جان جسم اور مال اس راہ میں خرچ کر۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وفی انفسکم افلا تبصرون  
”اور وہ تمھاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے؟“

اد مرا بیند بدانند ہر ولا  
حق نماید چوں نہ بیند حق لقا  
ترجمہ: وہ مجھ کو دیکھتا ہے ہر ولی کو جانتا ہے۔ حق دکھاتا ہے جب وہ حق کی ملاقات کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔  
نفس را بگردار تا بینا شوی  
دیدن دیدار حق گردد قوی

ترجمہ: نفس کو چھوڑنا کہ دیکھنے والا ہو۔ حق کا دیدار کرنے سے قوت حاصل ہوتی ہے۔

ہر کرا دیدار شد بیدار شد  
طالع مہمون آل را یار شد

ترجمہ: جس کی کو دیدار ہوا وہ بیدار ہوا۔ اور الطالع اس کا دوست ہوا۔

عین را با عینم بیتم با عیال  
گہ بآدم گہ با حمد گہ با احد لامکان

ترجمہ: ذات کو میں ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ کبھی آدم کبھی احمد کبھی احد لامکان میں۔

نہ ز آتش آب فاکم نہ ز بادم سر ہوا  
من شدم از نور نبوی نور می بیند لقا

ترجمہ: نہ آگ سے پانی مٹی یا ہوا سے ہول بلکہ ہر کار ازہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہوں۔

در میان من بناشم نور فی التوجید فود  
صورت زان نور گشتم نور می باشد حضور

ترجمہ: میں درمیان میں نہیں ہوں نور توجید میں نور ہے میں نے اس نور کی صورت اختیار کرنی ہے اور نور کی حضری۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللّٰهُ وَلِيّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ  
 "اللہ ایمان والوں کا دوست ہے اُن کو کفر کی ظلمات سے نکال کر  
 نور ایمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے"

ۛ

نور از نور است روشن نور برد با حضور

نور از ناری نیاید نور با نورش ظهور

ترجمہ: نور نور ہے روشن ہے اور نور کے حضور لے جاتا ہے ناری سے نور ظاہر نہیں ہوتا اور نور سے ظاہر ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

"تمام نفوس کے موت کا مزہ چکھنا ہے"

ۛ

ہر کہ زاید بہر مردن شد حیات

در تصور یافت فی اللہ شد نجات

ترجمہ: جو مرنے کے لیے تیار ہوا اُس کو حیاتی ملی تصور میں اللہ کو پایا نجات حاصل ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

"بلیک تم ہمارے پاس ایک ایک کر کے آئے جیسا کہ ہم نے تمہیں

پہلی دفعہ پیدا کیا"

خالی آمد رفت خالی مردہ دل

از وفاش مردہ دل آخر خجل

ترجمہ: مردہ دل کی صرف آمد و رفت آنا جانا ہے مردہ دل آخر کڑ شرمندہ ہوتا ہے۔

ہر کہ با ایساں رود صد گنج برد

ہر کہ بے ایساں رود مفسد برد

ترجمہ: جو ایمان کے ساتھ گیا سو خزانے لے گیا جو بے ایمان ہو گیا وہ غریب ہو کر مرا۔

### دل کیا ہے؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

دا بیت ربی فی قلبی

"میں نے اپنے رب کو اپنے دل میں دیکھا:

دل ایک ولایت ہے جو دونوں جہان سے وسیع ہے۔

دل ایک سرِ النبی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو شخص مجھے دیکھتا یا پہچانتا چاہتا ہے وہ اسم اللہ ذات کے

تصرف و تصور سے مجھے پہچان یا دیکھ سکتا ہے"

اسم اللہ ذات کا تصور باطل کر دود کر کے نور ذات کی طرف لے جاتا ہے۔

ۛ

ہر کہ گردد بخویشتن فانی

آں چو بیند لقائے ربانی

ترجمہ: جو اپنے آپ کو فانی گردانتا ہے وہ اب سے ملاقات ذکر کے گا۔

ہر کہ مسکر از خدا مردود شد

ہر کہ یابد معرفت محمود شد

ترجمہ: جو خدا کا منکر ہے وہ مردود ہوا جس نے خدا کی معرفت پالی وہ محمود ہوا۔

### صاحب شریعت کا عارف باللہ ہونا

جو شخص قرب و دیدار الہی کے یہ اعلیٰ مراتب چاہتا ہے اسے دن رات شریعت کی کوشش کرنی چاہیے اور شریعت کا ہی لباس پہننا چاہیے اور ذرہ بھر بھی خلاف شرع نہیں ہونا چاہیے۔ ایسا شخص ضرور بالفرد عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

### اُمت کے معنی اور اُس کی تشریح

جاننا چاہیے کہ اُمت پیروی کو کہتے ہیں اور پیروی کے یہ معنی ہیں کہ دن رات حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم قدم چلیں اور خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پہنچائیں۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے جسے توفیق حق اور باطنی قوت حاصل ہے وہ خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر کر سکتا ہے۔ حاسد لوگ اُس کو حسد کی وجہ سے دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے لوگ تو خود حاضر مجلس نبوی ہوتے ہیں اور جو ہونا چاہتے ہیں اُن کو بھی شیطانی اور نفسانی حیلوں اور فریبوں سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ بھلا کب مسلمان اور اُمت محمدی کہلانے کے مستحق ہیں تو گدھے اور گائے سے بھی بدتر ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:-

من سرائی فقد سرائی الحق ان الشیطان لا یتماثل  
بی ولا بالکعبۃ

”جس نے مجھے دیکھا اُس نے ٹھیک اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ بیشک شیطان میری اور کعبہ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

ہر کہ بیعت روئے نبوی بفضیلت  
با علم شد باحیا و با ادب

ترجمہ: جو دن رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ روشن کی زیارت کرتا ہے وہ عالم احیا با ادب ہوتا ہے۔

ترک از دنیا برد عارف کرم  
غسرق و صحت راز فی اللہ جاں ستم

ترجمہ: عارف اللہ کے کرم سے دنیا کو ترک کر دیتا ہے و صحت میں غرق اللہ کا راز دار ہوتا ہے میری جان۔

### دل کی افسردگی کا راز

جس شخص کا دل دنیاوی محبت کی کثرت، حرص، حسد اور طمع کی وجہ سے دل مردہ اور افسردہ ہو گیا ہو وہ اگر تمام عمر تک قرآن و حدیث اور تفسیر پڑھتا رہے تو کبھی کچھ فائدہ نہیں ہوگا اور خواہ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام، تمام مشائخ عظام کے اقوال بطور نصیحت سنائے جائیں تو بھی اسے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ:-

فانک لا تسمع الموتی  
”پس تو مردے کو نہیں سنا سکتا۔“

یہ پند و نصیحت اس لیے اسے مفید نہیں پڑتی کہ وہ نصاریٰ اور یہود سے بھی بڑھ کر صاحب نفاق اور کذب ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:-

صم بکم عی فہم لا یرجعون

”وہ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں پس وہ واپس نہیں لوٹتے۔“

اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے کوئی عارف باللہ باطن میں توجہ اور تفکر سے اُس کے دل پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بکثرت لکھے تاکہ اُس کی برکت سے اُس کا دل نرم اور سلیم ہو کر جنبش کرنے لگے اور پھر ذکر الہی سے تمام بدن جوڑش میں آئے۔ کوئی تعجب نہیں۔ اگر کامل مرشد توجہ ہی سے طالب کو مشرق سے مغرب میں کھینچ لائے اور معرفت کے انتہائی مقام پر پہنچا دے اور فنا فی اللہ ذات میں غرق کر دے اور درود وظائف سے اسے فارغ کر دے۔

عارفان راشد عیاں زیر و زبر

جادواں بر پشت در ناخن نظر

ترجمہ: عارف پر ہر بلند و بالا ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیشہ ناخن کی پشت پر نظر رکھتا ہے۔

آنچہ می بیند نمی گوید چہ است

پیش احمق راز گفتن صد خطا است

ترجمہ: جو کچھ دیکھتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ ایسا کیوں ہے جو قوف کے سامنے راز کی بات کہتا غلط ہے۔

عارفان در تصرف سیم و زر

گنج غیبی راز بیسند با نظر

ترجمہ: سوزا چاندی عارفوں کے تصرف میں ہوتا ہے پوشیدہ خزانوں پر نظر بھر کر نہیں دیکھتا۔

گنج غیبی در خلق گرد حضور

باز وارد خلقت از حق حضور

ترجمہ: وہ غیبی خزانوں کو اگر مخلوق پر ظاہر کر دیا جائے تو وہ خزانے مخلوق اللہ کے حضور ہی سے ودر رکھیں۔

در نظر عارف برابر خاک و زر

ہو بود از یکیمیا فقرش نظر

ترجمہ: عارف کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہیں کیونکہ فقیر کی نظر بہتر ہوتی ہے۔

دل غنی او با نبی ہر دوام

احتیاجش کس ندارد خاص و عام

ترجمہ: غنی دل ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ کسی خاص و عام کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

گر چہ پرہیز و کند لقمہ گدا

عارفان باللہ حاضر مصطفیٰ

ترجمہ: وہ ہمیشہ بیسک کے نوالہ سے پرہیز کرتے ہیں عارف باللہ بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں۔

باہو بہ فقر از بادشاہ ہفت اقلیم

با جمعیت شوق با حق دل سلیم

ترجمہ: وہ با فقر تمام دنیا کی بادشاہت سے بہتر ہے شوق سے دلجمعی اور حق کے ساتھ دل کی سلامتی ہے۔

### بے سود طالب

کامل مرشد کے لیے نہایت ضروری ہے کہ سچے یقین والے مرید کو طالب

بنائے، بے یقین طالب کو یقین کرنا ہی بے سود ہے کیونکہ وہ کبھی وعدائیت کی

طرف راغب نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ دنیا اور نفس کی قید میں رہتا ہے۔

کس نہ بینم طالب صادق طلب

طرف زد آں را برم توجید رب

ترجمہ: میں نے کسی طالب صادق کو طلب کرتا نہیں دیکھا بلکہ چھکنے میں اس کو رب کی توجید تک پہنچاؤنگا۔

### طالب علم اور طالب جہل میں فرق

طالب علم مونس جان ہے اور طالب جہل دشمن جان و نفس اور شیطان سے بھی

بدتر ہوتا ہے۔ افسوس اور سخت افسوس کہ لوگ بادشاہ کا مقرب بننے کے لیے تو علم

کو حاصل کرتے ہیں۔

کامل فقیر کون؟

کامل فقیر وہی ہے جس کے ہاتھ میں قرب الہی کی قوت سے پانچ چابیاں ہوں اور وہ طالب کو ذکر، فکر، ریاضت اور ورد و وظائف میں مشغول نہ کر کے یکبارگی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حضور میں پہنچا دے۔ ان پانچ چابیوں سے ذات و صفات کے تمام مقامات کے قفل کھل سکتے ہیں۔ وہ پانچ چابیاں جو اولیاء اللہ کو عطا ہوتی ہیں حسب ذیل ہیں:-

پہلی چابی

اسم اللہ ذات کے حضور و تصور کی چابی۔

دوسری چابی

ولی اللہ اہل قبور کی روحانیت کی چابی۔

تیسری چابی

اولیاء اللہ کی نظر کی چابی۔

چوتھی چابی

قرب الہی سے تلقین کی چابی جو مقام فنا فی اللہ خاص انماں میں حاصل ہوتی ہے۔

ہوتی ہے۔

پانچویں چابی

اولیاء اللہ کی توجہ جس سے قالب مغفور اور قلب مصفی ہوتا ہے۔ یہ پانچوں معرفت الہی سے ہاتھ آتی ہیں۔ جس فقیر کو ان چابیوں کی راہ حضور معلوم نہیں وہ کامل قادری نہیں بلکہ اہل تقلید ہے اور کسی اور طریقے میں ہے، راہزن اور جاسوس ہے اس کے طالب اور مرید بھڑے ہیں۔

کامل قادری کون؟

کامل قادری وہ ہے جو بے ذکر مذکور حضور عنایت کرے۔ ایک نظر سے تصرف، ایک نظر سے توجہ، ایک نظر سے تفکر، بخش دے تاکہ ابتداء سے لے کر انتہاء تک کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ رہے "اللہ لفقیر فہو اللہ" جب فقر انتہائی مرتبے پر پہنچتا ہے تو ذات میں ذات مل جاتی ہے۔

مقام التقلید کیا ہے؟

طالب صادق کو جاننا چاہیے کہ اگر کوئی شخص توجہ، نظر یا اسم اللہ ذات کے تصور یا ذکر، فکر، کشف، کرامت، اعتبار، دعوت یا ورد و وظائف سے کنکر، چتر، ڈھیلے، دیوار یا تمام زمین کو سونا بنا دے تو بھی جان لو کہ وہ خام ہے اور معرفت الہی سے بالکل محروم ہے، اور اگر کوئی شخص نظر یا ذکر جبر سے دن رات تپ کی مانند جان اس طرح جلانے جیسے آگ سے لکڑی، دینا، بال بچے اور مال کر بیزار ہو اور ہر وقت موت کے حالات پر نظر رکھے لیکن باطن میں مجلس محمدی اور اولیاء اللہ کی ملاقات اور نور توحید سے بے بہرہ ہو تو جان لو کہ وہ مرشد بھی ابھی خام ہے اور

اس کا طالب ادھر اور اتنا تمام ہے۔ اگر کوئی شخص نظر سے طالب کو عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک کے تمام مقامات کی سیر کرادے اور لوری محفوظ ہو وقت اُس کے مطالعہ میں رہے تو بھی جان لو کہ وہ مقام ناسوت میں ہے اور اس کا طالب معرفت اور توحید لا مکان سے بنے خبر ہے کیونکہ ناسوت مقام تقلید ہے۔ س  
 باہو تقلید را بگذار توحیدش طلب  
 تاشوی واصل خدا عرفان رب  
 ترجمہ: باہو تقلید کو چھوڑ توحید کی طلب کرنا کہ مجھ کو خدا وصل اور رب کا عرفان حاصل ہو۔

خاتمہ بالخیر ہونا

اگر کوئی شخص چاہے کہ میں دنیا سے باایمان جاؤں اور میرا خاتمہ بالخیر ہو تو اسے چاہیے کہ عامل علماء، کامل فقہاء، مساکین اور درویشوں کو جمع کر کے نظر اللہ و نیاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا پکائے اور خود غسل کر کے دو گانہ ادا کر کے اس کا ثواب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوح مبارک کو بخشے۔ پھر کھانا کھلانے اور نمکس میں بیٹھ کر کئے اے مسلمانوں! میں نے سرے سے مسلمان ہوتا ہوں اور اعتقاد اور یقین کے ساتھ چھوٹے بڑے گناہوں سے تائب ہوتا ہوں۔ پھر استغفار پڑھے اور پھر توبہ کرے۔  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین

”اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے“

ارشاد نبوی ہے:

کل شیء حیلۃ و حیلۃ الذنوب استغفر اللہ

”ہر چیز کیلئے کوئی نہ کوئی حیلہ ہو اگر تائب گناہوں کیلئے حیلہ بخشش الہی طلب کرنا ہے“

اس کے بعد ان مسلمانوں میں ایک کھڑا ہو جائے اور دو اور کو اٹھا کر شاہد بنا لے اور کہے کہ اے مسلمانو! تم میری شہادت دینا کہ صاحب طعام توبہ کرتا ہے اور میری امانت میں ہے اس لیے میں اسے سپردا لئی کرتا ہوں تاکہ جب یہ دنیا سے کوچ کر جائے تو بغیر حساب و کتاب اور بغیر عذاب تمام اہل اسلام کے ہمراہ بہشت میں جائے۔ پھر ان تمام میں سے ہر ایک ہزار دفعہ استغفار اور ہزار دفعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے۔

ارشاد نبوی ہے:

من قال لا الہ الا اللہ محمداً رسول اللہ دخل الجنة بلا

حساب و بلا عذاب۔ وعد اللہ حق انہ لا یخلف المیعاد۔

”جس نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ وہ بغیر حساب و کتاب بہشت

میں داخل ہوا۔ اللہ کے وعدے سچے ہیں۔ وہ وعدہ ظلمانی نہیں کرتا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلٍ خَيْرٍ خَلَقَهُ وَ كَوَّرَ عَرْشَهُ وَ نَزَّلَتْ فَرَشَتُهُ

وَمَا يَكُ مِنْكُمْ وَ قَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ

وَ اَصْحَابِيْهِ قَرَابَتًا يَّبْعُهُ اٰمَنِيْنَ۔

## متفرقات

### تفکر کی حقیقت کا انکشاف

معرفت خداوندی کے ساتھ تفکر رکھنا اور ایسا تفکر اس لائق کہ جامہ کثیف نفسانی سے جو باہر ہو بلکہ جو جامہ روحانی میں داخل ہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

تَفَكَّرُوا سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ایک گھڑی کا تفکر وہ جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

کیونکہ تفکر نور ہے اور صاحب تفکر ہمہ وقت مشاہدہ والا اللہ اور فنا فی اللہ میں مستغرق رہتا ہے۔

پس مرشد صاحب تفکر منتہی وہ ہے کہ جو طالب اللہ کو معرفت خداوندی کا مشاہدہ کرا سکے اور کئی سالوں سے اسے وصال میسر ہو وہ ایک گھڑی میں میسر ہو جائے۔

### عالم و ذاکر کا بیان

اے سچے طالب! معلوم ہونا چاہیے کہ اس علم سے عالم عامل نہیں ہوتا ہے اس پر عقلی کا وبال ہے اور ذکر سے کہ ذکر جس مرتبہ وحدانیت تک رسائی حاصل نہ کر سکے وہ ذکر بدتر گناہ ہے۔ اور اس فکر سے کہ نفس فانی نہ ہو۔ وہ فکر لا حاصل بلکہ خام خیال ہے۔ اور اس دعوت سے کہ موکل آواز نہ دے اور گنج بے رنج میں نہ پہنچے اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک

میں نہ لے جائے۔ اور جو جواب باصواب روحانی یعنی امام ربانی نہ ہو۔ اس دعوت سے رجعت و جنون بلکہ بے حاصلی کمال ہو۔ اور بڑانے والا اس دعوت کے ساتھ صرف قابل ہے۔

اے درویش! جس جسم میں کہ تاثیر اسم اللہ کرتا ہے وہ شخص کسی میسیت میں نہیں پہنچتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے۔ اس کا دیکھنا و حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو وہ نور اللہ سے یا مجلس محمد رسول اللہ سے۔ اس سبب سے کہ اہل تصورات اسم اللہ کی وجہ سے مقام ناسوت سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ خود کو دائمی طور پر مقام لاہوت میں دیکھتا ہے۔ خواہ خود کو جانے یا نہ جانے۔ کیونکہ اصل میں اس کی اسم اللہ کے ساتھ وصل ہے۔ اس لیے کہ تصورات اسم اللہ والے کو کیا قدرت حاصل ہے کہ اسم اللہ کو اپنی قید میں لاسکے۔ کیونکہ اسم اللہ مخلوق نہیں ہے۔ یہی غیر ہے کہ تصورات عقل اور صاحب تصورات مخلوق ہے۔ ازاں بعد سلوک کا بیان شروع ہو گا۔

### سلوک کی اقسام

اے طالب صادق جاننا چاہیے کہ سلوک دو اقسام میں منقسم ہے۔ سلوک کی پہلی قسم :- یہ ہے کہ مرجع کے لیے تلاوت قرآن و درود و وظائف و نوافل نماز و روزہ ہے۔

سلوک کی دوسری قسم :- یہ ہے کہ سلوک کی انتہا کہ جو ایک دم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس پاک میں پہنچائے اور دریائے وحدت میں غرق کر دے۔ یہ سلوک منتہی اسم اللہ کے تصور سے

ہے۔ کیونکہ کاہلیں کے سلوک کا سنگ ذکر کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ اس سبب سے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور جسے یہ حاصل ہے ایسا عرق حضور اس کا ذکر مذکور کے نسیان سے ہو اس لیے کہ صاحب حضور کا ذکر دوسرا ہے اور یہ مراد حضور دوسرا ہے۔ اور وہ صل حضور اور صرف حضور دوسرا ہے۔ اور توہ حضور اور وہ حضور اور خیال حضور اور شاہد حضور دوسرا ہے اور نور اللہ کا شاہد دوسرا ہے۔ کیونکہ اہل حضور ہر وقت اور دائمی طور پر مقام لاہوت میں رہتا ہے۔

## مقام ناسوت و لاہوت

اے طالب صادق! جاننا چاہیے کہ مقام ناسوت اور مقام لاہوت کی شناخت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ناسوت میں انسان اپنے نفس کی ہستی میں رہتا ہے۔ اور مست اپنے اختیار میں نہیں رہتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ناسوت کی ہستی بالکل حصر دہوا سے ہے۔ اور مقام لاہوت میں نفس جا کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ صور نیائے کلام کا گناہ ہے کہ نیست ہونا ہوشیاری کی دلیل ہے اور ہوشیار کو خود ممتا کہنا چاہیے۔ کیونکہ مغر معرفت خداوندی تقویٰ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الحکیم ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا۔

پھر ارشاد باری ہے:

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَاذًا خَفِيًّا اِبِلْ تَقْوَى كَوْمَا دَلْتِي هِيَ - إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کے ساتھ ہے۔

پس اے سچے طالب! جو کوئی بغیر تقویٰ کے فیکری اور دینی کا دعویٰ کرے یعنی کہ میں عارف ہوں وہ کتاب ہے۔

## تقویٰ کی حقیقت کا انکشاف

جاننا چاہیے کہ لفظ تقویٰ پار حروف میں منقسم ہے:

تقویٰ کا پہلا حرف : ت ہے۔

تقویٰ کا دوسرا حرف : و ہے۔

تقویٰ کا تیسرا حرف : و ہے۔

تقویٰ کا چوتھا حرف : ی ہے۔

ان تمام حروف سے کیا مراد ہے۔ یعنی تقویٰ ڈالے کو دولت چاہئیں۔ ایک ترکہ کی اور دوسری ترکہ کی۔ ذوق چاہئیں۔ ایک قہر کا جو اپنے نفس پر۔ اور دوسرا قادر ہونے کا اپنے نفس پر۔ دو چاہئیں۔ ایک واژدہ کا۔ دوسرا و وحدت کا۔ دو ی چاہئیں۔ ایک ی یگانہ بحق کی۔ اور دوسری ی یاد حق کی۔

پس اے سچے طالب! معلوم ہونا چاہیے کہ تقویٰ مخفی عمل ہے یا صانع عمل اور صانع کو کہتے ہیں۔ اور پوشیدہ عمل سے بندہ کو معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور نجات اسم اللہ ذات یعنی تصور حق سے ہو کہ جو اسرار اصل اور تقویٰ ہے۔ کیونکہ راز باطن کا ریاضت باطل سے غارت ہو جاتا ہے۔ اور متقی وہ ہے کہ جس کو دائمی طور پر حضور نبی کریم صوفیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک میں سیر ہو۔ چونکہ یہ مراتب

سید یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی برکت سے ہیں۔ اور بکثرت  
خوبی اس شرح میں ہے کہ ہوا اسم مصنف کتاب ہے اور یہی کلمہ ذات ہے۔

## تلقین باطن

اے سچے طالب! جاننا چاہیے کہ اب میں استخارہ کے بارے میں گفتگو کرتا  
ہوں۔ وہ یہ کہ ایک شخص نے نماز استخارہ کی نیت سے پڑھی اس لیے کہ میں کسی بزرگ  
سے بیعت کا خواستگار ہوں۔ اس بزرگ نے کہا میں نے اس کو خواب میں تلقین  
کیا۔ اور وہ ذکر کہ باطن میں تلقین تقاضا ہر ہوا۔ اور اس بزرگ صاحب استخارہ  
کا اعتقاد صحیح ہوا۔ اور وہ شخص اس بزرگ کے روبرو حاضر ہوا۔ پھر بزرگ نے کہا  
اے فلان فلان جگہ باطن میں میں نے تجھے تلقین کیا تھا۔ یہاں تیرے آنے کی کیا  
حاجت تھی۔ پس اے سچے طالب! اس طریقہ کے ساتھ طالب و مرشد دونوں  
باقص ہیں۔

## مرشد حقیقی اور غیر حقیقی کا انکشاف

حضرت سلطان العارفين رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا ذکر طالب کا پائیدار  
نہیں ہے۔ جب تک مرشد کمال اس طالب کو حضور سید عالمین شفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہ  
احمد عقبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والشناہ کی مجلس پاک میں نہ لے جائے۔ اور اس  
کو بارگاہ جموی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تلقین نہ کرے۔ یا یہ کہ وہ شخص حضور نبی  
پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیٰات کے حکم سے اس مقام باطن میں

صرف تصور اہم ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسا حقیقی ظاہری ریاضت کے ساتھ  
تعلق نہیں رکھتا ہے اس لیے کہ کافر بھی بکثرت ریاضت کرتے ہیں تو میں ان سے  
خلاف کرنا چاہیے۔ کیونکہ مؤمن عارف کو راہِ راز اہم اللہ سے کھلتی ہے۔ اہم اعظم اور  
تقویٰ حضور خواجه کونین سید الدیارات سید الکونین سید العالمین شفیع المذنبین انیس  
الغریبین احمد عقبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والشناہ کی مجلس پاک کی حضور ہی کے بغیر  
حاصل نہیں ہوتے۔

باہوا بہر از خدا تقویٰ نما

بے ریا تقویٰ برد جانب خدا

باہو خدا کے لیے تقویٰ کا اظہار کر حقیقتاً تقویٰ بغیر ریا کاری  
کے اللہ تک پہنچاتا ہے۔

پس اے درویش! جس نے کچھ حاصل کیا اسم اللہ سے حاصل کیا۔ چونکہ اسم اللہ سے  
چار حروف کا انکشاف ہوتا ہے یعنی سب سے پہلا اسم اللہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے  
لفظ سے ہے۔ جب اسم اللہ سے الف ہٹا دیا تو اللہ رہا۔ کیونکہ اس کا ذکر فیض اللہ  
سے ہے۔ اور جب اللہ سے لام ہٹا دیا تو الہ رہا۔ کہ اس کا ذکر عطیہ اللہ سے  
ہے۔ اور جب کہ سے لام کو ہٹایا تو ہوا رہا۔ پس ذکر تہو عنایت اللہ سے ہے۔  
پس عارف مرد کے لیے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کافی ہے۔ یعنی اللہ میں ماسوی  
اللہ ہوس۔

اس کی شرح دوم یہ ہے کہ ذکر اللہ سے حضور اور ذکر اللہ سے سرور۔ اور ذکر لا  
سے مقہور یعنی قہر کیا گیا اپنے نفس پر اور ذکر ہوا سے مغفور ہے۔ یہ تمام مراتب حضور

دست بیعت نہ ہو۔ اور یہ سب اس تلقین حضوری کے طالب کے وجود میں چار ذکر مجروح لازوال جاری ہو جائیں۔ اور طالب اللہ کو نور اللہ کا مشاہدہ اور مقام نفس فی اللہ کی سیر اور بقائے نفس کی لذت اور بقائے روح سے وصال نہ ہو جائے۔ پس اے سچے طالب! جو مرشد ایسی تعلیم و تلقین ذکر سے وہ ناقص ہے جس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ ایسے مرشد کے دلوں میں نہیں آنا جائیے۔

پس اے مرشد طالب! یہ مرشد حقیقی نہیں ہیں جو ظاہری طور پر آدمی کی صورت اور باطن میں شیطان کی سیرت ہیں۔ کہ جو دم کے روکنے کی تلقین کریں۔ چونکہ جان ہو اے کے ساتھ ہے اور ہذا دم کے ساتھ ہے۔ تو لازم ہوا کہ جب جس دم کی جانے لگا تو روح کو تکلیف محسوس ہوگی۔ اس لیے ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہر ایک جاندار عام اس سے کہ کوئی ہو۔ دم کے ساتھ سب خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کی یاد سے کوئی دنیا میں خالی نہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

ہر گیب ہے کہ از زمین روید

و صد لا شریک لہ گوید

ہر گھاس جڑ زمین سے اگتی ہے و وہ وہ لا شریک (اکتہ) ہے وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

## وجود انسانی کا انکشاف

اے سچے طالب! جاننا چاہیے کہ انسان کے وجود میں ذکر کے مندرجہ ذیل

دو مقام ہیں:-

ذکر کا پہلا مقام: پہلا مقام سینہ میں کہ جب دل سے تعلق رکھتا ہے۔

ذکر کا دوسرا مقام: دوسرا مقام سر میں ہے جس کا تعلق سر سے ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ذکر کا دل اور روح کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے۔ چونکہ مردہ دل ذکر الہی سے زندہ ہو جاتا ہے۔ اور جو دل تصور اسم اللہ کے ساتھ بیدار ہوتا ہے۔ زندگی میں اس کی روح کو ذکر سے لسیان ہوتا ہے۔ وہ دائمی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے نور کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔ ان مراتب کی تائید حسب ذیل آیہ کریمہ سے ہوتی ہے:-  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَمَنْ كَانَ هٰذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی۔

جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

ہر کہ این جا ندید محروم است

در قیامت ز لذت دیدار

جس کسی نے اس جہان میں نہیں دیکھا وہ قیامت کے دن دیدار کی لذت سے محروم ہے۔

پس اے طالب! دل عارف مثل ہدف کے ہے۔ اور ذکر اس کی مثل تیر کے اور فکر

اس کی مثل کمان کے ہے۔ پس وہ دل جو مثل ہدف کے ہے۔ ہمیشہ ذکر کے تیروں

سے زخمی ہوتا رہتا ہے۔ اس سبب سے تمام وجود اس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

پس ایسا شخص دائمی طور پر روتا رہتا ہے۔ اگر فنا کے نفس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو

اس کی آنکھ سے خون بہنے لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے ذاکر کے وجود میں شیطان

کا گزر نہیں ہوتا۔ اور وہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے۔

کیونکہ ایسے ذکر سے شیطان ہیڈ بھاگتا ہے۔ جیسا کہ کافر کلمہ سے بھاگتا ہے۔ پس

ایسے ذکر قلبی کے مغز و پرست میں صرف اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

## علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کا انکشاف

جاننا چاہیے کہ ایسا ذکر زندہ جاوید ہو جاتا ہے جو مقام علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے درجات کو طے کر کے حق کے ساتھ ہو۔ اور اس کے وجود میں باطل نہ رہے۔

پس اے طالب! ایسا ذکر نور و اورات میں ہوتا ہے۔ کیونکہ عارف باللہ مقام نور میں اپنے نفس پر قادر ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کہ اس مقام میں دل کی حالت سنبھل جاتی ہے اور دل سلیم ہو جاتا ہے۔

پس صوفیائے کرام ایسے نفس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ اور نفس مطمئنہ والے کی زبان پر تسبیح اور دل میں تصدیق الہی ہوتی ہے۔ اور اس سے ماسوی اللہ کی ہوس جاتی رہتی ہے۔ اور حقیقت کا مقام یعنی روح کا مقام اس پر کھل جاتا ہے۔ اور قرب الی اللہ کا مرتبہ اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ چونکہ معرفت کا مقام سیر ہے۔ یعنی مشابہت خداوندی ہے۔

پس اے پختے طالب! شریعت اور طریقت کے مابین ستر ہزار حجاب فلماقی ہیں۔ اور ایسے ہی مابین حقیقت کے ستر ہزار حجاب قدرت ہیں۔ پس جو شخص کہ طالب الہی کو دو لاکھ ستر ہزار حجاب فلماقی سے سات یوم میں محض تصور اسم اللہ سے بے حجاب کرے وہ مرشد ہے۔

اے پختے طالب! جاننا چاہیے کہ مقام طریقت میں مقامات ذکر، فکر

مکاشفہ، مراقبہ، محاسبہ، مقام طیر، مقام سیر اور مقام طلب ہیں۔ ان کی سیر طالب کو کوزہ چاہیے۔ اور مقام طریقت میں طالب کی پختگی اور فراخ جوصلگی دیکھا رہے۔ چونکہ طلب سے طاعت اور ذکر سے ذوق، فکر سے فیض و فرحت اور مراقبہ سے ملاقات و دوست اور مصافحہ سے بیعت ہے۔

## مکاشفہ و محاسبہ کا انکشاف

جاننا چاہیے کہ یہ مقام باطن میں ادویائے کرام اور ادویائے عنقا کے ہیں۔ اور مکاشفہ سے دل کی کدورت رفع ہوتی ہے اور باطن میں صفائی ہوتی ہے۔ اور محاسبہ سے دجو میں ذکر بے حساب ہوتا ہے۔ اگر ستر ہزار ذکر کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو پھر بھی وہ مرتبہ حقیقت تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔ اگر ستر ہزار ذکر کو بالمشاغل کو اور جو کہ الہام حقیقی کا حق نہ کہتے ہوں۔ ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو پھر انہیں مرتبہ معرفت تک رسائی حاصل نہ ہوگی۔ کہ جو مقام فنا فی اللہ کو طے کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر ستر ہزار عارفین عارف باللہ اور فنا فی اللہ کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو وہ عارفین باللہ اور مشوق اللہ کے مراتب تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔ چونکہ مراتب بقا باللہ اور حی الدارین اور مرفد کا استغراق حق دوام فی الوعدت اور فنا فی اللہ ہے کہ جو نقائے حضور کے ساتھ ہیں۔ چونکہ یہ مراتب لامکاں کے ہیں۔ انسان کے وہم و فہم میں نہیں آسکتے۔ بلکہ جن ادویائے کرام کا ان مقامات علیا میں گذر ہے ان کا واسطہ ذات سے ہے۔ یہاں ذات اقدس سے مراد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کریمہ ہے۔ پس اے طالب! وہ جگہ واحد و لا تعد ہے۔ یعنی نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی شمار۔ پس جس نے اس جگہ رسائی حاصل کی

وہ فقیر ہے والا کوہ چشم ہے۔

## عاشق و عارف کی کیفیات

اے طالب صادق! اب میں تجھے عاشق و عارف کی کیفیات سے آگاہ کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ عارف باللہ اور اصیلین ان اللہ کے ابتداء ان کے وجود میں یہ سات جگہ آگ جلتی ہے۔ اور یہ آگ انہیں ایسا بھلاتی ہے جس کو خشک لکڑی کو بھلاتی ہے۔

سات قسم کی آگ حسب ذیل ہے۔

۱۔ پہلی قسم کی آگ :- ذکر کی آگ ہے۔

۲۔ دوسری قسم کی آگ :- فکر کی آگ ہے۔

۳۔ تیسری قسم کی آگ :- شوق کی آگ ہے۔

۴۔ چوتھی قسم کی آگ :- مراقبہ کی آگ ہے۔

۵۔ پانچویں قسم کی آگ :- مکاشفہ کی آگ ہے۔

۶۔ چھٹی قسم کی آگ :- محاسبہ کی آگ ہے۔

۷۔ ساتویں قسم کی آگ :- حضور کی آگ ہے۔

یہ آگ مندرجہ ذیل دو آتش سے مل کر جلتی ہے۔

۱۔ بھوکا رہنے کی آگ۔

۲۔ پیاسا رہنے کی آگ۔

اے طالب صادق! اگر عاشق مولیٰ کی محبت آگ سے آہ کھینچے یا قہر کی نگاہ سے

کسی طرف دیکھے تو مشرق سے مغرب تک آن واحد میں جل جائے۔ اور ہر ایک چیز ہمت سے نیست ہو جائے۔ پس اے طالب مولیٰ! اگر تو تمام دنیا کے زاہرین کو اکٹھا کرے اور کسی عارف کی ان پر نگاہ پڑ جائے تو پہاڑ تک جل جائیں۔ جاننا چاہیے کہ ان اہل زہد کو کونسی قدرت حاصل ہے کہ اس عاشق کے دو بدوم مار سکیں۔ اس لیے عارف باللہ صاحب تصوف ہوتا ہے اور علم تصوف ہر علم پر غالب ہے۔

## تصوف کیا ہے؟

اے طالب صادق! جاننا چاہیے کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے۔ تصوف کا معنی مطلق توحید جاننے کو کہتے ہیں۔ اور دوسرے تصوف قلب کی صفائی ہے۔ اور علم تصوف چار سلک پر مسلک ہے۔ کہ جس مقام میں چار گواہ اور چار راستے ہیں۔ وہ چار گواہ مندرجہ ذیل ہیں :-

۱۔ پہلا گواہ :- سلک سلوک تصوف میں خاص الخاص ہے جس کا تعلق شریعت سے ہے۔

۲۔ دوسرا گواہ :- سلک سحر تصوف میں ہال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ اس

کا مقام مقام طریقت سے ہے۔

۳۔ تیسرا گواہ :- سلک سحر تصوف میں حقائق نکات سے ہے جس کا تعلق مقام

حقیقت سے ہے۔

۴۔ چوتھا گواہ :- سلک تصوف میں توحید سے ہے جس کا تعلق مقام معرفت

سے ہے۔

چونکہ علم تصوف علم توحید سے ہے۔ علم توحید کا تعلق علم فقہ سے ہے اور علم فقہ کا

تعلق علم حیا کے ساتھ ہے اور علم حیا کا تعلق محبت مولا اور درویشیت کے ساتھ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم تصوف ہر علم پر ادنیٰ ہے اس لیے کہ علم تصوف توحید بالایمان ہے۔ پس اے سچے طالب! جو کوئی علم تصوف کا معاملہ نہیں کرتا وہ شیطان سے بھی بڑا ہے بلکہ خواہشات کا بندہ ہے اور ہرگز اس کا یقین اللہ تبارک و تعالیٰ پر نہیں ہے۔ چونکہ علم تصوف کے علم سے اطمینانِ رحمانی ہے اور بے علمی سے سراسر کاوشِ شیطانی ہے۔

نورِ باہد منما۔

## حروفِ تصوف کا انکشاف

اے سچے طالب! جاننا چاہیے کہ سبک سلوک معرفتِ خداوندی کی راہ ہے۔ پس جو کوئی طالبِ مولیٰ تصوف کا علم نہیں رکھتا وہ سراسر گمراہ ہے۔ تصوف کا لفظ چار حروف میں منقسم ہے۔

تصوف کا پہلا حرف: ت ہے۔

تصوف کا دوسرا حرف: ص ہے۔

تصوف کا تیسرا حرف: و ہے۔

تصوف کا چوتھا حرف: ف ہے۔

ت سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں خود کو تصرف کرے۔

ص سے مراد یہ ہے جادہ حق پر چلنا۔

و سے مراد وعدہ خلاف سے اجتناب کرنا ہے۔

ف سے مراد فتح الغیب اور فتانی النفس ہے۔

پس جو شخص ان حروف کا علم نہیں رکھتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ ہرگز تصوف سے واقف نہیں ہے۔

تصوف کے دیگر معنی یہ ہیں کہ تصوف اسم اللہ سے ہے یعنی علم الف سے اور الف سے مراد آیہ کریمہ **وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ** لکھا ہے۔ یعنی ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کو کل اسماء سکھا دیئے۔ صوفیائے کرام کا قول ہے کہ یہاں کل اسم سے مراد کل علم اور کل عقل اور کل درجات ہیں کہ جو قال سے حال کی طرف لے جائیں۔ کہ جن کے ظاہر و باطن مراتب مولیٰ کے ساتھ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ہے۔

**وَتَسْمَعُ كَلِمَةً سَمَوَاتِكَ صِدْقًا وَعَدْلًا طَوْلًا وَمُبَدَّلًا بِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**

سبقت اور عدل کی بد سے تیرے سب کا کلمہ تمام ہوا۔ اور اس کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور وہ سنے والا جاننے والا ہے۔

پس اے طالب! عارف باللہ معرفت مع اللہ ایسا چاہیے جیسا کہ حضرت بائینہ بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال مسلسل اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام رہا اور مخلوق کو یہ علم تھا کہ ہمارے ساتھ ہم کلام ہے۔ عارف کا قال اور ہے اور عارف کا حال بھی اور ہے۔ جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک کشتی کو توڑ دیا ایک لوجھان کو ہلاک کر دیا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ سورہ کہف میں ہے یتیم بچوں کی دیوار گرا دی۔ پس حضرت خضر علیہ السلام کا کام راہ پر تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ خطا پر تھی۔ پس اسی طرح ہر عارف ہر حال اور ہر مقام کا عالم ہوتا ہے

اور ماضی حال اور استقبال کے احوال پر نگاہ ہوتی ہے۔ صوفیائے کرام کا قول ہے کہ اسی لیے ہر ایک عبادت سے عارف باللہ کی نظر بہتر ہے۔

از نگاہ نیم روشن آہ من  
در میان کفر و ایمان راہ من

ترجمہ: میری آواز اسی آدھ کھلی نگاہ سے ہے ایمان و کفر کے درمیان میرا راستہ ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

أَلَيْسَ مَن بَيْنَ الْخَوْفِ وَالسَّجَاءِ

ایمان خوف اور رجاء کے درمیان ہے۔

## فقیر کی حقیقی کیفیت

اے سچے طالب! افسوس صد افسوس کہ ساری عمر بے خبری میں بیت گئی اور توجید کا علم نہ ہوا۔ چونکہ فخر کو کسی وقت میں سکون حاصل نہیں ہوتا اس لیے دائمی طور پر سیر و سفر میں رہتے ہیں۔ اگر ہزار کوئی ان کی غم خواری و دلدادگی کرے اور انہیں نذرانہ پیش کرے۔ یہ جس بگہر میں مسافروں کی طرح رہیں۔ اور ہر ایک حال میں پریشان حال رہیں۔ ان کی حکمت اَلْأَنْسُ لِلَّهِ وَالتَّوَشُّشُ عَنِ غَيْرِ اللَّهِ یعنی اللہ کے لیے انس رکھتے ہیں اور غیر اللہ کے لیے توشش کرتے ہیں؛ سے ہوتی ہے اور ان کی نگاہ دائمی طور پر فقیر ذالائی اللہ یعنی اللہ کی طرف بھاگ رہی ہوتی ہے۔ پس ایسے لوگ دائمی مخلوق سے تیز تر رہتے ہیں۔ چونکہ ان کا شوقِ محبت اور معرفت خداوندی ان پر دائمی طور پر غالب رہتی ہے۔ اور ان کا مکان لا مکان

سے ہوتا ہے اور ان کی جان جانان کی طرح مٹی رہتی ہے۔ مگر جسم ان کا اس عالم اسباب سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ لوگ پریشان حال رہتے ہیں۔ اور بعض صوفیاء کا قول ہے کہ دو گروہ کے آدمی کسی کے حکم میں نہیں ہوتے۔

پہلا گروہ: نفل اللہ یعنی وقت کے بادشاہ۔

دوسرا گروہ: اولیاء اللہ۔ جو رب تعالیٰ کے رازوں کا علم رکھتے ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ففس را رسوا کند بہر از گدا

ہر در نے قدمے رود بہر از خدا

راہ موفی کا گدا اگر اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے کہ ہر در واد سے

پر جا کر خدا کے لیے سوال کرتا ہے۔

اور بعض صوفیائے کرام کا قول ہے کہ ہر محکمہ اور ہر ایک شہر فقیروں کی برکت سے قائم

ہیں، بلکہ فقر کا پھڑنا اور سیر کرنا حکمت سے خالی نہیں۔

ارشاد گرامی ہے:

فَعَلَّمَا الْحِكْمَةَ لِأَوْلَادِهِمْ لِيَتَّقُوا اللَّهَ عَالِمِي الْحِكْمَةِ

وہانا کا فضل دانائی سے خالی نہیں ہوتا۔

ایسا ہی فقیر کا قدم، فقیر کی توجہ، فقیر کا دم، فقیر کا قدم، فقیر کا التفات اور فقیر کا ایض

کسی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کی اصل اسم اللہ کے وصل پر ہے۔

## شہنوی

از علم عالم نہ شد واصل حضور  
از علم عالم نہ شد کشف القبور

عالم کو علم ہے وصل و حضوری حاصل نہیں ہوتی۔ عالم کو علم سے کشف قبور حاصل نہیں ہوتا۔

تو علم مفرد از حق دُور تر  
از علم عالم نہ شد صاحب نظر

علم پر غرور کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ دُور ہے۔ عالم علم سے صاحب نظر اور روشن ضمیر نہیں ہو جاتا۔

در مطالعہ علم باطنی صبح شام  
کس نسیب معرفت از علم تام

تو صبح و شام علم کے مطالعہ میں مشغول ہے کسی نے علم سے مکمل معرفت نہیں پائی ہے۔

طلب مرشد راز کن باطن سفار  
تا ترا حاضر کند با مصطفیٰ

باطن دل کو صاف کر کے پیر کمال سے راز کا طالب ہوتا کہ وہ تجھ کو دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کر دے۔

سر بسر علی بود از قیل و قال  
نہ بود لب بستہ خاموشی وصال

علم مکمل طور پر قیل و قال ہے کہ مزہ زبان کسی وقت بند نہ ہو اور خاموشی سے وصال ملتا ہے۔

## علم نافع اور علم غیر نافع

اے طالب! جاننا چاہیے کہ جو علم تقویٰ کے ساتھ ہے وہ بہتر ہے اور عقبی کا ترش ہے۔ اور جو علم زر کے حصول کے لیے ہے اور دنیا کی جس میں طلب ہے پس وہ ناجائز ہے۔

اے عالم نادان کہ تو در علم غروری

نزدیک تو معبود نہ بلکہ تو دوری

اے نادان و غافل عالم تو علم پر غرور کرتا ہے تیرے قریب معبود نہیں ہے بلکہ تو خود دُور ہے۔

کشف ہدایہ اگر امروز تو خوانی

تا خدمت خاصاں نکھی بیج نہانی

تفسیر کشف اور ہدایہ کو تو اگر روزانہ پڑھے کچھ حاصل نہ ہو گا جب اللہ کے خاص بندوں ولیوں کی خدمت نہیں کرے گا کچھ نہیں جانے گا۔

پس اے طالب! علم وہ ہے کہ ظاہر حضوری اس کی باطن میں معرفت خداوندی کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور قریب وصال الی اللہ اس کو میسر آئے۔ چونکہ جو شخص اوہی اللہ کی خدمت کرتا ہے وہ فہم ہوتا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او فہم شد  
ہر کہ خود اوید او فہم شد

جو شخص خدمت کرتا ہے مخدوم ہو جاتا ہے۔ اور جو اولیاء اللہ کا منکر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

### شکوئی

وقت را ضائع مکن اے جان من  
اسم اللہ را بگو باہر سخن  
اے میرے محبوب دوست وقت کو برباد مت کر۔ اللہ کا نام  
ہر بات و ہر کام میں لے۔

ہر کہ غفلت می کند اسم اللہ  
بیسج زیں ہرگز نہ باشد سرگناہ  
جو اللہ کے نام کے ذکر سے غفلت کرتا ہے اسے کچھ فائدہ  
نہیں بلکہ سر پر گناہ ہوگا۔

عارفان را اسم اللہ شہ نصیب  
نفس شیطان در نگنبد باصیب  
عارفوں کے مقدر میں اللہ کا ذکر کرنا لکھا ہے نفس اور شیطان  
جیب یعنی اللہ کے ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔

باہرا با اسم اللہ دل یکوش  
اسم اللہ را چہ داند خور فردش  
باہر اللہ کے نام کے ذکر کی دل سے کوشش کر۔ اپنے آپ کو  
سودنے والا اللہ سے اسم کی عظمت کو کیا جانے گا۔

اور اے سچے طالب! حضور نبی کریم دما از سناک الارحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ  
والسلیم کا ارشاد ہے:

تَسْتَدُ الْقَوْمَ بِخَادِمِ الْفُقَرَاءِ  
قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے۔

### وجود آدمیت کے راز کا انکشاف

اے طالب! جانتا چاہیے کہ وجود آدمیت میں چار دوست ہیں۔ اور ان کی  
دوستی کی سب کو ضرورت ہے۔ اور انہی چار دوستوں سے چار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔

پہلی دوستی: اللہ تبارک و تعالیٰ کی دوستی۔  
دوسری دوستی: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی۔  
تیسری دوستی: قرآن مجید کی دوستی۔  
چوتھی دوستی: فقرہ کی دوستی۔

جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کی دوستی کا مدعی ہو وہ ذکر الہی کے ساتھ مستغرق رہے  
اور فکر میں تمام ہو جائے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ  
بھی دوستی نہ رکھے۔ جو کچھ خدا کے ساتھ ہو۔

اور اے طالب! جو شخص حضور خواجه کو زمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوستی  
کا مدعی ہو۔ اور آپ کی آل الہمار اور آپ کے صحابہ کرام اور علمائے شریعت کے  
ساتھ دوستی نہ رکھے وہ اپنے دعویٰ میں کذاب ہے۔

اور جو شخص قرآن مجید کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرے اور اس کے عمل کو

صبح نہ رکھے وہ گمراہ ہے۔

اور جو شخص فقرا کی دوستی کا دعویٰ کرے اور فقر و فاقہ کو دوست نہ رکھے اور معرفت خداوندی کی طرف توجہ نہ کرے اُس کی دوستی کذب ہے بلکہ وہ سب سے بڑا کذاب ہے۔

اب یوں سمجھنا چاہیے کہ خدا کی دوستی سے ابلیس کی دشمنی ہے۔ اور حضور نبی پاک صاحب لڑاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی دوستی سے بدعت کی دشمنی ہے۔ اور فقراء کی دوستی سے اہل دنیا کی دشمنی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ الکریم ہے:-

وَأَمَّا مَنْ ظَفِيَ وَآشَدَّ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا قَانَ الْبَجِيمِ  
الْمَسَاوِي۔

جس نے شرارت کی اور دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

مثنوی

علم دین مفروش دامے دام گیر  
طالب دنیا کجا باشد فقیر  
دین کے علم کو فروخت مت کر اس کی قیمت ہمیشہ رہنے والے سے لے۔ دنیا کا طلبگار فقیر کب ہو سکتا ہے۔

علم را قدرے ندارد از طلب  
علم عالم چیست دانی بہر رب

طالب علم کی قدر نہیں جانتا۔ عالم جہان کے علم کو جانتا ہے وہ خدا کا علم ہے۔

## علماء اور فقراء میں امتیاز

اے طالب! جانتا چاہیے کہ علماء اور فقراء میں کیا امتیاز ہے۔ علماء صاحب ذوق، صاحب شریعہ اور انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور فقراء تارک الدنیا، فارغ العقبی، صاحب ذکر و فکر اور خلاق اور فدائے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غرق دریائے وحدت و معرفت کے ہوتے ہیں۔ اور علماء شب و روز مطالعہ علم کی تکرار میں قلیل و قال رکھتے ہیں۔ اور فقر خدا کے ساتھ ساتھ اپنا حال بے حال رکھتے ہیں۔ پس عالم بتدی کا علم ذکر میں اور فقیر ملتہی کا حضور نبی میں۔ پس معلوم ہوا کہ شریعہ میں ذکر حضور نبی کے لیے ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ علمائے کرام اعلیٰ درجات کے مالک ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ الکریم ہے:-

وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ذَرِّجَاتٍ۔

اور وہ لوگ ہیں جن کو علم اور درجات عطا فرمائے گئے۔

اور ان کے مراتب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند ہیں۔

اب رہے فقراء کرام کے درجے وہ قرب خداوندی کے ساتھ ہیں۔ ارشاد

رب العالمین جل جلالہ الکریم ہے:-

إِذَا كُذِّبَتْ إِذَا أُنْسِيَتْ

طلب کن اللہ بامطلب شہری  
 بے طلب اللہ بے مطلب روی  
 اللہ کو چاہ کہ تو چاہنے والے کے ساتھ ہوگا۔ اللہ کی طلب کے  
 بغیر تو بے مراد جائے گا۔

## دوستی کی قسمیں

اے سچے طالب! دوستی تین اقسام میں منقسم ہے۔  
 پہلی قسم: جسمی دوستی ہے۔  
 دوسری قسم: قلبی دوستی ہے۔  
 تیسری قسم: روحی دوستی ہے۔

اب یوں سمجھنا چاہئے کہ جسمی دوستی کا تعلق زبان سے ہے جس طرح کہ حضور  
 سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علمائے کرام کی دوستی کہ جس میں قال ہی قال ہو  
 بلکہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی دوستی حضرت زلیخا کے ساتھ تھی۔

قلبی دوستی کا تعلق مقام دل سے ہے جس طرح کہ حضور نبی پاک صاحب  
 دلائل علیہ السلاۃ والتسلیمات کی دوستی فقر اور فقر کے ساتھ تھی۔ اور آپ اس  
 کو عزیز رکھتے تھے۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فقراء کو بہت عزیز رکھتے  
 تھے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے کہ اللہ کے محبوب کہ ان فقراء کی اللہ تعالیٰ  
 بھی عزت کرتا ہے۔ پھر میں انہیں کیسے عزیز رکھوں۔

تیسری دوستی روحی ہے جس کا تعلق رُوح سے ہے۔ یعنی جس طرح

یاد کر اپنے رب کو جب کہ ببول جائے۔

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ غریقِ وحدت ہیں۔ پس اے سچے طالب! معلوم  
 ہونا چاہیے کہ درجات ذات کے لیے ہیں۔ اور خاص ذات اولیاء اللہ کے نصیب  
 میں ہے۔ پس جو طالب مولیٰ معرفت خداوندی کی طلب کرے وہ شخص شیخ  
 الشیخ اور عالم و فاضل و متقی و محقق و مجرم اسرار ہے۔ اور جو مولیٰ کو طلب نہ  
 کرے وہ حرس و حد و حقد و ثبب میں مبتلا ہے۔ اس کو کسی کا فیض صحبت نفع نہیں  
 دے سکتا۔ خواہ کیسا ہی فقیر مست اور عالم ہو شیار ہو۔ کبھی سبھی فیض حاصل نہیں کر سکتا۔

## دنیا اور اہل دنیا کا انکشاف

اے سچے طالب! مینا دار مثل مستقی کے حد سے زیادہ پیاسے ہیں۔  
 چونکہ دنیا دیر یا کی مانند ہے کہ اس کا پانی زہر آلود ہے۔ جو کوئی پیاسا اس پانی  
 میں غوطہ زن ہوگا اور وہ زہر آلود پانی پئے گا۔ اور زیادہ تر تشنہ لب ہوگا۔ اور  
 یہ تشنگی اس کو مثل جمانی کی تلخی سے زیادہ ہوگی۔ باوجودیکہ دنیا کی تشنگی  
 سے زیادہ سخت ہوگی۔ اس لیے فقیر لوگ دنیا کے زہر آلود دریا کے کنارے پر  
 تشنہ لب رہتے ہیں۔ اور دنیا والوں کو دہکتے ہیں کہ اس زہر آلود دریا کا پانی  
 نہ پیا جائے جس سے کہ موت آجائے۔ پس جس کو ان کی نصیحت کا دگر نہیں  
 ہوتی تو یہ مرضی مولیٰ پر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اے سچے طالب! فقیر کا دل  
 اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سیراب ہوتا ہے۔ اور ان کو آبد اور سرخ روئی دونوں جہان  
 کی نصیب ہوتی ہے۔

مَا عَدَدْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ .

تو پاک ہے تیری معرفت جیسی کہ چاہیے .

ہم نے حاصل نہ کی جو معرفت کا مقام ہے یا یاں اور بے انتہا ہے جس کا عالم  
سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے .

ویدہ باید لائق دیدار آد

ایں نہ دیدہ طالب مردار جو

آنکھ اس کے دیدار کے لائق ہونی چاہیے وہ آنکھ نہیں جو مردار  
کو طلب کرنے والی ہو .

پھر ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے .

سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ .

تو پاک ہے کہ ہم نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ عبادت کرنی  
چاہیے تھی .

تو نمی دانی ز تو نزدیک تر

درمیاں خود پردہ اے بے بھر

تو نہیں جانتا کہ وہ تجھ سے بہت زیادہ قریب ہے تو خود درمیاں  
میں پردہ ہے اے اندھے .

پردہ را بردار دل بیدار باش

راہ عارفان ایں بود ہوشیار باش

پردہ کو اٹھا دے دل کو بیدار رکھ ذکر قلبی جاری کر . عارفوں کا  
راہ ہے ہوشیار رہ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے .

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ

اپنے رب کی پاکی بیان کر جو سب سے اعلیٰ ہے جس نے پیدا کیا اور  
پھر ٹھیک کیا .

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے .

وَإِذْ كُنتُمْ رِجَالًا مِّنْكُمْ أَذْءًا أَصِيلاً

اور اپنے رب کے نام کو مسج شام یاد کر .

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے .

قَسَّبَ بِأَسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کر جو بہت بڑا ہے .

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے .

هَلْ عَرَفَ رَبَّكَ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ

جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا پس اس کی زبان گونگی ہو گئی .

## علماء کی قسمیں

اے لائب! جانتا چاہیے کہ علماء چار اقسام میں منقسم ہیں .

پہلی قسم :- علمائے عامل ہے .

دوسری قسم :- علمائے حامل ہے .

تیسری قسم :- علمائے شامل ہے .

چوتھی قسم :- علمائے کامل ہے۔

اب ان چار اقسام کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے :-

علمائے عامل :- علمائے عامل وہ ہیں جو علم پر عامل ہیں۔ اور علم کے خلاف کچھ نہیں کرتے ہیں۔

علمائے حاصل :- علمائے حاصل وہ ہیں کہ جو علم کا بوجھ مثل گدھے کے اوپر اٹھاتے ہیں اور علم کے خلاف کرتے ہیں۔ اور طلب مولیٰ کی محبت نہیں کرتے ہیں۔

علمائے شامل :- علمائے شامل وہ ہیں جو رات دن علم کے مطالعہ میں اپنے نہری اوقات صرف کرتے ہیں۔

علمائے کامل :- علمائے کامل وہ ہیں جو جانوروں اور وحوش کی زبان کے عالم ہیں۔

پس مرشد کے لیے ضروری ہے کہ ان چار قسموں کے علماء کو پہلے ہی یوم اسم اللہ بتھان کرے تاکہ کثرت باطن ہو۔

رقت عمرش در مطالعہ روز و شب

از مطالعہ کس نشد عارف برب

دن رات کتابوں کے مطالعہ میں اس کی عمر گزر گئی صرف مطالعہ سے کوئی آدمی عارف باللہ نہیں ہوا۔

پس اے طالب! جاننا چاہیے کہ بغیر مرشد صاحب راز کے ریاضت تقویٰ، نوافل، روزہ، نماز وغیرہ بکدر عبادت و خلوت اس کی بالکل حرص و

ہوا سے ہے اس لیے کہ اس کی تمام عبادت بے بنیاد ہے۔ حتیٰ کہ اس کا دل سورج کی طرح اسم اللہ سے مرشد کی توجہ سے برحق کے روشن اور منور نہ ہو جائے۔ پس اے سچے طالب! جب تک اسم اللہ سے دل میں روشنی نہیں ہوتی اس وقت تک اس کا نفس اس کے تابع نہیں ہوتا کیونکہ مشغل اللہ دونوں جہان میں بہتر ہے۔ اور جو اس کا علم نہیں رکھتا وہ دنیا و آخرت میں بہت ہی بُرے ہیں۔ پس جو لوگ درم و دینار کی آرزو رکھتے ہیں۔ ان کا تعلق باللہ نہیں ہو سکتا۔

## تخلیق کی اہمیت

اے سچے طالب! جاننا چاہیے کہ جو فقیر کس خیرات کے طور پر کچھ دے اگر فقیر اس کو مخلوق کی جانب سے جانے تو نقصان ہے اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے جانے تو معرفت کی دلیل ہے۔ پھر اللہ رب العزّة تبارک و تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ رب العالمین جل جلالہ نے قرآن مجید فرقان مجید میں ارشاد فرمایا:

وَأَمَّا السَّائِلُونَ فَلَا تَنْصُرُوا

اور سائل کو مت بھڑکوزی سے جواب دو۔

اے طالب! جو فقیر کہتے ہیں کہ ہم نے دنیا چھوڑ دی ہے مگر پروا کی طرح چراغ اس کے گرد پھرتے ہیں۔ اور دنیا کے تعلق کے بارے میں قول ہے کہ ہم نے تعلق کو تنگ بہت سے کاٹا ہے۔ ایسے لوگ طبع و لایح میں پھنسے ہوئے ہیں۔

پس اے طالب! جاننا چاہیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے

اہل ایمان عارفین، انبیائے کرام، اولیائے عظام بلکہ جمیع اہل اسلام کی توجہ کو صرف اپنی عبادت کے لیے تخلیق فرمایا ہے نہ کہ مال و متاع کے اکٹھا کرنے کے لیے جو لوگ دنیا کے لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں وہ دنیا دہی کا علم نہیں رکھتے۔

## فقیر کی شناخت

اے طالب صادق! فقیر کی شناخت بتانا ہوں جس سے تم کو علم ہو جائے گا کہ حقیقی فقیر کی شناخت کیا ہے۔ حقیقی فقیر تین سبب سے شناخت کیا جاتا ہے: پہلا سبب یہ ہے کہ باادب ہوں یعنی شریعتِ مطہرہ کے خلاف ان سے کوئی امر سرزد نہ ہو۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ وہ باجیا ہوں کہ اپنی عبادت کو بھی مخفی رکھتے ہوں۔

تیسرا سبب یہ ہے کہ ان کا دل محبتِ خداوندی سے پُر ہو۔ کسی غیر کی محبت ان کے دل میں نہ ہو۔ اگر پند و نصیحت پر گفتگو کرتا ہو بلکہ جو بات منہ سے نکالے وہ سبب معرفت سے نکلے اور ان کا قلب دزد روشن کی طرح منور ہو۔

## مقامِ فقر

اے طالب صادق! جاننا چاہیے کہ فقر چار مقامات میں منقسم ہے: پہلا مقام یہ ہے کہ ان کا مقام اول قلب ہے جس کو وہ دائمی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ

کے ساتھ لگائے رکھتے ہیں۔

دوسرا مقام یہ ہے کہ ان کا سکوت ہے کہ ہر ایک کے دو بروہ زبان اپنی نہیں کھولتے بلکہ جو ان پر درود ہوتا ہے وہ حق کے ساتھ ضبط کرتے ہیں۔ تیسرا مقام یہ ہے کہ ان کا مسجد ہے جہاں شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔ چوتھا مقام یہ ہے کہ ان کا قبر ہے جہاں وہ آسودہ حال ہوتے ہیں۔ بعض صوفیاء کا قول ہے کہ مقامِ قبر قیامت کی حقیقت کا دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اے طالب حقیقی! جو فقیر بہت کھاتے ہیں، بہت سوتے ہیں وہ مردہ دل ہیں اور معرفتِ خداوندی کا علم نہیں رکھتے۔ اور جو اہل فقر ہیں وہ اس حالت میں ہیں

دیدہ ام دیدار حق صد بار ہا  
نفس و شیطان در گنجینہ خمار ہا  
میں نے ہزاروں بار دیدار حق کیا ہے۔ نفس و شیطان کو وہاں کوئی گنجائش نہیں۔

گر کنم حق شرح و وصلش را تمام  
خواب واصل را عبادت ہر دوام  
اگر میں اللہ کے وصل کی تفصیل کو مکمل بیان کروں تو واصل کی بندہ بھی ہمیشہ عبادت ہی ہوتی ہے۔

## مراقبہ کی حقیقت کا انکشاف

اے حقیقی طالب! جاننا چاہیے کہ دونوں آنکھوں کا بند کرنا مراقبہ

کہلاتا ہے۔ ذکر و فکر کے غلبہ سے۔ پس مراقبہ بجلی سے بھی زیادہ تیز ہو۔ اور حسنا  
مراقبہ ہوش سے بیہوش ہو۔ دونوں چشمان بند کرنے کے ساتھ اسم اللہ کے تصور  
کی برکت سے حسی کہ دل کی آنکھ سے دونوں عالم کا مشاہدہ کرے۔ اور روح کی  
حقیقت کو پہچانے اور اس سے مسافہ کرے بلکہ اپنے سوال کا جواب صواب  
کے ساتھ پائے۔ اُس وقت مراقبہ سے باہر آئے۔

پس ایسے مراقبہ کو مراقبہ ذکر و فکر کہتے ہیں۔ اس لیے کہ ذکر اللہ نفس کا قاتل  
ہے۔ اور ایسے مراقبہ کی اصل تصور اسم اللہ سے ہے۔ اور جو مراقبہ ظاہر و باطن شریعت  
کے مطابق نہ ہو۔ پس ایسے مراقبہ کو خواب خیال کہتے ہیں۔ یعنی ابھی تک اس کا دل  
دنیا کی محبت میں سیاہ ہے۔ اور جہالت سے تباہ ہے۔ پس ایسا درویش جو  
کوئی بات کے وہ جھوٹی ہے۔

## مراقبہ حضوری

اے سچے طالب! جو لوگ اسم اللہ کے تصور سے ذات کا مراقبہ کرتے  
ہیں ان کا مشاہدہ شاہد حقیقی کے ساتھ ہے۔ ان کی حضوری حضور پر نور سید  
یوم النور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

پس جو کوئی صاحب مراقبہ نور حقیقی کے مشاہدہ اور حضور نبی غیب دان خواجہ  
کونین احمد نقیبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التیمہ والثناء کی حضوری سے محروم ہے۔ بے  
یقین و بے دین ہے۔ کیونکہ اس کے قلب پر شیطان کی حکومت ہے۔ نفوذ  
اللہ نہما۔

پس اے طالب! جو علم عین العلوم سے ظاہر ہو وہ علم خاص ہے جو قبیل و قبائل  
سے ہو وہ ناقص ہے۔ اور دوسرا مقام قلب کا پہچانا تمام جہانوں کے رب کی معرفت  
ہے کہ جو خاموشی احوال سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ابتدائی مقال جس کا کلمہ لا اِلاَّ اَللّٰہُ  
اللّٰہُ محمد رسول اللّٰہ سے ہے۔ یعنی جب ہم نے دعویٰ کیا کہ تیرے سوا کوئی دوسری  
دلیل نہیں۔ پس یہ دعویٰ ہوا کہ ہم نہیں ڈرتے مگر اس سے اور ہم اُمید نہیں رکھتے  
اس پر۔ پھر جب ہم کسی دوسرے سے ڈریں اور کسی سے اُمید رکھیں تو ہمارا دعویٰ دلیل  
سے نہیں ہوگا بلکہ ہمارا دعویٰ کذب ہوگا۔ اور ایسا دعویٰ کفر و انکار کی حد تک  
پہنچے گا۔

## کافر کون؟

اے سچے طالب! اسی طور سے اگر خلقت ہمیں دیکھتی ہے تو اس کے سامنے  
ہم کوئی بُرائی نہیں کرتے اور اللہ رب العزّة تبارک و تعالیٰ ہمیں دیکھتا ہے۔ ہم اس  
کے دربر ہر روز لاکھوں بُرائیاں کرتے ہیں۔ پس اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہم خلقت سے  
ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ پس جو خلقت سے ڈرا اور خداوند تعالیٰ  
سے نہ ڈرا وہ کافر ہے۔

## ترک دنیا کارنامہ

افسوس! اگر کوئی کافر طیب سے ہماری بیماری دیکھ کر ہم گہی شے کے کھانے  
سے روک دیتا ہے تو ہم اُس چیز کے کھانے سے روک جاتے ہیں۔ مگر وہ شے جس

منع کرنے کے لیے ایک لاکھ پونیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے اور سب کا یہی ارشاد تھا:

مَحَبَّةُ الدُّنْيَا تَمُوتُ بِكُلِّ خَيْرَاتٍ وَتَوَكُّدُ الدُّنْيَا تَمُوتُ بِكُلِّ عِبَادَةٍ -

دنیا کی محبت ہر خیر کی جڑ ہے اور دنیا کا ترک ہر عبادت کی جڑ ہے۔

اس کی پروا نہیں کرتے۔

## طلبِ مولیٰ اور طلبِ دنیا کا انکشاف

اے سچے طالب! جاننا چاہیے کہ فقر کا طلب کرنا اللہ تعالیٰ کا طلب کرنا ہے۔ اور فقر کی طلب حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمین شفیع المنین امیر الغریبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ النیتہ والثناء کی طلب ہے۔ اور فقر کی طلب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طلب ہے۔ اور فقر کی طلب اولیائے کرام کی طلب ہے۔ اور علم و عمل کی طلب تقویٰ کی طلب ہے۔ اور فقر کی طلب عرفان کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب شیطان کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب فرعون کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب قارون کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب نمرود کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب شہاد کی طلب ہے۔ اور بعض کے نزدیک دنیا کی طلب سراسر کفر ہے۔ اور فقر کا طلب کرنا اسلام کا طلب کرنا ہے۔ اور فکر کا طلب کرنا معرفتِ خداوندی اور ذکر و فکر سے آشنائی حاصل کرنا ہے۔

اے سچے طالب فقر مختلف اقسام میں منقسم ہے:

۱۔ بعض فقیر دانا اور ہوشیار ہوتے ہیں۔

۲۔ بعض فقیر جاہل و نادار ہوتے ہیں۔

۳۔ بعض فقیر دیوانہ و مجنون ہوتے ہیں۔

۴۔ بعض فقیر افسانہ گو ہوتے ہیں۔

۵۔ بعض فقیر صاحب شوق ہوتے ہیں۔

۶۔ بعض فقیر صاحب عرفان ہوتے ہیں۔





خود پسند آن عالم است مغرور تر  
عالم آن باشد بود برحق نظر  
ترجمہ: جو عالم خود پسند اور بہت زیادہ مغرور و متکبر ہے وہ عالم نہیں ہے  
حقیقتاً عالم تو وہ ہے جس کی حق پر نظر ہو۔

بر مطالعہ علم بہر از معرفت  
بے معرفت عالم بود شیطان صفت  
ترجمہ: علم کا مطالعہ نہ رکھتا ہو اور معرفت سے بہرہ ور ہو کیونکہ بغیر معرفت  
کے عالم شیطان صفت رکھتا ہے۔

طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا  
تا ترا حاصل شود وحدت خدا  
ترجمہ: اس کے وصل کو طلب کر اور وسیلے کو پیشوا بنانا تاکہ تجھ کو اللہ تعالیٰ کی  
وحدت کا علم حاصل ہو جائے۔

پو از مرشد حاصل شود توحید رب  
معرفت توحید از مرشد طلب  
ترجمہ: جب تجھ کو مرشد سے اللہ کی توحید کا علم حاصل ہو جائے اس کے بعد  
مرشد سے توحید کی معرفت کو طلب کر۔

# رشحات

ہر کہ بے مرشد بود آں بے نصیب  
نفس عالم پیوائے شد رقیب  
ترجمہ: جس کا کوئی پیر نہیں وہ بد نصیب ہے۔ عالم کا نفس پیر کا رقیب ہوتا ہے۔

گر بنوائی علم تفسیر و حدیث  
اندرویش نفس جاہل دیر چیت  
ترجمہ: اگر تو پڑھے تو تفسیر اور حدیث کے علم کو پڑھ کہ اس کے اندر تجھ کو نفس کی جہالت اور شیطان کی خباثت کا علم حاصل ہوگا کہ یہ کیسے ہیں۔

مرشدے باشد سلیمانے مثل  
دیو در زندہ شود بعد از وصل  
ترجمہ: مرشد حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثل ہونا چاہیے کہ اس کی ملاقات کے بعد تیرا شیطان صفت نفس سست پڑ جائے۔

در وجودے تو بود دارالامن  
عالم را بس بود این یک سخن  
ترجمہ: تیرے جسم میں دل مطمئن امن کے گھر میں ہونا چاہیے۔ عالموں کے لیے صرف اتنی بات ہی کافی ہے۔

علم گوہر ترک حرص و باہوا  
نفس را بگذارد و شو عالم خدا  
ترجمہ: علم موتی ہے وہ ترک کرنا حرص اور خواہشات نفسانی کا ہے۔ نفس کو چھوڑ اور عالم ربانی و حقانی بن جا۔

علم حق غیب است با ایماں بود  
بر غیب گر غیب کند ایماں بود

ترجمہ: اللہ کا علم غیب ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر علم غیب کو تو غائب کر دے تو ایمان چلا جاتا ہے۔

علم ہر از سہدے سے صوم و صلوات  
علم بہر حج و کلمہ با زکوٰۃ  
ترجمہ: علم روزہ نماز اور سجدے کی ادائیگی کے لیے ہے۔ حج کلمہ اور زکوٰۃ کا علم اور ان کے ادا کرنے کے طریقوں کو جانتا ہے۔

ہر کہ خواند علم از بہر دم  
بے نصیب از معرفت جود و کرم  
ترجمہ: جو کوئی حصول دنیا کے لیے علم پڑھتا ہے تو معرفت سخاوت اور کرم میں اس کا کوئی حصہ نہیں وہ بد نصیب ہے۔

در طلب رشوت بود از سر ریا  
این علم را کے خدا دارد دوا  
ترجمہ: اگر علم دکھانا اور چر امرار بننے اور رشوت فریبی سے فائدہ اٹھانے کے لیے حاصل کیا تو ایسے علم سے خدا اس کو آخر روی فائدہ عطا نہیں فرمائے گا۔

علم سے حرف است عالم سے طلب  
با حیا و با رضا و با ادب  
ترجمہ: علم میں تین حرف ہیں اس کا عالم تین چیزوں کا طالب ہوتا ہے۔ حیا، رضائے الٰہی، ادب۔

علم بچوں شجرہ براہ معرفت  
ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

ترجمہ: علم معرفت کے لیے رحمت پر شکر کی مانند ہے جو کوئی علم کو صحیح طریقہ سے حاصل کر کے یاد کرے وہ عارف کے مثل اوصاف پیدا کر لیتا ہے۔

اولیاء را کیت راہبر پیشوا  
با جذب وحدت کشد طالب خدا

ترجمہ: اولیاء اللہ کا راہبر اور پیشوا پیر کون ہے۔ خدا کا طالب دستی سے وحدت کو پالیتا ہے۔

اللہ ہر کہ را خواہ کند با خود حضور  
ہر کہ را نخواہ کند از خود دور

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا مقرب بنا لیتا ہے جس کو پسند نہیں کرتا تو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔

رفت کوشش کوشش چوں بیند لقا  
رفت کوشش چوں رسد کوشش از خدا

ترجمہ: جب دیکھنے اور لقا کی کوشش ہو تو کوشش ختم ہو جاتی ہے۔ کوشش بیکار ہو جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

در حقیقت معرفت راحت مجو  
ہر یکے را ترک بدنامش گجو

ترجمہ: حقیقت و معرفت کی تلاش میں آرام نصیب نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو ترک کر دے اور اس کی بدنامی مت دے۔

در چہار بگذرد یکتا صفا  
زال ہر چہار بگذر واصل خدا

ترجمہ: اچھے صفات والا چار حالتوں سے گزرتا ہے۔ صفات سے واصل

باشہ فانی فاضلہ گزرتا ہے۔

ہر مقامے نامتاسے راہزن

واصلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: ہر مقام و مرتبہ ناقص ہے اور راستہ کی رکاوٹ ہے۔ واصلوں کو بس یہی ایک بات کافی ہے۔

مرتبہ مرود و منزل نامتاسم

بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

ترجمہ: مرتبہ غیر مقبول ہے اور منزل ناقص ہے۔ فقیر کے لیے راہ فقر میں یہ تمام مراتب و درجات حرام ہیں۔

عین را با عین بیند عین ہیں

نیت آن جا آسمان و نئے زمین

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ کو اپنی اصل ذات روح امر ربی سے ذات احدیت کو دیکھ کر کہہ اس مقام میں آسمان و زمین نہیں ہیں۔

ہر کہ از خود بگذرد و آن یافت

پیشوائے اسم اللہ ساختہ

ترجمہ: جو کوئی اپنے آپ کو معدوم کر لیتا ہے تو اس کو پالیتا ہے وہ اپنا پیشوا اسم ذات اللہ کو بنا لیتا ہے

ہر کہ می بیند بداند آن کے

شد بیدار مرا اللہ بے

ترجمہ: جو کوئی دیکھتا ہے تو جانتا ہے وہ کون ہے۔ مجھے دیکھنے کے لیے صرف اللہ ہی کافی ہے۔

بجھتے بگزار در دیدار آر  
جز بدیدار سے مرا جنت چہ کار  
ترجمہ: سمتوں کو چھوڑ دیدار میں مشغول رہ۔ دیدار کے سوا مجھے جنت کی کیا  
ضرورت ہے۔

نماز و روزہ و بسیار طاعت  
از ان بہتر بدیدار ساعت  
ترجمہ: نماز سوزہ اور کثرت سے فرمانبرداری ان سے بہتر ایک ساعت کا  
دیدار ہے۔

دے دیدار را دیدار برود  
ولے مرود ولے خطرات خوردہ  
ترجمہ: دیدار کے وقت دیدار میں مشغول رہ اگرچہ مرجائے یا خطرات و  
پریشانی میں پڑ جائے۔

کلید علم از دیدار دام  
شریعت مصطفیٰ را جاں سپام  
ترجمہ: علم کو دیدار کے لیے پابی دیدار سمجھ کر حاصل کرتا ہوں بمصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر جان قربان کرتا ہوں۔

مرشدی نامرد را نامے گو  
مرشدی نا نامرد را شیطان گو  
ترجمہ: ناقص پیر کا نام مت لے۔ ناقص پیر کو شیطان کہہ۔

ہر طالب نام خواں سلطان بود  
مرشد آن را مرتبہ سلطان وہد

ترجمہ: اگرچہ مرید فریبی عزت چاہتا ہے تو سلطان ہو جاتا ہے۔ پیر لال اس  
کو بادشاہ کا درجہ دے دیتا ہے۔

باہو منکہ طالب از بینم غنی  
ہر ذی حاضر مرا مجلس نبی

ترجمہ: میں ہر مرید کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھتا ہوں۔ میری خدمت کا ہر حاضر  
باش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے۔

امتیاج کس ندام خسام تر  
طالبان را می کنم عارف نظر

ترجمہ: مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ طالبوں کو میں ایک نظر میں عارف  
کر دیتا ہوں۔

مرشدے مرد است طالب مرد زر  
گنج بخشہ طالبان را سیم و زر

ترجمہ: مرشد تو کامل مرد ہے مگر طالب سونا طلب کرتا ہے تو مرشد کامل  
طالبوں کو سونے چاندی کے خزانے عطا کر دیتا ہے۔

یا برد در معرفت وحدت لقا  
مرشدی طالب چنین باید ضرور

ترجمہ: جو طالب کو وحدت اور لقا کی پہچان کرادے۔ ایسا مرشد کامل طالب  
کو ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔

غام مرشد زر طلب از طالبان  
این چنینی گمراہ مرشد در جہاں

ترجمہ: ناقص پیر مریدوں سے روپیہ طلب کرتا ہے۔ ایسا پیر اس  
جہاں میں گمراہ کرنے والا ہے۔

ہر کہ گیرد می دہد بردے روا  
مرشد باشد چنیں راہبر خدا  
ترجمہ۔ اگر کوئی پیر مریدوں سے لے کر راہ خدا میں خرچ کرتا ہے تو  
ایسے پیر کا راہبر اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

باہر می شناسد طالبان را بانظر  
بجو نمدگر می شناسد سیم و زر  
ترجمہ۔ باہر طالب مولیٰ کو پہلی نظر میں پہچان لیتا ہے سنار کی طرح وہ  
کھری کھوٹی پماندی اور سونے کو پہچانتا ہے۔

ہم طالبیم ہم مرشدیم ہم را ازین  
مرشدیم طالبان را می شناسم در چنیں  
ترجمہ۔ میں طالب بھی ہوں مرشد بھی ہوں اور رازوں کا جاننے والا بھی ہوں  
میں مرشد ہوں طالبوں کو ہر طرح سے پہچانتا ہوں۔

عبادت دیدار راہ باریدہ بر  
بایقین و با ایساں او در قبر  
ترجمہ۔ دیکھ کر عبادت راستہ کا وزن آسانی سے منزل تک پہنچاتا ہے  
یقین کیجئے وہ مومن کامل ہو کر قبر میں گیا۔

این عبادت رحمت تعالین  
معرفت توحید این است بایقین  
ترجمہ۔ ایسی عبادت تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ یقیناً توحید کی معرفت  
یہی ہے۔

ہر عبادت از برائے دیدار حق  
از برائے دیدہ شد پیدا خلق

ترجمہ۔ تمام عبادتیں اللہ کے دیدار کرنے کے لیے ہیں کیونکہ انسان اور تمام مخلوق  
کی پیدائش صرف دیدار کے لیے ہوتی ہے۔

شد عبادت از فضل عفو و کرم  
ہر کہ منکر از لقا اہل منعم  
ترجمہ۔ عبادت اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم اور فضل خاص سے ہوتی ہے اور جو  
اس کی لقا کا منکر ہے وہ بت پرست ہے۔

مرشدے تملقین بخشد از لقا  
از علم حاضر رساند با خدا  
ترجمہ۔ مرشد کامل لقا کی تملقین کرتا ہے اور علم حضوری سے خدا تک پہنچ  
دیتا ہے۔

دل مرا بیدار از دیدار شد  
دیدہ بہر از دیدنی نظار شد  
ترجمہ۔ میرا دل دیدار باری سے بیدار زندہ ہو گیا۔ دل کی آنکھ اس کی دید کا  
نظارہ کرنے کے قابل ہو گیا۔

طالبان با خود مطالب خود نما  
احمقال بے ادب باشد بے حیا  
ترجمہ۔ طالب اپنے مقصد کو وضاحت سے بیان نہیں کر سکتے اور احمق  
بے ادب گستاخ اور بے حیا ہوتا ہے۔

طالبی گر مثل موسیٰ یا خضر  
نیک بد را با تفکر در نظر  
ترجمہ۔ طالب اگر حضرت موسیٰ یا خضر علیہ السلام کے نقش قدم پر ہے  
تو

تو نیک و بد کو خورد و نکر سے معلوم کر لے گا۔

در نظر موسیٰ ہر ثوابے شد گناہ

کار حضرت خضر بودند خاص راہ

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں خضر دست کام گناہ تھا مگر خضر کے

کام میں خاص معنی راز تھا۔

بر خضر موسیٰ طالب امت رسول

عارفان دیدار از اہل الوصول

ترجمہ: حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے

خواہش مند تھے۔ عارفوں کو دیدار و اسلول کی معرفت سے حاصل

ہوتا ہے۔

عالم شدم از علم وحدت با خدا

علم بہر از وحدت باطن صفا

ترجمہ: اللہ کی توحید کے علم کو حاصل کرنے میں عالم بنا۔ علم سے وحدت

کی تعلیم اور باطن کو دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

عالم خدا فاضل خدا با خود نہاند

ہر کہ با خود از حق سخاوند

ترجمہ: عالم فاضل خدا کی معرفت اپنے عمل سے کرتا ہے جو کوئی اپنے

رب کو اس نے اللہ کے لیے نہیں پڑھا۔

نفس سوزی را بکش با تیغ قال

نفس اہل قاتے را کش تیغ از زوال

ترجمہ: اس جلنے والے نفس کو اللہ و رسول کے فرمان کی تلوار سے قتل کر

صرف کہنے والے بے عمل کو اس کا نفس زوال ناپید می کی تلوار سے قتل  
کر دے گا۔

ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را

با تصور تیغ بکش و ز ہوا

ترجمہ: جو کوئی اپنے نفس کو مارنا چاہے تو پیر کے تصور کی تلوار اور ترک

خواہشات سے مڑتا ہے۔

ایں نفس را قید آوردن چہ غم

کے شناسد نفس را اہل از صدم

ترجمہ: بے فکر و غم اس نفس کو قید میں ڈال دے۔ جنت پرست نفس کے جیلد بہانہ

کو کب سمجھتے ہیں۔

نفس را بشناختن قرب از خدا

نفس شرمندہ بماند و ز ہوا

ترجمہ: نفس کو پہچان کر مقرب خدا ہو جاتا ہے۔ نفس اپنی خواہشات

بیہودہ پر شرمندہ رہتا ہے۔

نیست نفس و نے بروح و نے قلب

عزق فی التوحید عارف با آدب

ترجمہ: نفس، قلب، روح کچھ بھی نہیں ہیں۔ عارف تودب ہو کر دریائے

وحدت میں ڈوب جاتا ہے۔

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور

باز گردد یک شود باشد حضور

ترجمہ: سات مقامات سے سات نورانی لطائف ظاہر ہوتے ہیں پیر

ایک نور ہو کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوتا ہے۔

طالبے دیدار می یابد خدا

طالبے مردار بانفس و ہوا

ترجمہ: دیدار کے طالب کو دیدار خدا چاہیے۔ مردار دنیا کا طالب نفس و خواہشات کے پھندے میں ہے۔

طالبان را پیمت آخر حق طلب

جان خود را گن فدا بران رب

ترجمہ: طالب کو اللہ کی طلب کے سوا اور کیا چاہیے۔ اپنی جان کو رب کے رازوں پر قربان کر دے۔

دم مزین کر عشق سر پیش بند

سر ز گردن شد جدا این راہ بہ

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو سر سامنے کر دے دم مارنے کا مقام نہیں ہے۔ اس کے راستے میں سر گردن سے جدا ہو جاتے ہیں یہی بہتر ہے۔

باہر کہ شد گم نام آں نامرد تر

نام نا ہم از دہد صاحب نظر

ترجمہ: جو گناہی کی صورت مر گیا وہ بہت بڑا نامرد تھا۔ صاحب نظر پتیر کامل اس کے نام کو روشن کر دیتا ہے۔

باہو کہتر و مہتر ہمہ داند طلب!

طلب قلب از قلب کلب از باکلب

ترجمہ: باہر تمام آدمی و اعلیٰ اسراہی طلب و آرزو رکھتے ہیں۔ نفس دل کی خواہشات کا طالب کتے کے دل کی مثل ہے وہ کتا ہی ہے۔

سخن من سرایت خوب داند آں بے سر

عارف بے سر بود صاحب نظر

ترجمہ: میری بات اسرار میں لپٹی ہوئی ہے مجذب اس کو خوب جانتا ہے۔ عارف مجذب بے عقل ہوتا ہے اور صاحب نظر ہوتا ہے۔

از ازل تا ابد بودم بے حجاب

در چشم من ہرگز نیابد یسج کس

ترجمہ: ازل سے ابد تک میں بے حجاب بے پردہ رہا۔ میری نظر میں کوئی شخص کبھی نہیں سما یا۔

دیدہ را دیدار بروہ غلاب نیست

از میاں خود رفتہ را عذاب نیست

ترجمہ: آنکھ کو دیدار کے لیے کھول یہ خواب نیند نہیں ہے۔ اپنے سے گزرنے والے فٹانی اللہ کو کوئی عذاب نہیں ہے۔

خواب مارا بہر مذکور و جواب

اہل حاضر را نباشد یسج خواب

ترجمہ: میری نیند سوال و جواب کے لیے ہے۔ صاحب دیدار حضور و والوں کو نیند نہیں آتی۔

خواب مارا خلوت و باشد حضور

چشم را پوشند بہر از صد ضرور

ترجمہ: میری نیند خلوت اور حضور کے لیے ہوتی ہے۔ آنکھوں کو وہ حضرات ضرور بند کر لیتے ہیں۔

ہر کہ پوشد چشم نا آں کور تر

کے بہ بیند کور مثل سکاؤفر

ترجمہ: جو کوئی دل کی آنکھ کو بند کرے وہ بہت بڑا اندھا ہے۔ اندھا کب  
دیکھ سکتا ہے وہ گدھے اور گائے کی مثل ہے۔

یا عیال بینم لقا ہم حق لقا  
چشم پرشیدن بود سکر و ریا  
ترجمہ: میں بالکل ظاہر دیکھتا ہوں۔ لقا حق کو آنکھیں بند کرنا مکاری و  
ریا کاری ہوتا ہے۔

این مراتب از علم توفیق تر  
اویا، اللہ بخشہ بانظر  
ترجمہ: علم پر عمل کرنے سے اکثر یہ مرتبے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ کا ولی اپنی  
نظر سے اس کو مرتبے عنایت کرتا ہے۔

ہر کرا مرشد ز مردود داں  
بے خبر از معرفت وحدت عیال  
ترجمہ: جس کسی کا کوئی پیر نہ ہو اس کو مردود بان۔ وہ وحدت کی محسوسیت  
سے بے خبر ہے۔

خوش بینی دیدار را گوید حدیث  
ہر کہ با در نیست او کاذب عیث  
ترجمہ: حدیث پاک میں ہے دیدار خوش نصیب کو ہوتا ہے۔ جس کو دیدار  
پر یقین نہیں ہے وہ جھوٹا اور نصیث ہوتا ہے۔



# حق باہو